کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

مطلبی دوست

مصنف — جیمس ہیڈلے چیز

مترجم — اثر نعمانی

کامران سیریز راولپنڈی

کامران سیریز کی ۵۳ ویں پیشکش

مطلبی دوست

کم ایزی گو ایزی کا آزاد ترجمہ

مصنف ——— جیمس ہیڈلے چیز

مترجم ——— اثر نعمانی

کامران سیریز ڈی ۴۷۶، اقبال روڈ، راولپنڈی

پہلی بار ـــــــ فروری ۱۹۷۱ء

شمارہ نمبر ـــــــ ۵۳

مطبوعہ ـــــــ محبوب پریس راولپنڈی

سول ایجنٹ

کتاب گھر، نیا بازار، راولپنڈی، (مغربی پاکستان)

ابتدائیہ

کامران سیریز کا ۵۳ واں شمارہ پیشِ خدمت ہے یہ بھی ہیڈلے چیز کا ایک دلچسپ ناول ہے اور ترجمہ بھی آپ کے پسندیدہ مترجم اثر نعمانی صاحب کا ہے لہٰذا اس سلسلے میں مزید کچھ لکھنا بیکار ہے۔

بہت سے قارئین نے ہمیں لکھا ہے کہ جب سے کامران سیریز کے دلچسپ اور معیاری ناول پڑھنے شروع کئے ہیں دوسرے گھٹیا اور فارمولا قسم کے ناول پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں۔ مگر افسوس ادارہ کامران سیریز مہینے میں صرف ایک ہی ناول شائع کرتا ہے جس سے ہمارے ذوقِ مطالعہ کی خاطر خواہ تسکین نہیں ہوتی کیا ہی اچھا ہو۔ کہ آپ ہر ہفتہ ایک ناول شائع کیا کریں۔

مشورہ نہ صرف اچھا ہے بلکہ ہمارے لئے نفع بخش بھی ہے مگر افسوس ہم اس پر فی الحال عمل کرنے سے معذرت خواہ ہیں البتہ اتنا یقین دلاتے ہیں۔ کہ آئندہ ہر ماہ باقاعدگی سے آپ کو وقت پر شمارہ ملتا رہے گا۔ البتہ ہفتہ وار شمارہ شائع کرنے کے متعلق پھر سوچیں گے ویسے بھی بہتات ہر چیز کی خوبی زائل کر دیتی ہے۔ جو ادارے مہینے میں آٹھ آٹھ اور دس دس ناول شائع کرتے ہیں۔ ان کا معیار آپ کے سامنے ہے۔

والسلام

"ادارہ"

کامران سیریز کے معرکۃ الآرا دلچسپ ناول

نام ناول	نام مصنف	نام ناول	نام مصنف	نام ناول	نام مصنف
سنہری تتلی	اسٹینلے گارڈنر	کیمرے کا راز	ہیڈلے چیز	مغرور مجرم	جان ڈکسن کار
خونی گھڑی	ڈان پیلانی	زہریلی آواز	” ”	نقلی لاش	ہیڈلے چیز
بوڑھا جاسوس	اگاتھا کرسٹی	پوڈر کی ڈبیہ	” ”	قانونی قتل	اے اے فیئر
ریشمی جال	کارٹر براؤن	جعلی نشان	اسٹینلے گارڈنر	پُراسرار کچھوا	ہیڈلے چیز
قیدی حسینہ	رچرڈ والیس راتھر	دشمن دوست	مائیک بریٹ	ڈائمری کا راز	برٹ ہالی ڈے
بیباک قاتل	” ”	قاتل ہیرے	ہیڈلے چیز	سرخ ماچس	ہیڈلے چیز
لالچی حسینہ	ہیڈلے چیز	خونی دستاویز	رچرڈ والیس راتھر	معصوم قاتلہ	” ”
سنگدل مجرم	رچرڈ والیس راتھر	گوریلا انسان	سیکس روہمر	لاشوں کی برات	” ”
قاتل کا اغوا	” ”	جوکر	رچرڈ والیس راتھر	بدنصیب مجرم	” ”
چالاک جاسوس	اے اے فیئر	خوبصورت لاش	ہیڈلے چیز	چالاک قاتل	” ”
مجرم قانون	رچرڈ والیس راتھر	خونی وصیت	کارٹر براؤن	ہیروں کی تلاش	” ”
چھ سال بعد	اے اے فیئر	کمرہ نمبر ۲۷	اے اے فیئر	خوش نصیب چکر	” ”
احمق مجرم	ہیڈلے چیز	غدار کون	ہیڈلے چیز	سونے کی چابی	السٹر میکلین
پتھر کی انگوٹھی	” ”	ہیرا دروازہ	اے اے فیئر	آخری فیصلہ	ہیڈلے چیز
لاش کی چوری	” ”	سراغ رساں کتا	ہیڈلے چیز	خونی مائیکروفون	جین بروس
نقلی تصویر	” ”	خوبصورت انتقام	ایڈگر ویلس	مطلبی دوست	ہیڈلے چیز

ہر ناول مکمل، دلچسپ اور دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے کم سے کم تین ناول ایک ساتھ منگوانے پر ڈاک خرچ فری اور مکمل سیٹ یا کم سے کم دس ناول اکھٹے طلب کرنے پر ڈاک خرچ فری اور مزید کمیشن فیصد دیا جاتا

پہلا باب

۱

گیارہ بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ میں دفتر بند کر کے گھر جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ کمبخت فون کی گھنٹی چیخنے لگی۔ اگر پورے پانچ منٹ کا معاملہ نہ ہوتا تو میں اسے آسانی سے نظر انداز کر دیتا مگر اب اسے سننا ہی پڑا۔ وجہ یہ تھی کہ رات کو فون کا سلسلہ ایک ٹیپ ریکارڈ سے جوڑ دیا جاتا تھا۔ جو خود کار طریقہ پر نہ صرف ہر ایک فون کال بلکہ اس کا وقت بھی ریکارڈ کرتا رہتا تھا۔ میں نے ریسیور اٹھا لیا۔

"لارنس سیف کارپوریشن۔ نائٹ سروس" میں نے کہا۔

"میں ہینری کوپر بات کر رہا ہوں۔" ایک بھاری مردانہ آواز ابھری۔ آواز ہی سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ بولنے والا کروڑپتی نہیں تو لکھ پتی ضرور ہے۔ "تم کتنی جلدی کوئی آدمی یہاں بھیج سکتے ہو۔ میرا سیف میرے لئے دردِ سر بنا ہوا ہے۔"

گویا جینی کے ساتھ شام گذارنے کا پروگرام ختم۔ میں نے دل میں کہا۔ یہ تیسری بار ہے کہ میں اپنا وعدہ توڑنے پر مجبور تھا۔

"آپ کہاں رہتے ہیں جناب" میں نے حتی الامکان اپنی آواز نرم رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ ساری گفتگو ریکارڈ ہو رہی ہے۔ اور مجھے پہلے ہی ایک گاہک سے چیخ کر بولنے پر وارننگ دی جا چکی ہے۔

"ایشلے آرمز" اس نے جواب دیا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً کسی آدمی کو بھیج دو۔"

میں نے کلاک کی طرف دیکھا۔ گیارہ بجنے میں دو منٹ تھے۔ اگر میں اس سے یہ کہہ دوں کہ نائٹ سروس بند ہو چکی ہے۔ تو اس کا مطلب ملازمت سے برطرفی بھی ہو سکتا تھا۔ اور سردست میرے مالی حالات اس عیاشی کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔

"آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔ کہ خرابی کیا ہے۔" میں نے پوچھا۔

"میں اس کی چابی کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں۔" کوپر نے جواب دیا۔ اور جھلا کر رسیور پٹخ دیا۔ میں بھی کچھ کم جھلایا ہوا نہیں تھا۔ میں نے بھی اس کی پیروی کی۔

میں نے جینی سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں سوا گیارہ بجے اسے لینے آؤں گا۔ ہم نے ایک نئے کلب میں کھانے اور ڈانس کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ وہ تیار ہو کر میرا انتظار کر رہی ہوگی ایشلے آرمز شہر کے دوسرے کنارے پر واقع تھا۔ جب تک میں وہاں پہنچ کر اپنے کام سے فارغ ہوں گا۔ ساڑھے بارہ بج جائیں گے۔ جینی میرا انتظار نہیں کر سکے گی۔ اس نے کہہ دیا تھا کہ اگر آئندہ کبھی میں اپنے وعدے پر نہیں پہنچا تو وہ آخری مرتبہ ہوگی۔ میں اسے دفتر سے فون نہیں کر سکتا تھا۔ دفتر سے کچھ فاصلے پر ایک پبلک فون بوتھ تھا۔ وہاں سے فون کرنا ہوگا میں نے اپنا اوزاروں کا تھیلا اٹھایا۔ اور دفتر بند کر کے باہر نکل آیا۔

اس وقت ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔ اور میرے پاس برساتی بھی نہیں تھی۔ سڑک پر ٹریفک کا ہجوم تھا۔ مجھے اپنا ٹرک پارک کرنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ مجبوراً میں ادھر ادھر چکر لگاتا رہا۔ یہاں تک کہ فون بوتھ کے سامنے کھڑی ہوئی ایک کار نے جگہ خالی کی۔ اور میں وہاں اپنا ٹرک کھڑا کر کے فون کرنے کے لئے بوتھ میں داخل ہوا۔ اس وقت گیارہ بج کر ۱۰ منٹ ہو چکے تھے۔ گھنٹی بجتے ہی جینی نے رسیور اٹھا لیا۔ جیسے وہ فون کے

پاس بیٹھی انتظار ہی کر رہی تھی۔ میں نے ابھی معذرت کرنا شروع کی ہی تھی۔ کہ اس نے میری بات کاٹ دی۔

"اگر تم نہیں آسکتے۔" وہ بولی۔ "تو میں ایسے شخص کو جانتی ہوں جو آسکتا ہے۔ میں نے تمہیں خبردار کر دیا تھا جیٹ کہ آئندہ مرتبہ آخری مرتبہ ہوگی میں تمہاری وعدہ خلافیوں سے تنگ آچکی ہوں۔"

میں نے ایک مرتبہ پھر وضاحت کرنے کی کوشش کی مگر جلد ہی مجھے محسوس ہو گیا۔ کہ میں خواہ مخواہ اپنا منہ تھکا رہا ہوں وہ ریسیور رکھ چکی تھی۔ منہ ہی منہ میں اپنے آپ کو۔ اپنی قسمت کو اور اپنی ملازمت کو کوستا ہوا میں بوتھ سے باہر نکلا۔ مرے پر سو درے کے بمصداق اس وقت بارش بھی بہت تیزی سے ہونے لگی تھی۔ میں انتہائی بوریت کے عالم میں ایشلے آرمز روانہ ہوا۔

ایشلے آرمز ایک بہت بڑی اور عالیشان عمارت کا نام تھا۔ جو بہترین رہائشی علاقے میں واقع تھی۔ میں اس کے بیرونی دروازے کے سامنے ٹرک پارک کیا۔ چوکیدار سے معلوم ہوا کہ مسٹر کوپر کا فلیٹ تیسری منزل پر واقع ہے۔ میں تیسری منزل پر پہنچا۔ دستک کے جواب میں دروازہ کھولنے والے خود مسٹر کوپر تھے۔ وہ بھاری بھرکم جسم اور خاصی کشادہ توند کے مالک تھے۔ چہرے کے انداز سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ شراب پینے میں اعتدال سے کام لینے کے عادی نہیں ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے اتنی تاخیر سے آنے پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ پھر وہ مجھے ساتھ لئے ہوئے ایک آراستہ و پیراستہ کمرے میں پہنچے۔ دیوار پر ایک موٹی عورت کی تصویر لٹک رہی تھی۔ وہ اس کے قریب پہنچے۔ تصویر کو ایک طرف گھمایا۔ اس کے پیچھے دیوار میں لگا ہوا ایک سپر ڈیلکس سیف نمودار ہوا۔ میں سیف کے قریب اپنا اوزاروں کا تھیلا فرش پر رکھ

رہا تھا۔ کہ مجھے کمرے میں ایک تیسری ہستی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ ایک لڑکی تھی جو صوفے پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا۔ اور منہ میں سگرٹ اور وہ میری طرف بڑی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تم اسے کتنی دیر میں کھول سکتے ہو؟" کوپر نے پوچھا۔ میں نے پوری کوشش سے لڑکی کے نیم عریاں جسم سے اپنی نظریں ہٹائیں۔

"اگر آپ مجھے اس کا نمبر بتا دیں۔ تو زیادہ دیر نہیں لگے گی۔" میں نے جواب دیا۔

اس نے ایک کاغذ پر نمبر لکھ کر مجھے دیا۔ اور خود شراب کی الماری کے پاس جا کر اپنے لئے گلاس میں وہسکی انڈیلنے لگا۔ میں نے اپنا کام شروع کیا۔ کسی دوسرے کمرے میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ کوپر فون رسیو کرنے کے لئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جلدی کرو مسٹر" لڑکی نے آہستہ سے کہا۔ "بڑے میاں نے مجھ سے ایک موتیوں کے ہار کا وعدہ کیا ہے۔ دیر ہو گئی تو ممکن ہے وہ اپنا ارادہ تبدیل کر دے۔"

مجھے حیرت ہوئی۔ وہ مجھے گھور کر دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں میں وہ ہی چمک تھی۔ جو ہر عورت کی آنکھوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ کسی مرد کو بیوقوف بنا کر اپنی کوئی مرضی منوانا چاہتی ہے۔ مجھے سیف کھولنے میں تین منٹ بھی نہیں لگے

"کیا سیف ہے۔ اسے تو ایک بچہ بھی کھول سکتا ہے۔" وہ بولی۔

میں سیف کے اندر دیکھ رہا تھا۔ اس کے تین خانوں میں سو سو ڈالر کے نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی دولت نہیں دیکھی تھی۔ میں اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا۔ کہ وہ کتنی دولت ہو گی شاید پچاس ہزار ڈالر یا شاید پچاس لاکھ ڈالر۔ لڑکی صوفے سے اٹھ کر میرے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی۔ اور اب سیف میں جھانک رہی تھی۔

"یہ تو الہ دین کا غار معلوم ہوتا ہے۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔ " اوہ مسٹر۔ کیا یہ نہیں ہو گا۔ کہ ہم اس میں سے اپنا حصہ نکال لیں۔"

مَیں نے دوسرے کمرے میں ریسیور رکھے جانے کی آواز سنی۔ گویا کوپر بات ختم کر کے واپس آ رہا تھا۔ آواز لڑکی نے بھی سن لی تھی۔ وہ جلدی سے جا کر صوفے پر لیٹ گئی۔ مَیں نے پھرتی سے سیف کا دروازہ بند کر دیا۔

"کیا تم ابھی تک نہیں کھول سکے۔" کوپر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ سر۔" مَیں نے جواب دیا۔ اور پھر ہنڈل گھماتے ہوئے بولا۔ " یہ لیجیے کھل گیا۔"

کوپر نے مجھے پیچھے ہٹا دیا۔ سیف کا دروازہ ایک دو انچ کے قریب کھول کر اطمینان کیا کہ واقعی کھل چکا ہے یا نہیں پھر بند کر دیا۔

" تم مجھے ایک دوسری چابی بنا کر بھیج دینا۔" اس نے کہا۔ مَیں نے وعدہ کیا۔ اوزاروں کا تھیلا اٹھایا۔ اور باہر چل دیا۔ رخصت ہوتے ہوئے کوپر نے دروازے پر مجھے دو ڈالر دیئے۔

اور جب میں ٹرک میں بیٹھا ہوا جا رہا تھا۔ تو میرے خیالات کی رو سیف میں رکھی ہوئی دولت کی جانب لگی ہوئی تھی۔ سالہا سال سے میں اپنی موجودہ آمدنی سے غیر مطمئن چلا آ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ موجودہ ملازمت میں میرے لئے ترقی کا کوئی چانس نہیں ہے۔ مَیں سوچ رہا تھا۔ کہ کوپر کے فلیٹ میں گھس کر سیف سے رقم نکال لینا کتنا آسان ہے اگرچہ میں اپنے دل سے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ یہ چوری ہے اور مجھے ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیئے۔ مگر اس کے باوجود یہ خیال جیسے میرے ذہن سے چپک کر رہ گیا تھا۔

یہ خیال دوسرے دن رات کو اس وقت بھی میرے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ جب مَیں نے ٹرلیسی

میری جگہ لینے کے لئے دفتر میں داخل ہوا۔ رائے کو میں ایک مدت سے جانتا تھا۔ ہم دونوں ساتھ ساتھ اسکول میں پڑھتے تھے۔ پھر جس دن اس کے باپ نے اسے لارنس سیف کارپوریشن میں کام سیکھنے پر رکھوایا اسی دن میرے والد میرے لئے بھی یہی فیصلہ کر چکے تھے۔ دیکھنے میں بھی ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت مشابہت رکھتے تھے اتنی کہ کئی لوگ اسے میرا بھائی سمجھ بیٹھتے تھے۔ ہماری طبیعتیں بھی ایک دوسرے سے بہت ملتی تھیں۔ میری طرح رائے کو بھی دولت حاصل کرنے کی شدید خواہش تھی کچھ اختلاف بھی تھا۔ مثلاً میرے برعکس عورتیں اس کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتی تھیں اگرچہ اس نے صرف انیس سال کی عمر میں شادی کر لی تھی۔ مگر یہ شادی کامیاب ثابت نہیں ہوئی اس کی بیوی ایک سال بعد ہی اسے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور اس واقعہ کے بعد رائے کے دل میں عورتوں کے لئے رہی سہی جگہ بھی ختم ہو گئی۔ اسے ریس کھیلنے کا شوق ہی نہیں جنون تھا۔ اس شوق کے ہاتھوں وہ اکثر تنگدست رہتا اور مجھ سے قرض مانگ کر گزارا کیا کرتا تھا۔

میں نے اسے کوپر کے سیف میں رکھی ہوئی دولت کے بارے میں بتا دیا۔ اس لڑکی کا ذکر بھی کیا جسے کوپر کے فلیٹ میں دیکھا تھا۔

"ہاں دوست۔" وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کے بولا۔ "اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔ کچھ لوگ بیحد خوش نصیب ہوا کرتے ہیں۔"

"اچھا بھئی میں اب جا رہا ہوں۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "کیا کہہ رہے تھے تم۔ پچاس ہزار ڈالر؟"

"اس سے کم تو ہو ہی نہیں سکتے۔ تین خانے نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔"

"مجھے یہ دولت مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔" رائے نے کہا۔

"کچھ ایسی ہی خواہش میرے دل میں بھی ہے۔" میں نے جواب دیا۔ ہم دونوں نے ایک

دوسرے کی طرف دیکھا۔

"تو گویا سوچنا صرف یہ ہے کہ اسے کیسے حاصل کیا جائے۔"

"نہیں،" میں بولا۔ "میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ اگرچہ دل چاہتا ہے۔ مگر یہ چوری ہوگی۔"

"ڈرتے ہو۔" رائے ہنسا۔ "اگر ہم ہوشیاری سے کام کریں تو پکڑے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"کہتے تو ٹھیک ہو۔" میں میز کے کنارے پر ٹک گیا۔

"آؤ ذرا سوچ کر دیکھیں کوئی تجویز ذہن میں آتی ہے یا نہیں۔" رائے نے جواب دیا۔

اس کے بعد ہم ایک گھنٹے تک بیٹھے پلان بناتے رہے ہم اس بارے میں جتنی زیادہ گفتگو کر رہے تھے کام اتنا ہی زیادہ آسان نظر آتا چلا جا رہا تھا۔

"سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ شخص کوپر اپنے فلیٹ سے کس وقت باہر جاتا ہے۔" رائے نے آخر میں کہا۔ "یہ معلوم ہو جائے۔ تو اس کے فلیٹ میں جا کر سیف سے رقم نکالنا کوئی مشکل کام نہیں رہ جاتا۔ میرے خیال سے تم ایسا کرو۔ کہ چابی دینے کے بہانے وہاں جاؤ۔ اور بلڈنگ کے چوکیدار سے معلوم کرو۔ اسے یقیناً معلوم ہوگا۔ کہ کوپر کب جاتا ہے اور کب آتا ہے۔"

اس طرح دیکھا جائے تو کوپر کے سیف سے دولت نکالنا دنیا کا آسان ترین کام معلوم ہو رہا تھا۔

---

(۲)

اس سے اگلے دن شام کو میں ایک مرتبہ پھر الیشلے آرمز گیا۔ میں کمپنی کی یونیفارم پہنے ہوئے تھا۔ رائے نے کہا تھا۔ کہ وہ ڈیوٹی سے فارغ ہوتے ہی مجھ سے ملنے آئے گا۔ میں وہاں پہنچا۔ تو

ساڑھے دس بجے تھے چوکیدار نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا۔

"اگر تم مسٹر کوپر سے ملنے آئے ہو تو بیکار آئے۔ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا۔

"کب واپس آئیں گے ؟" میں نے جیب سے سگرٹ کا پیکٹ نکالتے ہوئے پوچھا۔ چوکیدار نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا۔

"تقریباً آدھ گھنٹے میں۔"

"میں انتظار کر لوں گا۔" میں نے جواب دیا۔ "مجھے انہیں ایک چیز دینا ہے۔"

"مجھے دے جاؤ۔ میں انہیں دے دوں گا۔"

"سیف کی چابی کا معاملہ ہے۔" میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میں اسے خود ان کے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں۔"

"تمہاری مرضی۔" چوکیدار نے میرا پیش کیا ہوا سگرٹ سلگاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ وہ آدھے گھنٹے میں واپس آجائیں گے ؟"

"ہاں۔ ان کا دستور ہے کہ وہ آٹھ بجے جاتے ہیں اور گیارہ بجے واپس آتے ہیں۔

"واقعی کچھ لوگ وقت کے معاملے میں اتنے پابند ہوتے ہیں۔ کہ تم ان سے اپنی گھڑی ملا سکتے ہو۔" میں نے کہا۔

"مسٹر کوپر بھی ایسے ہی آدمی ہیں۔" چوکیدار نے بتایا۔ "وہ تین نائٹ کلبوں کے مالک ہیں ہر رات کو ان کی چیکنگ کرنے جاتے ہیں۔ اب وہ گیارہ بجے واپس آئیں گے اور کھانا وغیرہ کھا کر رات کے ایک بجے پھر چلے جائیں گے تاکہ اپنے سامنے آمدنی کا حساب وغیرہ کر کے کلب بند کرا سکیں"

"کیا تم تمام رات ڈیوٹی پر رہتے ہو ؟" میں نے سرسری لہجہ میں پوچھا۔

"نہیں۔ ایک بجے جب بلڈنگ کا بیرونی دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو میں بھی سونے چلا

جاتا ہوں۔ ہر کرایہ دار کے پاس ایک چابی ہوتی ہے۔ اگر کوئی اس کے بعد آئے تو اپنی چابی سے دروازہ کھول کر آ سکتا ہے۔ مگر اس کے باوجود لوگ اپنی چابی فلیٹ میں بھول جاتے ہیں اور مجھے اٹھ کر دروازہ کھولنا پڑتا ہے۔"

یہ ساری معلومات ہمارے حق میں جا رہی تھیں۔

"مسٹر کوپر بھی اپنے سیف کی چابی گم کر بیٹھے تھے۔ نتیجہ یہ کہ مجھے رات کے گیارہ بجے دفتر سے بھاگ کر یہاں آنا پڑا۔"

"وہ ہمیشہ اپنی چابیاں گم کرتے رہتے ہیں۔" چوکیدار نے کہا۔ "ابھی گذشتہ ہفتے انہوں نے دروازے کی چابی کھو دی۔ اور مجھے صبح پانچ بجے بستر سے اٹھنا پڑا۔"

"کیا وہ صبح پانچ بجے واپس آتے ہیں؟"

"ہاں اور پھر سارا دن پڑے سوتے رہتے ہیں۔"

مجھے وہ ساری باتیں معلوم ہو چکی تھیں جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ میں نے موضوع تبدیل کر دیا۔ ہم باقی وقت ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مسٹر کوپر واپس آ گئے اس وقت گیارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور بتایا کہ دوسری چابی لے آیا ہوں۔ اسے مجھے پہچاننے میں کئی سیکنڈ لگے۔

"تو پھر لاؤ دے دو۔" آخر اس نے کہا

"بہتر ہوگا کہ میں اسے آزما کر دیکھ لوں کہ سیف کھلتا بھی ہے یا نہیں۔"

کوپر مجھے اپنے ساتھ فلیٹ میں لے گیا۔ میں نے سیف میں چابی ڈال کر دیکھی اور اس وقت جبکہ میں قفل کھول رہا تھا اچانک میں نے سوچا کہ اگر اس وقت میں اسے مار مور کر ڈال دوں اور دولت نکال لوں تو کیسا ہے۔ مگر میں نے اس خیال پر عمل نہیں کیا۔ میں نے سیف کھول کر

اسے دکھایا اور پھر دوبارہ بند کرتے ہوئے چابی اس کے حوالے کر دی۔

اس نے شکریہ ادا کیا۔ جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر بس ڈال کر ہی رہ گیا۔ غالباً وہ سوچ رہا تھا کہ میں پہلے ہی دو ڈالر دے چکا ہوں جو بہت کافی ہیں اور اس کی اس کنجوسی نے میری تمام ہچکچاہٹ ختم کر دی۔ اب تک میں پوری طرح فیصلہ نہیں کر سکا تھا۔ کہ آیا مجھے واقعی رائے کے کہنے پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں۔ مگر اب میں سوچ رہا تھا کہ یہ مکھی چوس آدمی اسی بات کا مستحق ہے کہ اس کی دولت چرا لی جائے۔

میں واپس چلا گیا۔ بلڈنگ سے باہر نکلا تو رائے ٹرک لئے موجود تھا۔ میں نے اسے ساری باتیں بتا دیں۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ کام اتوار کے دن کرنا چاہیئے کیونکہ اس دن ہم دونوں کی چھٹی ہوتی ہے چنانچہ اتوار کو ہم نے ایک کرایہ کی کار حاصل کی اور اپنی مہم پر نکل کھڑے ہوئے۔

اس رات بھی خوب بارش ہو رہی تھی۔ اور یہ ہمارے لئے نیک شگون تھا۔ اپنے پلان کے مطابق جب ہم ایشلے آرمز پہنچے تو ایک بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ بلڈنگ کے سامنے بہت سی کاریں کھڑی تھیں ہم نے اپنی کار بھی کھڑی کر دی۔ ٹھیک ایک بجے کوپر بلڈنگ سے باہر نکلا اور ایک سفید جیگر کار میں بیٹھ کر چل دیا۔ اس کے چند منٹ بعد ہم نے چوکیدار کو بیرونی دروازہ بند کر کے سونے کے لئے جاتے دیکھا۔ گویا اب ہمارے لئے میدان بالکل صاف تھا۔

"چلو!" رائے نے کار کا دروازہ کھول کر اترتے ہوئے کہا۔

میرا دل اتنے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ کہ میں اس کی آوازیں بخوبی سن سکتا تھا۔ میں نے اپنا اوزاروں کا تھیلا اٹھایا۔ اور رائے کے پیچھے چل دیا۔ ہم دونوں بارش میں بھاگتے ہوئے بلڈنگ کے دروازے تک آئے طے یہ ہوا تھا۔ کہ میں سیف کھولوں گا۔ اور رائے چوکیداری کرتا رہے گا۔ بیرونی دروازے کا قفل کافی دشواری سے کھلا۔ عام حالات میں شاید میں اسے چار منٹ میں کھول سکتا تھا مگر

گھبراہٹ کی وجہ سے میرے ہاتھ پیر قابو میں نہیں تھے۔ بہرحال تالا کھل گیا۔ ہم دونوں راہداری کی نیم تاریکی میں آگے بڑھے اور دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چلے راستہ میں کوئی نہیں ملا ابھی تک سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ مگر اس کے باوجود جب ہم تیسری منزل پر پہنچے ہیں تو دونوں پسینے پسینے ہو رہے تھے۔

اوپر کے فلیٹ کا دروازہ بڑی آسانی سے کھل گیا اندر داخل ہونے سے پہلے ہم نے چند لمحہ خاموش کھڑے رہ کر آہٹ لینے کی کوشش کی مگر کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

"آتے کیوں نہیں۔ کس بات کا انتظار ہے۔" رائے نے فلیٹ میں قدم رکھتے ہوئے کہا میں کمرے میں پہنچا اور سوئچ دبا کر روشنی کر دی۔ رائے نے فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کر دیا

"کمرہ تو بہت شاندار ہے۔" رائے بولا۔ "مگر سیف کہاں ہے۔"

میں موٹی عورت کی تصویر کی طرف بڑھا۔ اور تصویر ایک طرف ہٹا کر اسے سیف دکھایا۔ نمبر ملائے پھر جیب سے چابی نکالتے ہوئے میں نے سیف کے قفل میں داخل کی۔ دوسرے لمحہ سیف کھل چکا تھا۔ رائے نے نوٹوں کی گڈیاں ایک کے اوپر ایک دیکھیں اور اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"واہ دوست" وہ میرا بازو پکڑ کر جوش سے بولا۔ "اب ہم زندگی میں کبھی غریب نہیں ہو سکتے۔"

ابھی ہم نے نوٹوں کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔ کہ کوئی آواز سنائی دی ایسی آواز جیسے کوئی چابی قفل میں ڈال کر تالا کھولتا ہے میں اتنا خوفزدہ تھا کہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کر سکا۔ مگر رائے کی حالت مجھ سے مختلف تھی۔ صرف ایک ثانیہ کے لئے تو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ جم کر رہ گیا ہو۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ وہ پھرتی سے لپکا۔ جلدی سے بجلی کا سوئچ آف کیا۔ شاید وہ کچھ اور بھی کرتا مگر

اسی وقت دروازہ آہستہ آہستہ کھلا۔ باہر کے کمرے سے آتی ہوئی روشنی سیدھی میرے اوپر پڑ رہی تھی میں نے خوفزدہ نظروں سے دیکھا۔ دروازے میں وہ ہی لڑکی کھڑی تھی جسے میں پہلی مرتبہ دیکھ چکا تھا۔ ایک سیکنڈ کے لئے ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر وہ ایک دم پیچھے ہٹی اور چیخ ماری۔ اس کی چیخ میرے کانوں میں گرم سیسے کی طرح اترتی چلی گئی۔

"یہاں ایک چور گھسا ہوا ہے۔" وہ چلائی۔

فوراً ہی کوپر کا بھاری بھرکم جسم لڑکی کے پیچھے نمودار ہوا۔ اس نے لڑکی کو ایک طرف ہٹایا اور دوڑتا ہوا کمرے میں گھسا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوگیا مگر میں ابھی تک سیف کے سامنے کھڑا تھا میرے خوفزدہ قدم جیسے فرش میں گڑ کر رہ گئے تھے۔ لڑکی اتنی دیر میں فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی اور اب چیختی ہوئی نیچے جا رہی تھی۔

میں نے رائے کو دیکھا۔ وہ دروازے کی آڑ میں دیوار سے چپکا کھڑا ہوا تھا کوپر اندر آتے ہوئے اسے بالکل نہیں دیکھ سکا۔ وہ مجھے گھور رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اس طرح آگے پھیلے ہوئے تھے جیسے وہ میرا گلا دبوچنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ رائے خاموشی سے اپنی جگہ سے آگے بڑھا اس کے ہاتھ میں وہ بھاری آہنی سلاخ دبی ہوئی تھی جسے ہم اس خیال سے لے آئے تھے۔ کہ شاید تالا توڑنے کی ضرورت پڑے اس نے سلاخ دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اٹھائی۔ اور کوپر کے سر پر دے ماری۔ کوپر کٹے ہوئے تناور درخت کی طرح دھم سے فرش پر گر گیا۔

"جلدی بھاگو" رائے نے کہا۔ ہمارے کانوں میں اب بھی نیچے کہیں سے لڑکی کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں بوکھلا کر دروازے کی طرف بھاگا۔

"چیٹ!" رائے نے آواز دی "نیچے نہیں اوپر"

مگر میں اندھا دھند سیڑھیوں پر نیچے اترتا جا رہا تھا۔ میرا دماغ اس وقت کچھ بھی سوچنے

سمجھنے کے قابل نہیں تھا۔ اس میں صرف ایک خیال سمایا ہوا تھا۔ کہ مجھے جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ رائے نے مجھے پھر آواز دی۔ میں نے اس کی آواز سنی مگر رکا نہیں میں دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اور اگلی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کہ زینے کے قریب ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سفید بالوں والے خوفزدہ چہرے نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اور پھر جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے اگلی تین سیڑھیاں ایک جست میں پھلانگنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا اور توازن کھو کر لڑھکتا ہوا نیچے چلا گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر میں سنبھلا۔ کھڑا ہوا۔ اور بیرونی دھانے کی طرف بھاگا۔ لڑکی چوکیدار کے کمرے کا دروازہ پیٹ رہی تھی۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔ اور پھر چیخنے لگی اسی وقت چوکیدار نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ پہلے لڑکی کو دیکھا اور پھر مجھے اور پھر ایک جست مار کر میری طرف لپکا۔ وہ اتنی جلدی میرے قریب آ پہنچا کہ مجھے حیرت ہوگئی۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے فرش پر گرے میں نے دو تین گھونسے مار کر اسے زور سے دھکا دیا۔ جلدی سے اٹھا اور پھر دروازے کی طرف بھاگا۔

جب باہر آیا تو چوکیدار نے اپنی جیب سے پولیس وسل نکال کر زور سے بجا دی۔ میں بھاگتا ہوا سڑک پر آیا۔ میرا رخ کار کی طرف تھا۔ مگر ابھی چند قدم ہی بھاگا ہوں گا۔ کہ برابر کی گلی سے ایک گشتی پولیس کانسٹیبل نکل کر میرے سامنے آگیا۔ اس نے مجھے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا میں اسے جھکائی دے کر آگے نکل گیا۔ وہ میرے پیچھے بھاگا۔ شاید اس نے ریوالور نکال لیا تھا۔ کہ ایک فائر کی آواز کے ساتھ میں نے کوئی گرم چیز اپنے چہرے کے قریب سے گزرتے محسوس کی۔ میں رکا نہیں۔ اور تیزی سے بھاگا۔ فوراً ہی دوسرا فائر ہوا اور اس مرتبہ مجھے ایسا لگا۔ جیسے کسی نے بڑے زور سے میری پیٹھ میں گھونسا مار دیا ہو۔ میں منہ کے بل سڑک پر گر گیا کمر میں شدید درد اٹھا اور میں بیہوش ہو گیا آخری آواز جو میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ وہ پولیس کانسٹیبل کے قریب آتے ہوئے بھاری قدموں کی تھی۔

دوسرا باب

(۱)

پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں پولیس کی حراست میں تھا۔ مفت کی دولت کمانے کی احمقانہ کوشش نے ہسپتال پہنچا دیا تھا ایک کانسٹیبل بستر کے قریب جھکا ہوا مجھے دیکھ رہا تھا۔

"اگر یہ زیادہ زخمی نہیں ہے تو پھر کیوں نہ میں اس کے دو چار ہاتھ مار کر سب کچھ قبولوا لوں۔"
اس نے سخت لہجہ میں کہا۔

"اب نہیں تو ایک دو دن کے بعد اسے سب کچھ بتانا ہی پڑیگا۔" دوسری آواز نے کہا۔ "جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سارجنٹ، خوش نصیب ہے۔ کہ بچ گیا۔ ایک دو انچ اوپر گولی لگی ہوتی تو خاتمہ تھا۔"

"جب میں اس پر دست شفقت پھیروں گا۔ تو یہ دعائیں مانگے گا کہ کاش مر ہی گیا ہوتا۔"

مَیں اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔ مَیں نے ذرا سی آنکھیں کھول کر پلکوں سے جھانکا۔
دو آدمی پلنگ کے قریب کھڑے تھے ان میں سے ایک ذرا نرم مزاج معلوم ہوتا تھا اور دوسرے کے چہرے سے درشتگی عیاں تھی۔ مجھے اپنے سینے میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ آنکھیں بند کئے مَیں رائے کے متعلق سوچنے لگا۔ پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا گذری ہوگی۔ یہ تو ظاہر تھا کہ وہ میری طرح حواس باختہ نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ وہ نیچے بھاگنے کے بجائے اوپری منزل پر چڑھ گیا تھا۔ مگر کیا وہ بچ نکلنے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔

سوائے اس صورت کے کہ اسے بلڈنگ سے جاتے دیکھ لیا گیا ہو۔ وہ بالکل محفوظ تھا پکڑا

میں گیا تھا۔ وہ میں تھا جسے کوپر کے کمرے میں کھلے ہوئے سیف کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ اور وہ میں ہی تھا جس نے چوکیدار سے باتیں کیں۔ مجھے ہی عمارت سے نکل کر بھاگتے پکڑا گیا تھا۔ رائے ان سب باتوں سے بری الذمہ تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا۔ کہ رائے نے کوپر پر لوہے کی سلاخ سے وار کیا تھا۔ اور یہ خیال آتے ہی خوف سے میرا رواں رواں کانپ گیا۔ کوپر کس حال میں تھا۔ کیا رائے نے اسے قتل تو نہیں کر دیا۔

پھر ایک دم میری ناک میں سگرٹ کے دھوئیں کی بو آئی۔ میں نے آنکھیں کھول دیں وہ آدمی جسے کسی نے سارجنٹ کہہ کر مخاطب کیا تھا اپنی گھورتی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"میں دو دن سے تم سے دو دو باتیں کرنے کے لئے بے چین ہوں۔" وہ بولا "چلو شروع ہو جاؤ"

اور یہ محض ابتدا تھی۔ پولیس کو شبہ تھا کہ یہ واردات میں نے تنہا نہیں کی کوئی اور بھی میرے ساتھ تھا۔ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا وہ مجھ سے اس بات کا اعتراف کرانا چاہتے تھے اور مسلسل کوشش کرتے رہے مگر میری زبان سے جو پہلی مرتبہ نہیں نکلا۔ تو پھر آخر تک میں نہیں ہی کہتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ کوپر موت کی گھڑیاں گن رہا ہے اور مجھ پر چوری کے نہیں قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اگر کوئی میرے ساتھ شریک تھا تو یہ وقت ہے کہ میں اس کا نام بتا کر اپنے جرم کو ہلکا کرنے کی کوشش کروں مگر میں نے کہہ دیا کہ میرا کوئی شریک نہیں تھا پھر وہ مجھ سے اقرار کرانے کی کوشش کرتے کرتے تھک گئے۔ آخر میں انہیں یہ بھی بتانا پڑا کہ کوپر مرا نہیں صحت یاب ہو رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ کم سے کم سارجنٹ کو اس کے صحت یاب ہونے کا بیحد افسوس تھا۔

پھر مجھے ہسپتال سے جیل منتقل کر دیا گیا۔ میں وہاں تین ماہ رہا۔ یہاں تک کہ کوپر بالکل تندرست ہو کر میرے خلاف گواہی دینے کے قابل ہو گیا میں جب تک زندہ رہوں گا اس مقدمہ کی یاد میرے ذہن میں بسی رہے گی جب مجھے عدالت میں لایا گیا تو میں نے چاروں طرف دیکھا اور جب پہلی

ہستی پر میری نظر پڑی وہ جلینی تھی۔ مجھے اس پر حیرت ہوئی اس نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا میں نے مسکرانے کی کوشش کی۔ پتہ نہیں کامیاب بھی ہوا یا نہیں دوسرا شخص جسے میں نے دیکھا فریفکس تھا میرا باس۔ لارنس سیف کارپوریشن کا مالک اور اس کے برابر رائے بیٹھا ہوا تھا۔ میری اور اس کی نظریں ایک لمحہ کے لئے ملیں وہ بڑا زرد اور کمزور سا نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ ان تین ماہ سے ایک پل بھی سکون سے نہ رہا ہو گا۔ اسے ہر لمحہ یہ خطرہ ہو گا۔ کہ کہیں میں پولیس کو اس کے بارے میں بتا دوں

مجھے معلوم تھا کہ میرے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے کوپر نے اپنے بیان میں کہا کہ میں اس کا سیف کھولنے آیا تھا اور اس نے مجھ سے دوسری چابی بنانے کے لئے کہا تھا۔ اس لڑکی نے گواہی دی کہ وہ کوپر کے ایک کلب میں کام کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً اس کے فلیٹ جا کر کلب میں گانے کے پروگرام دینے کے بارے میں ہدایات لینے جاتی تھی۔ لیکن اس کہ کہنے کے باوجود عدالت میں موجود ہر شخص سمجھ رہا تھا کہ وہ کوپر کے فلیٹ پر کیوں جاتی تھی خاص طور سے رات کے ایک بجے۔ لڑکی نے بتایا کہ کوپر کمرے سے باہر گیا ہوا تھا تب ہی میں نے سیف کھول لیا تھا اور اندر جھانک کر دیکھا تھا۔ لیکن دروازہ بند کر کے یہ ظاہر کیا جیسے میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے اس کے بعد کوپر نے بتایا کہ اس نے واردات کی رات کو کس طرح مجھے سیف کھولتے دیکھا اور پھر جب وہ میرے قریب آیا تو کس طرح میں نے لوہے کی سلاخ سے اس پر وار کیا

فریفکس کا بیان سن کر مجھے حیرت ہوئی وہ میرے حق میں گواہی دے رہا تھا اس نے بتایا کہ میں اس کی کمپنی میں سب سے اچھا کام کرنے والا تھا اور اب تک اس نے ہر معاملے میں مجھے قابل اعتماد پایا تھا مگر ظاہر ہے کہ اس اکیلے کے بیان کا جج پر کیا اثر ہو سکتا تھا جو شخص میرا وکیل تھا مقدمہ کی کارروائی میں صرف اتنی دلچسپی لے رہا تھا کہ آرام سے ہاتھ پاؤں پھیلا کر سونے کے بجائے اس نے صرف اونگھتے رہنے پر اکتفا کیا تھا۔ جب استغاثہ اپنے گواہ پیش کر چکا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ منہ بنایا ایک طویل جماہی لی۔ آہستہ سے اٹھا اور اعلان کیا کہ اس کا موکل، یعنی کہ میں — اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے

عدالت سے رحم و ہمدردی کا طالب ہے اور اپنے آپ کو عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑتا ہے۔ ممکن ہے میری صفائی میں کہنے کے لئے کچھ زیادہ نہ ہو مگر کم سے کم وہ اتنی کوشش تو کر ہی سکتا تھا۔ کہ جج اور ناظرین مجھے رحم کے قابل نہ سہی تو ہمدردی کے قابل ہی خیال کرتے۔ لیکن اس نے جس انداز سے صفائی پیش کی اس سے ہر شخص محسوس کر سکتا تھا۔ کہ وہ ابھی سے اپنے دوسرے کیس کے بارے میں سوچنے لگا ہے۔

جج صاحب نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ملزم نے نہ صرف چوری کرنے کی کوشش کی بلکہ اپنی فرم کے اعتماد کو دھوکا دیا۔ اس کی ساکھ کو خراب کیا لیکن چونکہ یہ میرا پہلا جرم ہے اسلئے عدالت میرے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہتی ہے (میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس جملے سے کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔) لیکن میں نے چوری کے ساتھ ہی مسٹر کوپر پر سنگدلانہ حملہ کر کے اپنے آپ کو کسی رحم کا مستحق نہیں رکھا تھا۔ میرا یہ حملہ بڑی آسانی سے قتل کی واردات میں تبدیل ہو سکتا تھا۔ اس لئے عدالت مجھے دس سال قید سخت کی سزا سناتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ مجھے فرن ورتھ کے جیل خانے میں رکھا جائے جہاں مجھ جیسے بگڑے ہوئے نوجوانوں کو سیدھا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جاتا۔

اس وقت میرے دل میں بے اختیار خواہش پیدا ہوئی کہ میں رائے کے بارے میں بھی جج صاحب کو بتا دوں۔ میں نے گھوم کر رائے کی طرف دیکھا ایک لمحہ کیلئے ہم دونوں کی نظریں ملیں وہ بھی سمجھ گیا کہ اس وقت میرے ذہن میں کیا خیالات امڈ رہے ہیں۔ میرا صرف اشارہ کرنا ہی کافی ہوتا اس سے اور کچھ نہ سہی، تو کم سے کم دوبارہ مقدمہ چلایا جاتا۔ اور ممکن تھا کہ میں یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا کہ کوپر پر حملہ کرنے والا میں نہیں رائے تھا۔ سزا تو مجھے پھر بھی ملتی۔ لیکن فرن ورتھ جانے سے ضرور بچ جاتا۔ فرن ورتھ ملک کا بدترین جیل خانہ تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہاں کے مظالم کی داستان کسی نہ کسی طرح اخبارات میں آگئی اور رپورٹروں کا ایک دستہ جیل خانے کے معائنہ کے لئے بھیجا گیا ان لوگوں نے واپس آکر جو کچھ اس کی تعریف بیان کی تھی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ "فرن ورتھ کا جیل خانہ اگر نازی

کیمپ نہیں تو اس سے قریب تر کوئی چیز ضرور ہے:

رائے میرا ارادہ بھانپ کر پہلے سے زیادہ زرد پڑ گیا۔ میں اتنی دور سے اسے کانپتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے ان بہت سی چھوٹی چھوٹی غیر اہم باتوں کا خیال آیا جو اس نے میرے لئے اس وقت کی تھیں جب ہم اسکول میں پڑھا کرتے تھے اور بچپن کی ان سہانی یادوں نے میری زبان بند کر دی۔ میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ وہ کوئی خاص ہنسی نہیں تھی مگر اس نے رائے کو یہ اطمینان ضرور دلا دیا۔ کہ اب وہ محفوظ ہے۔

میں نے ایک بھاری ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس کیا۔ یہ وہ کانسٹیبل تھا جس کی نگرانی میں مجھے حوالات سے عدالت لایا اور واپس لے جایا جاتا تھا۔ وہ مجھے چلنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ میں نے جینی کی طرف دیکھا جو رومال منہ سے لگائے سسکیاں لے رہی تھی۔ میں نے ایک مرتبہ پھر رائے کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا کر کانسٹیبل کے ساتھ چل دیا۔ میرے دل کو صرف ایک اطمینان ضرور حاصل تھا اور وہ یہ کہ میں نے رائے سے بیوفائی نہیں کی۔

---

(۲)

فرن ورتھ کا قید خانہ اونچی دیواروں اور تنگ کوٹھریوں کا قید خانہ تھا۔ ہتھکڑیوں بیڑیوں گارڈوں کی گالیوں اور کتوں کے بھونکنے کی آوازوں کا قید خانہ تھا۔ وہاں کے دن اگر بدتر تھے تو راتیں بدترین تھیں ہر دن کے خاتمہ پر چھتر میلے کچیلے آدمی بھیڑ بکریوں کی طرح ایک پچاس فٹ لمبے اور دس فٹ چوڑے ایک کمرے میں بند کر دیئے جاتے تھے ایک لمبی زنجیر سے باندھ دیئے جاتے تھے اس کمرے میں جانے کے لئے صرف ایک آہنی پھاٹک تھا۔ اس پھاٹک کے پہلو میں ایک خاردار تاروں کی کھڑکی بھی تھی۔

قیدیوں کی نگرانی کے لئے بارہ گارڈ تھے ۔ رات کے وقت ایک کے سوا باقی سب چھٹی کر جاتے تھے اس گارڈ کا نام بائی فلیٹ تھا ۔ اور یہ کتوں کا انچارج تھا ۔ اور اس شخص کی سنگدلی و بیرحمی کا یہ حال تھا کہ کتے بھی اس سے خوفزدہ رہتے تھے ۔ دن میں کتوں کو بند اور بھوکا رکھا جاتا تھا ۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ رات کے وقت یہ کتے کسی چیتے کی طرح خطرناک ہو جاتے تھے ہر رات کو سات بجے گارڈ قیدیوں کو زنجیریں پہنا کر چلے جاتے تھے اور صرف بائی فلیٹ ۔ جو کہ جسمانی اعتبار سے کوئی دیو نظر آتا ۔ قیدیوں کی نگرانی کے لئے رہ جاتا تھا ۔ اور صرف اسی کو اتنی ہمت ہوتی تھی ۔ کہ جا کر ان خطرناک کتوں کو کھول سکے ۔ اور پھر صبح کو دوبارہ بند کر سکے ۔ ہر رات کو میں اپنے سخت اور کھردرے بستر پر لیٹے ہوئے ان کتوں کی غراہٹ سنتا رہتا تھا ۔ مجھے اچھی طرح اندازہ تھا کہ اگر میں یہاں سے کبھی بھاگنے میں کامیاب ہو سکا ۔ تو مجھے سب سے پہلے ان کتوں کا کوئی بندوبست کرنا پڑیگا ۔

فرن ورتھ کے جیل خانے میں قدم رکھنے سے پہلے ہی میں وہاں سے بھاگنے کا تہیہ کر چکا تھا ۔ مجھے اب اس جہنم میں دس دن گذر چکے تھے اور یہ بھی بہت زیادہ تھے ۔ اگر کتوں کا خوف نہ ہوتا تو میں پہلی رات کو ہی فرار ہونے کی کوشش کرتا خواہ بعد میں مجھے گولی سے مار ہی کیوں نہ دیا جاتا ۔ میرے پیروں سے بندھی ہوئی زنجیر کا تالا ہو یا آہنی گیٹ کا میرے لئے انہیں کھولنا کچھ مشکل نہیں تھا میں نے پہلے دن ہی اس لوہے کی جالی سے جو میرے بستر کا کام دیتی تھی ۔ ایک تین انچ لمبا تار کا ٹکڑا توڑ لیا تھا ۔ اور اس تار کی مدد سے میں فرن ورتھ کا ہر قفل کھول سکتا تھا ۔ میں کسی ترکیب کے بارے میں غور کرنے لگا جس سے ان کتوں سے پیچھا چھڑایا جا سکے ۔

ہر صبح کو ہمیں کھیتوں میں لے جایا جاتا تھا ۔ اور چھ گارڈ گھوڑوں پر سوار اور رائفلوں سے مسلح ہمارے ساتھ جاتے تھے کھیتوں تک جانے والی سڑک پر کوئی درخت جھاڑی یا اس قسم کی چیز نہیں تھی جس کی آڑ لے کر گارڈز کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوا جا سکتا ۔ اس لئے یہ بات بھی طے تھی

کہ اگر مجھے بھاگنا ہے تو اس کے لئے صرف رات کا وقت ہی مناسب تھا اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا پہلے کتوں کا انتظام کرنا ضروری تھا اور میں اس مسئلہ پر سوچتے سوچتے پاگل ہوا جا رہا تھا آخر ایک ماہ گذارنے کے بعد اچانک ہی مجھے ایک ترکیب سوجھ گئی۔

دوسرے قیدیوں کی طرح میری ڈیوٹی بھی باری آنے پر کچن میں لگائی گئی قیدیوں کو جو کھانا دیا جاتا تھا۔ وہ حد درجہ ناقص اور بدمزہ ہوتا تھا۔ عام طور پر آلو گوشت کا سالن ہوتا۔ جس کے پانی جیسے شوربے میں گوشت کی بوٹیاں نہیں بلکہ بوٹیوں کے ریشے تیرتے رہتے تھے اور یہ گوشت بھی اتنا بدبودار ہوتا تھا کہ اس کی بو چھپانے کے لئے پیپرمنٹ استعمال کیا جاتا تھا۔ اور یہ پیپرمنٹ ہی تھا۔ جسے دیکھ کر میرے ذہن میں کتوں سے نپٹنے کی ترکیب آئی تھی چنانچہ اگلے تین دن تک میں کچن میں ڈیوٹی دینے کے بعد واپس لوٹتے وقت اپنی جیب میں پیپرمنٹ بھر کر لاتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی میں آٹے کی ایک چھوٹی سی تھیلی بھی اٹھا لایا تھا۔ پیپرمنٹ اس تھیلی میں چھپا کر میں نے تھیلی اپنے بستر کے نیچے رکھ دی۔ گویا اب میں اپنے بھاگنے کی اسکیم میں دو قدم آگے بڑھ چکا تھا۔ میرے پاس تالے کھولنے کا تار تھا اور کتوں کو اپنی بو سونگھنے سے باز رکھنے کے لئے پیپرمنٹ کی ایک خاصی مقدار تھی لیکن یہ پیپرمنٹ صرف اسی صورت میں کارآمد تھا۔ کہ میں کتوں کی نظروں سے اوجھل ہوں۔ اور وہ محض میری بو پر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں ورنہ ان کی نظروں میں آنے کے بعد پیپرمنٹ کا پہاڑ بھی مجھے ان سے نہیں بچا سکتا تھا۔ چنانچہ ضروری تھا۔ کہ اس سے پہلے کہ کتے مجھے دیکھ سکیں میں کسی نہ کسی طرح دریا کے کنارے پہنچ جاؤں جہاں چھپنے کے لئے بہت سی چیزیں تھیں اگر اس الجھن کا کوئی حل نکل آئے تو میں تقدیر آزمائی کے لئے بالکل تیار تھا۔

اگلے چار دن میں نے ان آوازوں پر توجہ دینے اور سمجھنے میں گذارے جو قید خانے کے باہر سنائی دیتی رہتی تھیں اس کوشش نے مجھے بائی فلیٹ کے روزانہ معمولات کو سمجھنے میں مدد

دی۔ روزانہ سات بجے شام جبکہ ابھی تھوڑی روشنی ہوتی تھی بائی فلیٹ اپنا چارج سنبھالتا تھا قیدیوں کو چیک کر کے جیل خانے میں بند کیا جاتا۔ ایک گارڈ زنجیریں پہناتا بائی فلیٹ نگرانی کرتا رہتا اس کے بعد جیل خانے کا آہنی گیٹ بند اور مقفل کر دیا جاتا۔ بائی فلیٹ کتوں کو کھولتا اس کے بعد وہ اپنی جھونپڑی میں جا کر لیٹ جاتا۔ ممکن ہے سو بھی جاتا ہو۔ کتوں کی تعداد دس تھی۔ اور وہ رات بھر جیل خانے کے باہر پہرا دیتے رہتے۔ صبح کو پونے چار بجے بائی فلیٹ جھونپڑی سے باہر نکلتا اور کچن سے کتوں کے راتب کی بالٹیاں اٹھا کر لاتا۔ ان بالٹیوں کو وہ کتوں کے کٹہرے میں لے جا کر رکھ دیتا۔ کتے اس کے ہٹتے ہی بالٹیوں پر ٹوٹ پڑتے۔ ان کے غرانے اور لڑنے کی آوازیں سن کر میں جان لیتا۔ کہ اس وقت انہیں راتب دیا جاتا ہے اس میں کچھ وقت لگتا تھا۔ پھر چار بج کر بیس منٹ پر وہ کٹہرہ بند کر دیتا۔ اور بھاپ سے بجنے والی وسل کو دو مرتبہ بجاتا۔ یہ گویا قیدیوں کو اٹھنے کا حکم ہوتا تھا۔ اور اس کے ساتھ باقی گارڈز کو بھی معلوم ہو جاتا کہ کتے بند کر دیئے گئے ہیں۔ یہ روزانہ کا معمول تھا۔ اور اس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی اور اس معمول پر غور کرنے کے بعد میں اس فیصلے پر پہنچا کہ میرے بھاگنے کا بہترین وقت وہ ہوگا جب کتوں کو راتب دیا جاتا ہے۔

اس طرح مجھے قید خانے سے نکلنے اور دریا تک پہنچنے کے لئے بہت ہی کم وقت حاصل ہوتا تھا۔ راستہ تقریباً ایک میل کا تھا۔ میری صحت بہتر تھی اور میں کافی تیزی سے بھاگ سکتا تھا چھ منٹ مجھے دریا تک پہنچنے کے لئے کافی تھے۔ پیپرمنٹ کو اپنی بو چھپانے کے لئے استعمال کرتے ہوئے مجھے کسی ایسی جگہ پوشیدہ ہونے کی کوشش کرنا تھی جہاں میں دن بھر چھپا بیٹھا رہوں کیونکہ یہ ظاہر تھا۔ کہ پوشیدہ طریقہ پر کسی ٹرین میں چھپ کر آکلینڈ پہنچ جاؤں۔ اگر میں آکلینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں تو پھر مجھے یقین تھا۔ کہ کوئی مجھے نہیں پکڑ سکے گا۔

ایک اور چیز بھی مجھے پریشان کر رہی تھی ۔ زنجیر کا تالا کھولنے میں تو ایک دو منٹ سے زیادہ نہیں لگتے لیکن گیٹ کا قفل کھولنے کے لئے مجھے زیادہ وقت کی ضرورت تھی اور اتنی دیر جبکہ میں گیٹ کا قفل کھول رہا ہوں اگر کوئی قیدی اٹھ جائے تو مصیبت آسکتی تھی تقریباً ہر جیل خانے میں کم سے کم ایک قیدی دوسرے قیدیوں سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اسی طرح فرنٹ وارڈ میں بھی ایک قیدی تھا۔ اس کا نام جو کوانڈ تھا۔ لمبائی میں وہ پانچ فٹ سے زیادہ نہیں تھا مگر چوڑائی میں عام آدمی سے دگنا چوڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بہت سے زخموں کے نشانات تھے جو گذشتہ جھگڑوں اور لڑائیوں کی یادگار تھے۔ اس کی پچکی ہوئی ناک پورے چہرے پر پھیلی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ چمکدار آنکھیں گنی بھووں کے نیچے انگاروں کی طرح دہکتی رہتی تھیں مختصر الفاظ میں وہ بالکل کسی بن مانس سے مشابہ تھا۔ نہ صرف جسمانی اعتبار سے بلکہ ذہنی اور عملی اعتبار سے بھی۔ وہ میری بنچ کے نیچے سوتا تھا۔ اگر میں اسے اپنے ساتھ بھاگنے پر آمادہ کر سکوں تو پھر مجھے امید تھی کہ قید خانے میں کوئی قیدی گیٹ کا قفل کھولتے وقت خطرے کا سبب نہیں بن سکے گا۔ اور یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ کیا میں اس پر اعتبار کر سکتا ہوں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ وہ کسی قیدی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔ کوئی اس کے قریب آنے یا بے تکلف ہونے کی کوشش کرتا تو اسے ایک گھونسا برداشت کرنا پڑتا۔

اسے اپنے پلان کے بارے میں بتانا کوئی مشکل بات نہیں تھی میرے اور اس کے درمیان صرف ایک لوہے کی جالی حائل تھی۔ وہ ہی جالی جو میرا بستر تھی۔ اس کا بچھا ہوا کمبل ہٹا کر میں اس سے سرگوشیوں میں بات کر سکتا تھا۔ میں آدھی رات تک اس کے خراٹوں کی آوازیں سنتا رہا اور اس کے بارے میں سوچتا رہا۔ آخر کار دو بجے کے قریب میں نے تقدیر آزمانے کا

فیصلہ کر ہی لیا۔

میں نے اپنی زنجیر کا تالا کھولا۔ اور بنچ پر بچھا ہوا کمبل ہٹا کر نیچے جو بائنڈ کی طرف دیکھا

" بوائنڈ " میں نے آہستہ سے آواز دی۔

" ہوں " اس کی آواز آئی۔

" بوائنڈ کیا تم سن رہے ہو۔" میں نے پھر کہا۔ " میں ابھی دو منٹ میں یہاں سے فرار ہو رہا ہوں۔ کیا تم میرے ساتھ آنا چاہتے ہو۔"

" فرار ہو رہے ہو۔" بوائنڈ نے بڑے تعجب سے پوچھا۔ " تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے۔"

" میں اپنی زنجیر کا تالا کھول چکا ہوں اور تمہاری زنجیر کا تالا بھی کھول سکتا ہوں "

میں نے جواب دیا۔" میں گیٹ کا قفل بھی کھول سکتا ہوں۔ بتاؤ آزاد ہونا چاہتے ہو یا نہیں۔"

" اور کتے۔؟"

" ہم اس وقت چلیں گے جب بائی فلیٹ انہیں راتب دے رہا ہوگا۔"

" کہاں چلیں گے۔؟"

" دریا کی جانب۔ وہاں سے ریلوے لائن تک پہنچنا آسان ہے۔

" تم میری زنجیر کھول سکتے ہو؟"

" ہاں۔"

" تب پھر پہلے اسے کھول کر دکھاؤ۔"

میں بنچ سے نیچے اتر کر فرش پر کھڑا ہو گیا۔ اندھیرے میں اس کے پیر ٹٹول کر ایک ہاتھ سے زنجیر کا تالا پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سوراخ میں تار داخل کرتے ہوئے میں نے

لے ادھر اُدھر حرکت دی۔ چند منٹ کی کوشش سے تالا کھل گیا۔ میں تالا کھول کر سیدھا کھڑا ہو رہا تھا کہ بوائڈ نے میرا گلا پکڑ لیا۔ اس کی گرفت مجھے کسی آہنی شکنجہ کی طرح سخت محسوس ہو رہی تھی مگر میں نے گلا چھڑانے یا کشمکش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ چند لمحہ اسی طرح گذرے پھر اس نے جس پھرتی سے میرا گلا پکڑا تھا۔ اسی تیزی سے چھوڑ بھی دیا۔

"تم مجھے کسی نئی مصیبت میں پھنسانے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہو۔" وہ غرایا۔

"جہنم میں جاؤ تم۔" میں نے سخت لہجہ میں جواب دیا۔ "اگر تم میرے ساتھ آنا نہیں چاہتے تو میں اکیلا چلا جاؤں گا۔"

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔" آخر اس نے کہا۔

"یہاں سے باہر نکلتے ہی ہم ایک ساتھ دریا کی طرف بھاگیں گے۔" میں بولا۔ "دریا کے کنارے پہنچ کر ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں گے وہ ہمارے پیچھے کتے چھوڑیں گے۔ لیکن اگر ہم دریا تک پہنچ گئے تو پھر کتے بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیا تم تیرنا جانتے ہو۔"

"میری پرواہ مت کرو۔" اس نے جواب دیا۔ "تم گیٹ کا تالا کھول دو۔ پھر میں اپنی حفاظت خود کر لوں گا۔"

میں واپس اپنی بنچ پر جا کر لیٹ گیا۔ کمبل کے نیچے سے آٹے کی تھیلی میں بھرا ہوا پیپرمنٹ نکال کر تھیلی اپنے گریبان میں رکھ لی۔ میں اس پیپرمنٹ میں بوائڈ کو حصہ دار بنانا نہیں چاہتا تھا کتوں سے محفوظ ہونے کے لئے مجھے ایک ایک ہی پیپرمنٹ کی ضرورت تھی۔ وقت بڑی سست رفتاری سے گذرتا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے کتوں کی غرانے کی آوازیں سنیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ اب عمل کا وقت آ گیا ہے میں بنچ سے نیچے اترا۔ بوائڈ پہلے ہی فرش پر پہنچ چکا تھا۔

"خیال رکھنا جب تک میں گیٹ کا تالا کھولوں کوئی قیدی شور نہ مچا دے۔" میں نے بوائنڈ سے کہا۔

"پرواہ مت کرو۔ کسی نے آواز بھی نکالی تو میں اس کا خون پی جاؤں گا۔" بوائنڈ نے جواب دیا۔

"اے۔" اس نے پکارا۔ "تم کہاں جا رہے ہو۔" مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا بوائنڈ کا طاقتور گھونسا اس کے منہ پر پڑا اور وہ اپنی بنچ پر اُلٹ گیا۔ بوائنڈ نے چاروں طرف دیکھا۔

"کوئی اور ہے جسے اپنا منہ تڑوانے کی خواہش ہے؟" اس نے للکارا۔

اس وقت تک سارے ہی قیدی سر اٹھائے ہمیں اپنی خوفزدہ آنکھوں سے دیکھ رہے تھے مگر پھر کسی نے آواز نکالنے کی ہمت نہیں کی۔ میں گیٹ کے تالے پر جھک گیا۔ قسمت یاور معلوم ہوتی تھی۔ گیٹ کا قفل اس سے کہیں زیادہ آسان ثابت ہوا۔ جتنا کہ میرا اندازہ تھا۔ چند منٹ میں میں اسے کھول کر ایک طرف ڈال چکا تھا۔

"چلو بھاگو۔" میں نے بوائنڈ سے کہا۔ اور گیٹ سے باہر آ گیا۔

میرے داہنے ہاتھ کی جانب کتوں کا کٹہرہ تھا۔ میں نے بائی فلیٹ کو دیکھا۔ وہ میری طرف سے پشت کئے کتوں کو دیکھ رہا تھا۔ میں اور بوائنڈ دریا کا رخ کر کے بھاگ نکلے۔ بوائنڈ کے لئے اپنے بھاری بھرکم جسم کے ساتھ بھاگنا بڑا مشکل تھا وہ میرے پیچھے آ رہا تھا۔ اور ہر لمحہ مزید پیچھے ہوتا جا رہا تھا۔ میں اس طرح جان توڑ کر دوڑ رہا تھا جس طرح زندگی میں کبھی نہیں دوڑا تھا۔ جلد ہی دریا کا کنارہ نظر آنے لگا۔

اور پھر اس وقت میں نے ایک فائر کی آواز سنی۔ میں ایک ثانیہ کے لئے رکا اور پلٹ کر دیکھا۔ بائی فلیٹ ہاتھ میں ۴۵ بور کا ریوالور لئے بھاگتا چلا آ رہا تھا۔ اس نے دوبارہ فائر کیا۔

میں نے لوانڈ کے بائیں ہاتھ کی جانب زمین پر تھوڑی سی خاک اڑتے دیکھی۔ لوانڈ نے اپنی رفتار کچھ اور تیز کی۔ مگر ظاہر ہے کہ اس سے بھاگا نہیں جا رہا تھا۔ وہ مجھ سے تقریباً دو سو گز پیچھے رہ گیا تھا۔ اچانک وسل تیز آواز میں چیخنے لگی۔ میں نے سمجھ لیا کہ اب چند منٹ میں باقی گارڈ بھی ہمارے تعاقب میں دوڑ پڑیں گے۔

مگر اب میں دریا کے کنارے پہنچ چکا تھا۔ اور کنارے کنارے اگی ہوئی گنجان جھاڑیاں مجھے اپنی پناہ میں لینے کے لئے تیار تھیں۔ میں دریا کے کنارے کنارے کوئی سو گز آگے دوڑتا چلا گیا اور پھر ایک اونچی سی گھنی جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا۔ تھوڑی دیر میں لوانڈ بھی آ پہنچا۔

"اے" اس نے آواز دی۔ "تم کہاں ہو۔" اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ میں خاموش رہا۔ میں اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا تھا۔ علیحدہ ہونے کی صورت میں تلاش کرنے والے گارڈز کا بھی دو ٹکڑوں میں بٹنا ضروری تھا۔ اور اس طرح کم سے کم آدھے گارڈز سے میرا پیچھا چھوٹ سکتا تھا لوانڈ نے ایک مرتبہ پھر مجھے ادھر ادھر دیکھا اور پھر دریا میں کود کر تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف تیرنے لگا۔

میں نے پیپرمنٹ کی تھیلی نکالی۔ اور اپنی پتلون کے لٹکے ہوئے پائنچوں میں بھر لی۔ کچھ دور تک پیدل چلا۔ اور جب مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اب لوانڈ مجھے نہیں دیکھ سکتا تو تیزی سے بھاگنے لگا۔ میں دریا کے کنارے کنارے جھاڑیوں کی آڑ لئے ہوئے بھاگ رہا تھا۔ کافی دور نکل کر میں نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی گارڈز گھوڑوں پر سوار ہو کر ہماری تلاش میں نکل پڑے تھے۔ یہ وقت تھا کہ میں اپنے چھپنے کی کوئی بہترین سی جگہ تلاش کر کے وہاں بیٹھ جاؤں۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ چند گز آگے دریا کی جانب کچھ جھاڑیاں دہری اگی ہوئی تھیں۔ میں جلدی سے آگے بڑھا اور ان کے درمیان گھس کر اوندھے منہ زمین پر لیٹ گیا۔ میرا دل زور زور سے

دھڑک رہا تھا۔ سانس بے قابو تھی۔ اور جسم پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز اب بہت قریب محسوس ہو رہی تھی اچانک ایک گارڈ چلایا۔

"میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔" اس نے کہا۔ اور پھر فوراً ہی رائفل چلنے کی آواز آئی۔ گارڈ نے اپنے گھوڑے دریا میں اتار دیئے تھے۔ اس کے بعد لگاتار فائروں کی آوازیں آتی رہیں۔ میں نے دریا کی جانب والی جھاڑی کی ایک شاخ ہٹا کر دیکھا ایک گارڈ سب سے آگے جا رہا تھا۔ اسی وقت لوائنڈ نے پانی کی سطح سے سر ابھارا اور دیوانہ وار ہاتھ پاؤں چلاتے ہوئے تیرنے لگا۔ بدقسمتی سے اس نے اپنا رخ تبدیل کر دیا تھا۔ اور اب وہ اس طرف آ رہا تھا۔ جہاں میں چھپا بیٹھا تھا۔ ایک گارڈ جو کنارے کے زیادہ قریب تھا۔ جلدی سے پانی سے باہر آیا۔ اور زمین پر گھٹنے ٹیکتے ہوئے اس نے لوائنڈ کی طرف رائفل کا رخ کر کے فائر کر دیا۔ لوائنڈ نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ کہ فوراً غوطہ مار کر پانی میں چلا گیا۔ رائفل کی گولی پانی میں ٹھیک اسی طرف پڑی جہاں ایک ثانیہ پہلے لوائنڈ کا سر تھا۔ فوراً ہی ایک اور گارڈ اپنے گھوڑے پر بیٹھا نمودار ہوا۔

"وہ اس طرف تیر رہا ہے۔" پہلے گارڈ نے کہا۔ "تم اس کے پیچھے جاؤ۔ میں یہاں سے نظر رکھتا ہوں۔"

گھوڑے پر سوار گارڈ پانی میں آگے کی جانب بڑھنے لگا۔ اسی لمحہ لوائنڈ نے پھر ایک لمحہ کے لئے سر ابھارا۔ اس وقت وہ دریا کے وسط میں پہنچ چکا تھا۔ گارڈ نے اسے دیکھ لیا۔ اور گھوڑے کا رخ موڑ کر اس کی طرف چلا۔ مگر لوائنڈ نے پھر غوطہ مارا اور پانی میں چلا گیا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ گارڈ جلد ہی اسے پکڑ لے گا۔ شاید یہ بات خود لوائنڈ نے بھی محسوس کر لی تھی۔ مجھے تسلیم کرنا پڑا۔ کہ لوائنڈ ایک بہترین تیراک اور بہترین غوطہ خور ہے۔ وہ اندر اندر تیرتا ہوا گارڈ کے پیچھے جا نکلا گارڈ نے اسے نہیں دیکھا۔ لیکن کنارے والا گارڈ اسے دیکھتے ہی چیخا۔ لوائنڈ گھوڑ سوار گارڈ کے

اتنے قریب تھا۔ کہ کنارے والا گارڈ گولی چلانے کی ہمت نہ کر سکا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ گھوڑ سوار گارڈ گھوم کر اپنی رائفل کا کندہ لوانڈ کے سر پہ مار سکے لوانڈ نے کسی چیتے کی طرح جست مار کر گارڈ کی کلائی پکڑ لی۔ اور اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا۔ پانی میں لے گیا۔ جس جگہ دونوں دریا میں غائب ہوئے تھے۔ وہاں پانی کے اندر کشمکش ہوتی ہوئی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ مگر لوانڈ جیسے گوریلے کی گرفت سے نکلنا گارڈ کے بس میں ممکن نہیں تھا۔ چند لمحوں کے بعد لوانڈ تنہا پانی کی سطح پر ظاہر ہوا۔ اس مرتبہ وہ اس طرح ابھرا تھا۔ کہ گھوڑ سوار گارڈ کا گھوڑا اس کے اور کنارے پر کھڑے ہوئے گارڈ کے درمیان آڑ بن گیا تھا لوانڈ اس آڑ کو قائم رکھتے ہوئے گھوڑے کی رکاب پکڑ کر دریا کے بہاؤ کے ساتھ تیرنے لگا۔

کنارے پر کھڑا ہوا گارڈ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا مگر پھر یہ دیکھتے ہوئے کہ اس طرح تو لوانڈ بچ کر نکل جائے گا۔ وہ جلدی سے اپنے گھوڑے پہ سوار ہوا لوانڈ کے پیچھے چلا۔ لوانڈ تیرتا ہوا اس جھاڑی کے قریب سے گذرا جہاں میں چھپا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اسے گھوڑے کو قابو میں کرنے میں کافی مشکل پیش آ رہی ہے۔ دوسرا گارڈ تیزی سے اس کے قریب آ رہا تھا۔ مگر وہ اب بھی رائفل سے فائر کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ اچانک لوانڈ نے گھوڑے کی رکاب چھوڑ دی۔ اور غوطہ مار کر پانی میں غائب ہو گیا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ وہ اس گارڈ پر بھی اپنی پہلی ترکیب آزمانا چاہتا ہے۔

مگر اس مرتبہ اس نے اندازہ لگانے میں غلطی کی۔ وہ عین اس کے سامنے جا نکلا۔ گارڈ ہوشیار تھا ابھی لوانڈ اپنی آنکھوں سے پانی صاف کر رہا تھا۔ کہ گارڈ نے رائفل کا کندہ اس کے سر پر دے مارا۔ لوانڈ پانی میں غائب ہو گیا۔ جہاں وہ نیچے گیا تھا۔ وہاں کا پانی سرخ ہونے لگا۔ گارڈ فوراً واپس مڑا۔ اور اس جگہ سے بہت قریب جہاں میں چھپا ہوا تھا کنارے پر آ کر لوانڈ کے

پانی سے ابھرنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہوا ٹڈا ابھرا مگر اس طرح کہ اس کا جسم پانی کی سطح پر اوندھا پڑا تھا۔ ہاتھ پیروں میں کوئی حرکت نہیں تھی۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ گارڈ کی ضرب کھا کر وہ پانی میں گیا اور پھر ڈوب کر مر گیا۔

اس وقت تک دوسرا خالی گھوڑا بھی کنارے پر آ گیا۔ گارڈ نے اس کی لگام پکڑ لی اور پھر اپنے ساتھی کی لاش کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ پہلے گارڈ کی لاش کنارے کی جانب کافی دور جا کر ابھری تھی۔ گارڈ نے بڑا سا منہ بنایا۔ اور دوسرے گھوڑے کی لگام پکڑے جیل خانے کی طرف واپس لوٹ گیا۔

جب وہ کافی دور چلا گیا تو میں اپنی پناہ گاہ سے باہر نکلا۔ میں سوچ رہا تھا۔ وہ جلد ہی دونوں لاشوں کو دریا سے نکال لیں گے۔ اور پھر بائی فلیٹ اور کچھ گھوڑ سوار گارڈ میری تلاش میں نکلیں گے اس مرتبہ ان کے ساتھ کتے بھی ہونگے۔ اتنا ہی نہیں ریاست کے ہر شہر اور ہر شہر کے ہر پولیس والے کو میرے فرار کی خبر مل جائے گی۔ پھر پولیس ہر طرف میری تلاش میں ہوگی ابھی میری آزادی خطرے میں ہے اور اسے محفوظ بنانے کے لئے ابھی مجھے ایک طویل جد و جہد کرنا ہے۔ بشرطیکہ تقدیر مجھے آزاد دیکھنا چاہتی ہو۔ پیپر منٹ کی تھیلی سنبھالے ہوئے میں نے پھر بھاگنا شروع کر دیا میرے بھاگنے کے ساتھ ہی پتلون کے پائنچوں سے پیپر منٹ نکل نکل کر زمین پر گرتا جا رہا تھا۔ پائنچے خالی ہو جاتے تو میں ان میں مزید پیپر منٹ بھر دیتا۔

دو میل تک کنارے کنارے آگے بڑھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ اب دریا عبور کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ریلوے لائن دریا کے دوسرے کنارے کی طرف تقریباً سولہ میل کے فاصلے پر واقع تھی۔ میں نے اپنی پتلون اتار لی۔ اس کے اندر پیپر منٹ کی تھیلی رکھتے ہوئے اس کا بنڈل سا بنا لیا اور اپنی پیٹی سے کس کر گردن میں لٹکا لیا۔ اور پھر دریا میں کود گیا۔

تیسرا باب

(۱)

سہ پہر کے چار بجکر دس منٹ پر میں ہائی وے روڈ کے کنارے ایک چھوٹی سی پہاڑی پر ایک درخت کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ میں نے کافی فاصلہ طے کر لیا تھا۔ اور ابھی تک تعاقب کرنے والوں سے کوئی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ ریلوے اسٹیشن یہاں سے پانچ میل دور تھا۔ یہ پانچ میل کا فاصلہ کھلے میدان کا تھا۔ اس لئے میں دن کی روشنی میں طے کرنے کی ہمت نہیں کر سکا۔ پہاڑی کی اونچائی سے میں دیکھ رہا تھا۔ کہ کچھ فاصلے پر ہائی وے روڈ کے کنارے ایک فارم ہاؤس بنا ہوا ہے فارم ہاؤس کی اصل عمارت کے علاوہ وہاں تین بڑے شیڈ ایک کھلیان بھی نظر آ رہا تھا۔ میں نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی لیکن پھر میں نے فارم ہاؤس سے ایک لڑکی کو باہر نکلتے دیکھا وہ تربوزوں کی دو ٹوکریاں اٹھائے شیڈ کی طرف جا رہی تھی اتنی دور سے مجھے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ کیسی ہے۔ اور نہ مجھے اس کی پرواہ تھی، مگر تربوزوں کو دیکھ کر البتہ میری بھوک جاگ اٹھی تھی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ رات ہونے پر ان تربوزوں کی دعوت اڑے گی۔

ہائی وے پر ٹریفک کا ہجوم تھا۔ زیادہ تر ٹرک تھے۔ جو کہ آس پاس کے فارم ہاؤسوں سے تربوز بھر بھر کر آکلینڈ لئے جا رہے تھے۔ کبھی کبھی کوئی ٹریفک پولیس کا کانسٹیبل بھی اپنی موٹر سائیکل پھٹ پھٹاتا ہوا ادھر جاتا تھا۔ وقت آہستہ رفتاری سے گذرتا گیا۔ چھ بجے میں نے فارم ہاؤس تک جانے والی کچی سڑک پر ایک ٹرک کو جاتے دیکھا وہ ایک شیڈ کے قریب

جا کر رک گیا۔ وہ ہی لڑکی فارم ہاؤس سے باہر آئی۔ ٹرک سے دو آدمی اترے ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر۔ پھر وہ سب فارم ہاؤس میں چلے گئے۔

دو گھنٹے اور گذر گئے۔ سورج غروب ہو گیا۔ ستارے نکل آئے۔ ٹریفک کم ہوتے ہوتے تقریباً ختم ہو گیا۔ کوئی کانسٹیبل بھی بڑی دیر سے نظر نہیں آیا تھا۔ میں پہاڑی سے نیچے آیا اور کچی سڑک پر چلتے ہوئے فارم ہاؤس تک پہنچ گیا۔ گیٹ بند تھا چنانچہ مجھے اس پر چڑھ کر دوسری طرف کودنا پڑا۔ میں بالکل کنارے والے شیڈ کی طرف گیا۔ ہر طرف سناٹا اور تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ میں اندر گھس گیا۔ میرے پاس کوئی چاقو تو تھا نہیں اس لئے ایک تربوز اٹھا کر ہاتھوں سے توڑا اور کھانا شروع کر دیا۔ پیٹ بھرا تو دن بھر کی تھکان عود کر آئی۔ آنکھیں نیند سے بند ہونے لگیں میں نے کچھ دیر آرام کر کے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ تربوزوں کے ایک بڑے ڈھیر کی آڑ میں چھپ کر میں زمین پر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

اچانک میری آنکھ کھل گئی شیڈ کے کھلے ہوئے دروازے سے میں نے دیکھا کہ دن کی روشنی پھیل گئی ہے۔ میرا دل خوف سے لرز اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کچھ دیر کے بجائے میں آٹھ دس گھنٹے سوتا رہا ہوں۔ میرے کانوں پر ہائی وے پر گذرنے والے ٹریفک کی آوازیں آرہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ اب میں ریلوے اسٹیشن نہیں جا سکتا تھا۔ مجبوراً وہیں تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھا رہا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد میں نے کل شام والے دو آدمیوں کو فارم ہاؤس سے نکلتے دیکھا۔ لڑکی بھی ان کے ساتھ تھی۔ لڑکی کو میں نے دیکھا۔ کہ زیادہ سے زیادہ سولہ سترہ سال کی رہی ہوگی۔ خوبصورت نہ ہونے کے باوجود جاذب نظر تھی۔ خاص طور سے اس وقت جب وہ مسکراتی تھی تو بہت اچھی لگتی تھی۔

ان دونوں کے جانے کے بعد لڑکی دوبارہ فارم ہاؤس میں چلی گئی۔ میں نے پھر

کچھ تربوز کھائے۔ اور شام کا انتظار کرنے لگا۔ دو گھنٹے خیریت سے گذر گئے اچانک میں نے شیڈ میں کسی کے قدموں کی آواز سنی۔ جھانک کر دیکھا۔ پتہ نہیں لڑکی کس وقت شیڈ میں آگئی تھی۔ اور اب تربوزوں کو سائز کے اعتبار سے چھانٹ کر الگ الگ کر رہی تھی میں نے دیکھا۔ کہ کام کرتے کرتے لڑکی کے ہاتھوں کی رفتار کچھ سست پڑی۔ پھر ایک دم رک گئی۔ جیسے کچھ سننے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کے چہرے سے خوف ظاہر ہونے لگا۔ یقیناً اس نے میری موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ اگر میں نے جلد ہی کچھ نہیں کیا۔ تو یہ چیختی ہوئی شیڈ سے باہر نکل بھاگے گی۔

" ڈرو نہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ اور تربوزوں کے ڈھیر کی آڑ سے نکل کر اس کے سامنے آگیا۔

اس نے اپنی خوفزدہ آنکھوں سے مجھے دیکھا۔ چہرہ کچھ اور بھی سفید پڑ گیا۔ منہ کھلا مگر کوئی آواز نہیں نکلی۔

" میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔" میں نے پھر کہا۔

اب وہ پیچھے ہٹنے لگی تھی۔ یہاں تک کہ شیڈ کی دیوار سے جا لگی۔

" میرے قریب مت آنا۔" وہ گھبرا کر بولی۔

" مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں ڈرا دیا۔" میں نے کہا۔ " میں فرن ورتھ سے بھاگا ہوا ایک قیدی ہوں۔ کیا تم میری مدد نہیں کرو گی۔ میں بھوکا بھی ہوں اور مجھے کچھ کپڑوں کی بھی ضرورت ہے

" مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" لڑکی اب آہستہ آہستہ اپنے خوف پر غالب آتی جا رہی تھی

" مجھے بہت زور کی بھوک لگی تھی۔ کل رات میں یہاں تربوز کھانے کے خیال سے آیا

تھا. مگر پھر اپنی حماقت سے پڑ کر سو گیا. میں نے جواب دیا۔ " مگر تم اطمینان رکھو جیسے ہی شام ہو گی میں چلا جاؤں گا. میرا ارادہ ریلوے اسٹیشن جانے کا ہے۔"

" مگر وہاں پولیس نگرانی کر رہی ہے۔" لڑکی نے کہا. اور میں نے سمجھ لیا۔ کہ وہ میری ہمدردی میں سوچ رہی ہے۔" میں نے کل رات ریڈیو پر تمہارے فرار کی خبر سنی تھی۔ خبر میں یہ ہی بتایا گیا تھا۔ کہ پولیس ریلوے اسٹیشن پر نگرانی کر رہی ہے۔"

" تب پھر مجھے کوئی اور راستہ اختیار کرنا پڑے گا" میں نے کہا۔" مگر میں اپنی وجہ سے تمہیں کسی پریشانی میں نہیں ڈالوں گا. لیکن اگر تم میری مدد کرو۔ تو شاید میں اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جاؤں۔"

" میں نے فرن درمتھ کے جیل خانے کے بارے میں پڑھا ہے۔" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔" میں ضرور تمہاری مدد کروں گی۔"

لڑکی واپس فارم ہاؤس میں گئی ۔ اور جب واپس آئی تو ایک گرم پانی کی بالٹی ایک تولیہ، ایک صابن، سیفٹی ریزر اور کچھ کپڑے اس کے ساتھ تھے ۔

" جب تک تم شیو کر کے نہاؤ۔ میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔" اس نے کہا اور دوبارہ واپس لوٹ گئی۔

بیس منٹ کے بعد جب وہ ایک ٹرے میں چھ انڈوں کا آملیٹ اور چار گوشت کے پارچے اور کافی لے کر واپس آئی تو میں شیو اور غسل کر کے اس کے لائے ہوئے کپڑے پہن چکا تھا. یہ کپڑے شاید اس کے بھائی کے تھے . . . جو کچھ پرانے بھی تھے. اور تنگ بھی. مگر یہ وقت ایسی باتوں پر غور کرنے کا نہیں تھا. جب میں کھانا کھانے لگا. تو مجھے محسوس ہوا کہ وہ مجھے کچھ عجیب انداز سے دیکھ رہی ہے.

"تم وہاں سے کیسے بھاگے؟" اس نے پوچھا۔ "میں نے تو سُنا تھا کہ فرن ووتھ کے جیل خانے سے کوئی قیدی بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

جواب میں میں نے اسے اپنی پوری داستان سُنادی۔ سب کچھ۔ یہ بھی کہ میں نے کس طرح رائے کو بچانے کی خاطر اپنی زبان بند کر لی تھی۔ اس نے بڑی توجہ سے میری باتیں سنیں۔ دوسری طرف میں بھی اتنے دن کے بعد اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر کے اطمینان محسوس کر رہا تھا۔

"اب صورت یہ ہے۔" میں نے آخر میں کہا۔ "اگر میں دوبارہ پکڑا جاتا ہوں تو وہ مجھے مار مار کر زندہ درگور کر دیں گے۔ لیکن میں اپنی گرفتاری پر موت کو ترجیح دونگا۔"

اگر تم کہو تو میں تمہارے آکلینڈ پہنچنے کا انتظام کر سکتی ہوں۔" لڑکی نے کہا۔

"میں خود بھی تو وہیں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "مگر تم یہ کس طرح کرو گی۔"

"ابھی ایک گھنٹے میں یہاں ایک ٹرک یہ تربوز لینے آئے گا۔" اس نے بتایا۔ "اس کا ڈرائیور ولیم نام کا ایک لڑکا ہے۔ جب وہ ٹرک میں تربوزوں کے کریٹ رکھ چکے تو تم ٹرک میں چھپ جانا۔ وہ یہاں سے سیدھا آکلینڈ مارکٹ جاتا ہے۔ تم وہاں کہیں بھی موقع دیکھ کر ٹرک سے اتر سکتے ہو۔"

چنانچہ میں اسی طرح آکلینڈ پہنچا۔ لڑکی نے ٹرک آنے سے پہلے مجھے پانچ ڈالر بھی دیئے جو اس کی کل کائنات تھی۔ اس کے علاوہ سگرٹ کے دو پیکٹ بھی اس نے میری جیب میں ڈال دیئے۔ اس نے خبردار بھی کر دیا تھا۔ کہ مجھے صرف چند گھنٹوں کی مہلت حاصل ہے جب اس کا بھائی واپس آکر اپنے کپڑے غائب پائے گا۔ تو اسے اپنے بھائی کو بتانا پڑے گا۔

کہ وہ کپڑے مجھے دے چکا ہے۔ اس لئے مجھے جلد سے جلد آکلینڈ سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہئیے
میں نے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہا۔ مگر اس نے کہا۔ کہ اسے میرے شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں
ہے۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا۔ تو وہ اسے فرن ورتھ جیسے جیل خانے میں کبھی واپس نہیں جانے
دیتا۔

اور پھر جب میں ٹرک میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور ٹرک کچی سڑک پر ہائی وے کی طرف
بڑھا تو میں نے کریٹوں کے درمیان سے جھانکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا وہ فارم ہاؤس کے
سامنے اپنی نیلی چست پتلون اور سفید کاؤبوائے شرٹ میں بڑی پیاری لگ رہی تھی۔ جب
ٹرک ہائی وے پر گھوما تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر مجھے الوداع کہی۔ اس نے میرے ذہن
پر اپنے گہرے تاثرات چھوڑے تھے۔ ایسا نقش، ایسی تصویر قائم کی تھی۔ جسے میں اپنی باقی
زندگی میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا تھا۔

---

(۲)

فرن ورتھ سے اپنے فرار کے پانچویں دن میں لٹل کریک پہنچ گیا جو کہ آکلینڈ سے
تقریباً ایک ہزار میل دور ہے اور یہ ایک ہزار میل جو میں نے اپنے اور آکلینڈ کے درمیان
حائل کئے تھے۔ تقدیر کی مہربانی سے کچھ زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوئے تھے۔ اتفاق سے
میں آکلینڈ ریلوے اسٹیشن پر رات کی تاریکی میں جس مال گاڑی میں سوار ہوا تھا۔ وہ طویل ترین
سفر پر جا رہی تھی۔ لیکن سفر محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان کن بھی ثابت ہوا۔ اور وہ اس
لئے کہ ٹرین کو ریگستانی علاقے سے گذرنا تھا۔ جہاں نہ صرف گرمی اور دھوپ میں جلنا پڑا۔
بلکہ کھانے پینے کا کوئی سامان بھی میسر نہیں آسکا۔ نتیجہ یہ کہ جب آخر کار میں گھنٹے بعد میں

ٹنل کریک کے اسٹیشن پر اترا ہوں۔ تو خود اپنے زندہ پہنچ جانے پر متعجب تھا
میرے پاس ابھی اس لڑکی کے دیئے ہوئے پانچ ڈالروں میں سے ڈیڑھ ڈالر باقی تھا
میں اسنیک بار میں پہنچا۔ اور معمولی سے کھانے کا آرڈر دیا۔ میری ظاہری حالت یہ تھی کہ دو
دن کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ ریت سے تمام جسم بھرا ہوا تھا۔ کپڑے جو اس لڑکی نے دیئے میلے ہو
چکے تھے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس شہر میں یہ کوئی قابل توجہ بات نہیں تھی۔ کیونکہ وہ
خود گندہ اور غلیظ تھا۔ کھانا کھاتے ہوئے میں اپنے آئندہ قدم پر غور کر رہا تھا۔ اگر میں پہاڑ
کے دوسری طرف ٹروپیکا اسپرنگ تک پہنچ جاؤں۔ تب فرن ورتھ سے اتنی دور ہو جاؤں
گا۔ کہ پھر اس بات کا اطمینان ہو جائے گا۔ کہ اب شاید دوبارہ اس دوزخ کی سیر نہ کرنا پڑے۔
ٹنل کریک ریگستانی علاقہ کا آخری اسٹیشن تھا۔ اس سے کوئی دو سو میل کے فاصلے
پر ٹروپیکا واقع تھا۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے کسی ٹرک یا کار کو ہی ذریعہ بنایا جا سکتا تھا۔ مگر
اپنی موجودہ ہیبت کذائی میں مجھے امید نہیں تھی کہ کوئی کار والا مجھے لفٹ دینے پر آمادہ ہوگا
اس لئے کسی ٹرک ڈرائیور کی خوشامد ہی کرنا پڑے گی۔ اسنیک بار کا مالک خوش مزاج انسان
معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ٹروپیکا پہنچنے کے لئے کسی ٹرک میں لفٹ وغیرہ ملنے کا
کوئی امکان ہے یا نہیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اگرچہ یہاں سے درجنوں ٹرک گذرتے ہیں۔" اس نے بتایا۔ "مگر میں نے کسی کو رکتے
نہیں دیکھا۔ تمہارے لئے بہترین صورت یہ ہو گی۔ کہ تم کسی طرح پوائنٹ آف نوریٹرن تک پہنچ
جاؤ۔ وہاں سارے ہی ٹرک والے پیٹرول لینے اور کھانا وغیرہ کھانے کے لئے رکتے ہیں شاید
کوئی تمہیں پہاڑ کے دوسری طرف لے جانے پر تیار ہو جائے۔"

"پوائنٹ آف نوریٹرن؟" میں نے دہرایا۔ "یہ کہاں ہے؟ اور کیا ہے؟"

"وہاں کارل جینس رہتا ہے۔" اسینک بار کے مالک نے بتایا۔" اور اس سے پہلے اس کا باپ رہتا تھا۔ اس نے ایک پٹرول پمپ اور ایک اسینک بار کھول رکھا ہے چونکہ اس کے بعد اگلے ایک سو ساٹھ میل تک نہ کوئی پٹرول پمپ ہے اور نہ کھانے پینے کی جگہ اس لئے پہاڑ پر جانے والے عموماً وہاں رک کر آگے بڑھتے ہیں۔"

"یہاں سے کتنی دور ہے۔"

"پچاس میل۔"

"اور کیا مجھے پچاس میل تک پیدل جانا پڑے گا۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ مسکرایا" تمہاری قسمت اچھی ہے۔ مسٹر جینس ابھی کچھ دیر میں یہاں آنے والے ہیں۔ وہ ہر دوسرے تیسرے مہینے یہاں اسکریپ میٹل خریدنے آتے ہیں۔ بہت شریف آدمی ہیں۔ اگر تم ان سے کہو گے تو ضرور اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

تقریباً بیس منٹ کے بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی بار میں داخل ہو کر کاؤنٹر کی طرف آیا۔

"لانا مالک ذرا جلدی سے مجھے ایک کافی دینا۔ میں آج ذرا جلدی واپس جانا چاہتا ہوں۔"

"بہت اچھا مسٹر جینس" بار کے مالک نے کہا اور معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ اسی کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ میں نے جینس کو غور سے دیکھا اس کا قد اندازاً چھ فٹ چار انچ معلوم ہوتا تھا۔ اور چوڑا اتنا تھا۔ کہ دو آدمی اس کی آڑ میں چھپ سکتے تھے۔ اس کا چہرہ چوڑا اور خدوخال ہنس مکھ تھے۔ یہ ایک شریف اور مہربان

دل آدمی کا چہرہ ہی ہو سکتا ہے۔ عمر تقریباً پچپن سال معلوم ہوتی تھی۔ بار کے مالک نے کافی دیتے ہوئے جینسن سے میرا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ میں پہاڑ کے دوسری طرف جانا چاہتا ہوں۔ اور کیا وہ برائے مہربانی اپنے ساتھ مجھے پوائنٹ آف نورتھرن تک لے جائے گا۔ جہاں سے کوئی ٹرک پکڑ لوں گا۔

جینسن نے گھوم کر میری طرف دیکھا۔

"بڑی خوشی سے۔" اس نے جواب دیا۔ "مگر مجھے امید نہیں کہ کوئی ٹرک ڈرائیور تمہیں پہاڑ کے دوسری طرف لے جانے پر آمادہ ہو سکے۔ انہیں مسافروں کو بٹھانے کی اجازت نہیں ہوتی۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ہم نے ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام جیک ہیمور ہے۔" میں نے جو پہلا نام ذہن میں آیا بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ٹروپیکا جانا چاہتے ہو۔"

"جی ہاں" میں نے جواب دیا۔

اس نے اپنی کافی ختم کی اور بار کے مالک سے ہاتھ ملا کر باہر آگیا میں بھی اس کے ساتھ تھا۔ جینسن کا بھاری بھرکم دس ٹن والا ٹرک اسکریپ میٹل سے بھرا ہوا تھا۔ اس میں زنگ آلود لوہے کے پلنگ، پائپ کے ٹکڑے، سلاخیں۔ بولٹ، کھیتی باڑی کی ٹوٹی ہوئی مشینیں وغیرہ شامل تھیں۔

جب تک ٹرک شہر سے باہر نہیں آگیا۔ ہم دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ پھر جینسن نے مجھے ایک سگرٹ آفر کیا۔

"کیا تم پہلی مرتبہ وہاں جا رہے ہو۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"کہاں سے آئے ہو؟"

"آکلینڈ سے!"

"بڑی دور سے آئے ہو۔ مجھے کبھی وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کیسا شہر ہے؟"

"اچھا ہے!"

"تم مجھے مضافات کے رہنے والے معلوم نہیں ہوتے۔" اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کام کیا کرتے ہو؟"

"تالے چابی بنانے کا کام کرتا ہوں۔ یہ میرا آبائی پیشہ ہے۔"

"تالے چابیاں" اس نے دہرایا۔ "کچھ لوہے کا کام بھی جانتے ہو۔"

"کیوں نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "جب تالے چابی کا کام مندا ہوتا ہے تو سیف بنانے کا کام کرتا ہوں اور سیف بنانے کے لئے لوہے کے کام سے واقف ہونا ضروری ہے۔"

"کچھ کار کے انجن کے بارے میں بھی تجربہ ہے۔"

"بس یونہی تھوڑا سا ہے!" میں نے جواب دیا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ آخر اس کے ان سوالات کا کیا مقصد ہے۔ "میں انجن کھول کر اسے دوبارہ بند کر سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیڈی کی کار کے لئے سلنڈر ہیڈ بھی بنایا تھا۔"

"اگر تم یہ کر سکتے ہو۔" اس نے مجھے دوبارہ دیکھتے ہوئے کہا۔ "تو تم کاروں کے بارے میں بہت کچھ کر سکتے ہو۔"

میں اب اس کے سوالات سے بور ہونے لگا تھا۔ اس لئے کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا

"کیا وہاں تمہیں کوئی ملازمت مل گئی ہے۔" جیکسن نے پوچھا۔ "میرا مطلب ہے کہ اگر تم کسی

نوکری کی تلاش میں ہو تو میں بھی تمہیں کچھ کام دے سکتا ہوں۔"

"کیسی نوکری؟" میں نے کچھ حیرت سے پوچھا۔

"مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو لوہے کا کام جانتا ہو۔ اور کاروں کی مرمت کر لیتا ہو۔" جینس نے جواب دیا۔ "گذشتہ دو سال سے مجھے اور لولا۔ یہ میری بیوی کا نام ہے۔ کو بہت محنت کرنا پڑ رہی ہے۔ میں نے اس سال فیصلہ کر لیا تھا کہ میں کسی آدمی کو ضرور رکھوں گا۔ تم مجھے اپنے کام کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ وہ جگہ بالکل سنسان اور غیر آباد ہے اور تمہیں رات کی ڈیوٹی سنبھالنا ہوگی۔ قریب ترین قصبہ وینٹورہ کا ہے جو کہ بیس میل دور ہے مگر تمہیں کھانا بڑا مزیدار ملے گا۔ لولا بہت عمدہ کھانا پکانا جانتی ہے وہ اٹلی کی رہنے والی ہے۔ تمہیں اٹلی کے کھانے تو پسند ہوں گے۔"

"تمہیں رہنے کے لئے ایک علیحدہ کیبن دے دوں گا۔ جہاں ریڈیو بھی ہے۔ اور میرے پاس ایک فالتو ٹی وی سیٹ ہے وہ بھی تم لے لینا۔" جینس نے پر امید نظروں سے میری طرف دیکھا۔ اس کے علاوہ تمہیں چالیس ڈالر ماہانہ تنخواہ بھی ملے گی۔ اور چونکہ کھانا پینا تمہارا ہمارے ذمہ ہوگا۔ اس لئے تم یہ رقم آسانی سے پس انداز کر سکتے ہو۔"

مجھے چند سیکنڈ سے زیادہ فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگی۔ یہ ایک بہترین موقع تھا اگر جینس سے نہ نبھ سکی تب بھی ایک دو ماہ کام کر کے۔ اور کچھ رقم بچا کر میں کہیں اور جا سکتا تھا۔

"اچھی بات ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "کم سے کم آزما کر دیکھنے میں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔"

"بس تو برخوردار سمجھو کہ تم ملازم ہو گئے۔" جینس نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

چوتھا باب

(۱)

پوائنٹ آف نوریٹرن ایک چھوٹے سے بنگلے۔ دو چھوٹے اور ایک بڑے شیڈ، تین پٹرول پمپوں اور سڑک کے دوسری جانب ایک کیبن پر مشتمل جگہ کا نام تھا۔ تمام عمارتوں پر ہلکا نیلا رنگ کیا ہوا تھا۔ جینسن نے مجھے اشارہ سے بتایا کہ سڑک کے دوسری جانب بنا ہوا کیبن میرا ہوگا۔ اس نے بتایا کہ یہ اس کے والد نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ اور خود اسکی پیدائش وہیں ہوئی تھی۔ اور یہ کہ وہ بڑا خوش قسمت ہے کہ ایسے تنہا مقام پر رہتے ہوئے اسے ایک بڑی سلیقہ مند اور محنت پسند بیوی مل گئی ہے وہ اگر نہ ہوتی تو وہ کبھی اپنی بزنس میں اتنی ترقی نہیں کر سکتا تھا۔

بنگلے کے قریب پہنچ کر جینسن نے ٹرک کا ہارن بجایا۔

"یہ اس لئے کہ لولا کو معلوم ہو جائے کہ میں آگیا ہوں؟" اس نے کہا۔ وہ تمہیں دیکھ کر ضرور متعجب ہوگی۔ وہ ہمیشہ کہتی رہتی ہے کہ ہمیں کسی دوسرے آدمی کی ضرورت نہیں ہے اور صرف اسی وجہ سے میں نے چاہتے ہوئے بھی ابھی تک کسی آدمی کو نہیں رکھا تھا۔ اٹالین لوگوں کو تم جانتے ہی ہو کہ کتنے کفایت شعار ہوتے ہیں۔ میں خود بھی روپیہ کے معاملہ میں فضول خرچ نہیں ہوں۔ مگر میری بیوی۔ وہ تو کنجوس ہے پوری کنجوس۔ کہتی ہے آخر کسی آدمی کی ضرورت ہی کیا ہے اگر میں راتوں کو جاگ کر کام کر سکتی ہوں۔ تو تم کیوں نہیں کر سکتے۔ مگر میں اب

بڈھا ہوگیا ہوں۔ رات کو جاگ کر محنت کرنا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ نہ جانے کتنے برسوں سے میں سترہ اٹھارہ گھنٹے روزانہ کام کرتا چلا آرہا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ میں نے دولت کمائی مگر مجھے اس دولت سے کوئی لطف اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ آخر آدمی دولت کس لئے کماتا ہے۔"

"یہ پہلے تحفظ حاصل کرنے کے لئے اور پھر جب یہ حاصل ہو جائے۔ تو پھر اس سے لطف اٹھانے کے لئے،" میں جواب دیا۔

"ٹھیک کہتے ہو۔" جینسن نے تائید کی۔" تو تحفظ مجھے حاصل ہو چکا ہے میری عمر اس وقت پچپن سال کی ہے اب تک محنت کرتا رہا کماتا رہا۔ لیکن اب میں اپنی دولت سے کچھ لطف اٹھانا چاہتا ہوں۔ تم یہاں ہو گئے تو مجھے اور لولا کو کلہے گاہے و نیٹو ورتھ جانے کا موقعہ بھی ملتا رہے گا۔"

ٹرک اب بنگلے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ یہاں ایک بہت بڑے بورڈ پر جینسن کا اشتہار بھی لگا ہوا تھا۔

"خبردار، ہوشیار، یہاں پٹرول لینے کا آخری موقع ہے اس کے بعد ۱۰۵ میل تک کوئی پٹرول پمپ نہیں ملے گا۔"

اس کے علاوہ کھانے ناشتے، مرمت (کار کی) اور صفائی وغیرہ کا بھی مکمل انتظام ہے۔

میں نے دیکھا کہ جگہ بہت اچھی اور نفیس ہے۔ سروس اسٹیشن بنگلہ کیبن ہر چیز دیکھنے میں خوبصورت نظر آرہی تھی۔ چاروں طرف گھاس، پودے، پھولوں کی کیاریاں وغیرہ بنی ہوئی تھیں۔ میں نے تعریف کی تو جینسن خوش ہو گیا۔ میں اور وہ ٹرک سے اتر کر بنگلے کی طرف

چلے۔ اگر میں اس جگہ کا مالک ہوتا اور میری ایک بیوی بھی ہوتی اور میں نے اسے اس طرح ہارن بجا کر اپنی آمد کی اطلاع دی ہوتی۔ جس طرح جینسن نے دی تھی۔ تو میں ضرور یہ توقع کرتا کہ جب میں دروازے پر پہنچوں گا۔ تو میری بیوی مسکراتے ہوئے میرے استقبال کے لئے موجود ہوگی مگر کارل جینسن کے استقبال کے لئے کوئی گھر سے باہر نہیں نکلا۔

"تم اپنے کیبن میں جاؤ۔" جینسن نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں شیو کرنے اور نہانے کی ضرورت ہے۔ بھیر بھیے کے بھی ہو گئے۔ نہا دھو کر آ جاؤ۔ میں پنچ روم میں تمہارے لئے کچھ کھانے پینے کا سامان کرتا ہوں؟"

میں نے اثبات میں سر ہلایا اور کیبن کی طرف چل دیا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ کوئی شک نہیں کہ وہاں آرام سے رہنے کے لئے ہر چیز موجود تھی یہاں تک کہ ٹی وی بھی رکھا ہوا تھا۔ میں نے شیو بنایا۔ غسل کیا۔ اتنے دنوں میں میری اچھی خاصی مونچھیں نکل آئی تھیں۔ میں نے انہیں برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا نہا دھو کر دوبارہ وہی کپڑے پہنے اور آئینے میں اپنی صورت دیکھی۔ مونچھوں نے کافی فرق پیدا کر دیا تھا۔

میں کیبن کے دروازہ سے باہر آیا اور سڑک کے دوسری طرف بنی ہوئی عمارتوں کو دیکھنے لگا۔ پھر میں نے اس لمبی سنسان سڑک کو دیکھا۔ جو آگے بڑھ کر پہاڑوں کے پیچ و خم میں غائب ہو جاتی تھی۔ مجھے دل ہی دل میں اپنے تحفظ کا احساس ہوا۔ پولیس مجھے آکلینڈ میں یا پھر قرب و جوار کے بڑے شہروں میں تلاش کرتی ہوگی کسے خیال آ سکتا ہے کہ میں وہاں سے ہزار میل دور اس غیر آبادسی جگہ پر موجود ہوں۔

سڑک پار کر کے میں پنچ روم کی طرف بڑھا جو بنگلے کے قریب ہی بنا ہوا تھا کاؤنٹر کے سامنے دس اونچے اسٹول رکھے تھے۔ جنہیں فرش میں باقاعدہ ٹھونک دیا گیا تھا

پانچ میزیں بھی دیوار کے ساتھ ساتھ لگی رکھی تھیں۔ یہ ان گاہکوں کے لئے تھیں جو ذرا مہذبانہ طریقہ پر کھانا چاہتے ہوں۔ کاؤنٹر کے اوپر بیئر اور سوڈے کے چھوٹے بیرل ٹونٹی لگے رکھے تھے۔ ایک شیشے کی الماری تھی۔ جس میں کیک پیسٹری، سینڈوچز، پیٹیز اور اسی طرح کی دوسری چیزیں تھیں۔ دوسری الماری میں برتن گلاس چھری کانٹے اور ٹیپ کن وغیرہ بھرے تھے۔ ہر چیز صاف ستھری نظر آ رہی تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے دیوار پر ایک بورڈ لٹکا تھا جس پر چاک کے بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا:-

"آج کا مینو"

فرائڈ چکن

ویل اسٹیک

فروٹ پائینر

کاؤنٹر کے پیچھے ایک نیم وا دروازے سے کوئی چیز فرائی کرنے کی خوشبو آ رہی تھی میں ابھی جینسن کو اپنی آمد کے بارے میں متوجہ کرنے کے لئے کاؤنٹر پہ ہاتھ مارنا ہی چاہتا تھا کہ میرے کانوں میں جینسن کی آواز آئی۔

"دیکھو لولا تمہیں اس طرح بگڑنا نہیں چاہیئے۔ میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ نوجوان اسٹیگما کا پورا کام سنبھال سکتا ہے اور اس طرح ہم دونوں کو تفریح کے لئے وینٹورتھ جانے کے زیادہ مواقع ملتے رہیں گے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم اکیلی وہاں سینما دیکھنے جایا کرو۔"

"وہ کیوں؟" ایک باریک اور تیز زنانہ آواز نے پوچھا۔

"اس لئے کہ تم ایک شریف شادی شدہ عورت ہو۔ جبکہ وینٹورتھ میں ایسے

لوگ بھی۔۔۔۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ میں وینٹورتھ میں دوسرے مردوں کے ساتھ گھومتی پھرتی ہوں"۔

"ہرگز نہیں۔" جیفسن نے جلدی سے کہا۔ "میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تنہا عورت کے لئے سینما جانا — اور وہ بھی اتنی دور — درست نہیں۔ ہم اس آدمی کو رکھ لیں گے تو میں اور تم ساتھ ساتھ جا سکیں گے"۔

"یہ میں کچھ نہیں جانتی" لولا کی آواز آئی۔ "میں نے کہہ دیا کہ میں یہاں کسی اجنبی کو رکھنا نہیں چاہتی۔"

"مگر تم غلطی پر ہو۔ ہمیں ایک آدمی کی سخت ضرورت ہے سوچو تمہیں کتنی مرتبہ رات کو سوتے سے اٹھنا پڑتا ہے یہ شخص کام کرے گا۔ تو ہم رات کو آرام سے سو سکیں گے"۔

"پھر بھی میں ناواقف آدمیوں کو یہاں رکھنا نہیں چاہتی۔" لولا نے جواب دیا۔ "پھر وہ کام کرے گا۔ تو تنخواہ بھی لے گا۔ تم نے اس طرح اپنا پیسہ کب سے لٹانا شروع کر دیا ہے"

اس کی آواز کی تلخی اور نفرت محسوس کر کے میں دل ہی دل میں پریشان ہونے لگا

"پیسے کی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" جیفسن نے سخت لہجہ میں کہا۔ "کم سے کم اسے آزما کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر تمہیں اس کا کام پسند نہیں آیا۔ تو ہم اسے علیحدہ کر دیں گے اور اب یہ جھگڑا ختم کرو۔ اور کچھ کھانے کے لئے دو"۔

"تمہیں کیا معلوم کہ وہ قابل اعتماد آدمی بھی ہے یا نہیں"۔ لولا کہاں چپ ہونے والی تھی۔ "تم کہتے ہو کہ ہم اسے یہاں چھوڑ کر تفریح کے لئے وینٹورتھ جا سکتے ہیں۔ اور اگر وہ اس درمیان میں سب کچھ لوٹ کر چلا گیا تو۔"

میں نے سوچا کہ اب مجھے ان کو اپنی موجودگی سے آگاہ کر دینا چاہیئے میں دبے

پاؤں دروازے تک واپس گیا دروازے کا پٹ کھول کر زور سے بند کیا۔ بھاری قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"کوئی ہے؟" میں نے پکارا۔ آوازیں فوراً بند ہو گئیں چند لمحوں کا وقفہ گزرا۔ پھر جینسن کچن سے نکل کر باہر آیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"اوہ تم آ گئے۔" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات کچھ نرم پڑے۔ میں محسوس کر سکتا تھا۔ کہ اب وہ مجھے پہلے کے مقابلے میں زیادہ شریف عورت دیکھ کر خوش ہوا ہے۔

"کہو کیبن پسند آیا؟" اس نے پوچھا۔

"بہت زیادہ" میں نے تعریف کی "اور وہ ہی کیا تم نے یہاں ہر چیز کو سنوارنے میں بہت محنت سے کام لیا ہے مسٹر جینسن۔"

جینسن نے اثبات میں سر ہلایا مگر میں دیکھ سکتا تھا۔ کہ وہ اب بھی اپنی بیوی کی باتوں پر فکرمند ہے۔

"تمہیں بھوک لگی ہو گی۔ تم بیٹھو۔ میں دیکھتا ہوں کہ کھانا ابھی تیار ہوا یا نہیں؟"

"میرے لئے اتنی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "تم مجھے بتا دو کہ کیا چیز کہاں رکھی ہے پھر میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا"

"تم بیٹھو تو سہی۔ میں ابھی لاتا ہوں۔" جینسن نے کہا

وہ اتنا شرمندہ سا محسوس ہو رہا تھا۔ کہ مجھے اس پر ترس آنے لگا۔ ابھی وہ دو تین قدم ہی چلا ہو گا۔ کہ ایک خاک آلود پیکارڈ کار پٹرول پمپ کے قریب آ کر رکی اور ڈرائیور نے ہارن بجایا۔

"کیا میں اسے پیٹرول دے دوں؟" میں نے پوچھا

"میں دیدوں گا،" جینس نے جواب دیا۔ "تمہیں فوراً ہی کام شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے پہلے تم کھا پی لو۔ کام بھی ہوتا رہے گا۔"

وہ باہر چلا گیا اور میں لنچ روم کی کھلی کھڑکی سے اسے پیٹرول دیتے دیکھنے لگا۔ اچانک مجھے اپنے پیچھے کوئی آواز سنائی دی۔ میں نے یونہی ذرا سی گردن موڑ کر دیکھا۔ مگر فوراً ہی مجھے پورا گھومنا پڑا۔ کچن کے دروازے میں ایک عورت کھڑی ہوئی مجھے گھور رہی تھی۔

اس کے بال سرخ تھے۔ چہرہ خوبصورت تھا۔ اگرچہ دہانہ بڑا اور ہونٹ موٹے تھے۔ لیکن صورت کے اعتبار سے زیادہ حسین نہ ہونے کے باوجود اس کا جسم نسوانی حسن کا بہترین شاہکار تھا۔ اور اتنی زیادہ جنسی کشش رکھتا تھا۔ کہ کوئی بھی مرد اسے دیکھ کر دیوانہ ہو سکتا تھا۔ عمر کے اعتبار سے وہ مجھے تیس سال کی معلوم ہوتی تھی اس کی سبز آنکھیں بلا کی چمکدار تھیں۔ ہم دونوں یونہی ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ کہ جینس آگیا۔ اس نے ہمارا تعارف کرایا۔

"کھانا تیار ہو گیا ہو تو لے آؤ۔" جینس نے اس سے کہا۔

لولا واپس کچن میں چلی گئی۔

---

(۲)

پھر جب میں اور جینس ٹرک سے میٹل اسکریپ اتار رہے تھے تو اس نے مجھے اپنی بیوی کے بارے میں بہت کچھ بتایا اس سے پہلے کھانا کھانے کے دوران جب میں نے اس سے اپنے

فرائض کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے کہا کہ اگر میں گیرج اور پیٹرول پمپ کا کام سنبھال لوں تو وہ اور لولا لنچ روم پر زیادہ توجہ دے سکیں گے۔ نیز یہ کہ مجھے ہفتہ میں تین راتیں مستقل نائٹ ڈیوٹی دینا ہوگی اور دو راتوں کی ایک ہفتہ چھوڑ کر۔ دوسرے ہفتے کوئی بھی مرمت وغیرہ کا کام آئے گا تو اسے مجھے سنبھالنا ہوگا۔ اور یہ کہ باہر کی تمام صفائی ستھرائی بھی میرے ذمہ رہے گی۔

کھانے سے فارغ ہو کر اس نے مجھے ٹرک سے میٹل اسکریپ اتارنے کی مدد دینے کے لئے کہا۔ اس وقت تک سورج پہاڑیوں کے پیچھے ڈوبنے لگا تھا۔ اور ہوا میں لو کے آثار کچھ کم ہو گئے تھے۔ ٹرک سے اسکریپ اتارتے ہوئے جینن نے لولا کے بارے میں باتیں کرنے لگا

"تمہیں اس کے سلسلہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ بولا۔" وہ ہمیشہ سے سارے کام اپنے ہاتھ سے کر کے خوش ہوتی ہے میں نے بہت چاہا۔ کہ ہم کسی آدمی کو مدد دینے کے لئے رکھ لیں مگر وہ کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہوئی مجھے معلوم نہیں کہ آخر اسے اعتراض کیا ہے تم اس کی باتوں کا کچھ خیال مت کرنا۔ ایک دو دن میں وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔"

میں خاموشی سے اس کی گفتگو سنتا رہا۔ ظاہر ہے کہ میرے کچھ بولنے کا جواز بھی نہیں تھا۔ اس وقت ہم ایک روٹری کلٹیویٹر مشین ٹرک سے اتار رہے تھے۔ مجھے جینن کی طاقت دیکھ کر حیرت ہوئی۔ اس نے اس بھاری مشین کو یوں اٹھا لیا۔ جیسے وہ کوئی کھلونا تھی۔ مشین اتار کر شیڈ میں رکھنے کے بعد جینن نے مجھے ایک سگرٹ دیا اور ایک خود سلگا کر پینے لگا۔

"کیا تمہارے خیال میں لولا ایک حسین عورت نہیں ہے؟" اس نے اچانک پوچھا۔

"ہاں۔" میں اور کیا جواب دے سکتا تھا۔

"ہم دونوں عجیب اتفاق سے ملے تھے۔" جینس نے کش لیتے ہوئے کہا۔ "دو سال پہلے وہ ایک گھرے ہاؤنڈ بس سے اتر کر لنچ روم میں داخل ہوئی۔ میں اس وقت بالکل اکیلا کام کر رہا تھا۔ دو ہفتہ پہلے میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا۔ اور مجھ اکیلے پر سارا کام آپڑا تھا۔ اس نے سینڈوچز اور کافی مانگی۔ بس یہاں بیس منٹ کے لئے مسافروں کو کچھ کھانے پینے کا موقع دینے کے لئے رکی تھی اور سب کے سب مسافر لنچ روم میں گھس پڑے تھے۔ کوئی کافی مانگ رہا تھا کوئی سینڈوچز طلب کر رہا تھا۔ کسی کو پانی درکار تھی۔ میں اتنا مصروف تھا۔ کہ اپنے سر پیر کا ہوش نہیں تھا۔ تب پھر اچانک وہ کاؤنٹر کے پیچھے آکر میرا ہاتھ بٹانے لگی اور اس پھرتی اور ہوشیاری کے ساتھ جیسے وہ ہمیشہ سے یہی کام کرتی چلی آرہی ہو۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بس کی روانگی سے پہلے ہی تمام مسافروں کو ان کی ضرورت کی ہر چیز مل چکی تھی۔ اسے دیکھ کر میرے دل میں وہی احساس پیدا ہوا۔ جو تمہیں دیکھ کر ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر اسے ملازمت کی خواہش ہو۔ تو میں اسے اپنے یہاں جگہ دے سکتا ہوں۔ پھر تمہاری طرح اس نے بھی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کام کرنا منظور کر لیا۔ بس اس کے بغیر ہی روانہ ہو گئی۔ میں نے اسے رہنے کے لئے کیبن دے دیا۔ پھر جب اسے کام کرتے ہوئے دو ہفتے ہو گئے تو میں کچھ سوچنے لگا۔ میں جانتا تھا کہ اس کا تنہا یہاں کام کرنا اور دن رات رہنا کوئی اچھی بات نہیں ہے لوگوں نے ابھی سے طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ ایک شام میں نے اس سے تفصیلی گفتگو کی میں نے اس سے کہا کہ اگر اسے یہ جگہ پسند ہو۔ اور ہمیشہ یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ تو میں اس سے شادی کرنے پر تیار ہوں۔ اس طرح اسے ایک گھر مل جائے گا۔ اور اگر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو میرے بعد وہ ہی اس جگہ کی مالک ہو گی وہ مجھ سے تیئس سال چھوٹی تھی۔ اور مجھے اس فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے بہت کچھ سوچنا پڑا تھا۔ لیکن چونکہ میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ لوگ ہمیں بدنام

کریں۔ یا وہ یہ جگہ چھوڑ کر چلی جائے۔ اس لئے تمام باتوں پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد مجھے یہ ہی فیصلہ سب سے اچھا اور مناسب معلوم ہوا۔ بہرحال اس نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اور اس طرح میں نے اس سے شادی کر لی۔"

ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ ادھر ایک کار پٹرول پمپ کے پاس رکی۔ میں اپنے پہلے گاہک کو پٹرول دینے چلا گیا۔ میں نے کار میں پٹرول ڈالا۔ ونڈ شیلڈ صاف کیا۔ ٹائر چیک کئے۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ جینن شیڈ سے باہر کھڑا ہوا۔ مجھے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا۔ میں نے یہ سب کرنے کے بعد کار میں نگاہ ڈالی۔ ایک موٹا سا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا ادائیگی کر رہا تھا۔

"کیا آپ ٹرو ہیکار جا رہے ہیں۔" میں نے پوچھا۔

"ہاں!" اس نے جواب دیا۔

"وہاں آپ تین چار گھنٹے سے پہلے نہیں پہنچ سکیں گے؟" میں نے کہا۔" اس کا مطلب ہے کہ رات کے دس گیارہ بجے جائیں گے میرا مشورہ مانیں تو یہاں ضرور کچھ کھا پی لیں۔ ہمارے لنچ روم میں بہترین کھانے تیار کئے جاتے ہیں؟"

موٹے آدمی نے پلکیں جھپکا کر مجھے دیکھا۔

"مشورہ برا نہیں۔" اس نے کار سے اترتے ہوئے جواب دیا۔ اور لنچ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جینن کی باچھیں کھل گئیں وہ جلدی سے اس کے پیچھے لپکا۔ میرے قریب سے گذرتے ہوئے اس نے میری پیٹھ ٹھوکی۔ ابھی میں کھڑا اسے جاتے دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ ایک کیڈیلاک آکر رکی۔ کار میں ایک عورت اور ایک مرد سوار تھے میں جلدی سے آگے بڑھ کر پٹرول

ڈالنے لگا۔

"کیا یہاں ہم منہ ہاتھ دھو سکتے ہیں۔" مرد نے پوچھا۔

"ضرور، منہ ہاتھ دھوئیے۔ اور اگر بھوک محسوس ہو رہی ہو تو لذیذ ترین ویل سٹیک اور اسپیگاٹی بھی کھائیے۔ بہترین اٹالین کھانے۔ ٹروپیکا میں بھی آپ کو ایسے کھانے نہیں مل سکیں گے۔"

کھانے کا نام سن کر عورت نے کہا۔ "بھوک لگنے لگی" اس نے میری تائید کی اور دونوں اتر کر لنچ روم میں چلے گئے۔ دس منٹ بعد دو بڑی بیوک اسٹیشن ویگن کاریں آکر ٹھہریں۔ ان دونوں میں دس آدمیوں کی ایک پارٹی سفر کر رہی تھی۔ میں نے پٹرول ڈالتے ہوئے ان کے سامنے بھی کھانے کی تجویز رکھی اور فرائڈ چکن کا ایسا نقشہ کھینچا۔ کہ وہ سب کے سب لنچ روم کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ فوراً ہی دو ٹرک نمودار ہوئے۔ ان کے ڈرائیوروں سے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی وہ خود ہی اتر کر اندر چلے گئے۔ جیمنی پریشان سا چہرہ لئے باہر نکلا۔

"جیک" اس نے کہا۔ "تمام اسٹیک ختم ہو چکے ہیں اور صرف ایک چکن باقی رہ گیا ہے خدا اپنی لچھے دار باتیں کم کر دو۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تمام کھانا ختم ہو چکا ہے۔" میں نے پوچھا۔

"ہاں اس نے جواب دیا۔ "رات کے وقت عموماً تین چار گاہکوں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ لیکن تمہاری کوشش کی وجہ سے آج پندرہ آدمیوں نے کھانا کھایا ہے۔

"تو کیا تم زیادہ گاہک نہیں چاہتے۔"

"کیوں نہیں۔" اس نے میرے شانے پر تھپکی دی۔ "مگر مجھے توقع نہیں تھی۔ کہ تمہاری رفتار اتنی تیز ثابت ہو گی۔ کل میں تمہاری اس رفتار کا ساتھ دینے کے لئے پوری طرح تیار ہونگا۔

لولا اور میں وینٹورہ جا کر سارا ضروری سامان خرید لائیں گے ویسے اب بھی انڈے اور بھنا گوشت کافی موجود ہے۔ ذرا ان دونوں کو بیچنے کی کوشش کرو۔"

وہ واپس لنچ روم میں چلا گیا۔ اس کے بعد پرائیویٹ کاریں آنا کم ہو گئیں۔ اور ٹرک زیادہ آنے لگے۔ وہ سب پرانے گاہک تھے۔ اور مجھے ان سے کھانے کی پبلسٹی کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ دس بجتے بجتے ٹرکوں کی آمد بھی کم ہو گئی۔ دس بج کر بیس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد بھی جب کوئی ٹرک یا کار نہیں آئی۔ تو میں پٹرول پمپ چھوڑ کر لنچ روم میں چلا گیا۔ لولا موجود نہیں تھی۔ البتہ کچن سے برتن دھونے کی آواز آ رہی تھی۔ دو ٹرک ڈرائیور پائی کھا رہے تھے۔ جینن برتن سمیٹنے میں مصروف تھا۔

"میں کچھ مدد کروں۔" میں نے پوچھا۔

"نہیں تم کافی کام کر چکے ہو۔ جا کر آرام کرو۔ آج رات میری ڈیوٹی ہے کل تمہاری ہو گی۔" اس نے جواب دیا۔ "لولا ابھی تک بڑبڑا رہی ہے مگر مجھے امید ہے کہ ایک دو دن میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کل صبح آٹھ بجے سے اپنی ڈیوٹی سنبھال لینا۔"

"ضرور۔" میں نے کہا۔

سڑک کراس کر کے اپنے کیبن میں پہنچا اور کپڑے اتار کر بستر پر لیٹ گیا۔ میں بہت تھکا ہوا تھا۔ مگر ذہن میں اتنے سے خیالات تھے کہ نیند کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ میرا بستر کیبن کی کھڑکی کے برابر بچھا ہوا تھا۔ جہاں سے سڑک کے دوسری جانب بنگلہ صاف نظر آ رہا تھا۔ اچانک میں نے بنگلے کے ایک کمرے میں روشنی ہوتے دیکھی۔ روشنی ایک کھڑکی سے آ رہی تھی۔ میں نے کھلی کھڑکی سے لولا کو کمرے کے درمیان میں کھڑے سگرٹ پیتے دیکھا سگرٹ کا ٹوٹا ایش ٹرے میں بجھا کر وہ اپنے بالوں میں لگی ہوئی ہیرپن نکالنے لگی۔ سمٹے ہوئے سرخ بال اس کے سر سے پھسلتے ہوئے

کمر تک چلے گئے ۔ میں اب اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ میرے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں۔ وہ مجھ سے صرف تیس فٹ کے فاصلے پر سنگار میز کے آئینہ کے سامنے بیٹھی بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔ اس سے فارغ ہو کر وہ کھڑکی کے قریب آئی اور ایک ڈوری کھینچ کر کھڑکی کا پردہ گرا دیا۔ مگر اس کے باوجود میں کھڑکی کے پردے پر اس کے سائے کو لباس اتارتے دیکھ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ کپڑے اتار کر بجلی بجھاتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

اس رات میں کچھ زیادہ نہیں سو سکا۔

پانچواں باب

(۱)

دوسرے دن صبح کے پونے سات بجے جب میں لنچ روم میں داخل ہوا۔ تو لولا کاؤنٹر صاف کر رہی تھی۔

"گڈ مارننگ مسز جینسن!" میں نے کہا۔ اس نے مجھے نفرت سے گھور کر دیکھا۔ "کیا میں کچھ مدد کر سکتا ہوں؟"

"اگر ناشتے کی ضرورت ہے تو کچن میں جاؤ۔" وہ بولی۔ "جب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہو گی بتا دوں گی۔"

"اوہ۔ ضرور" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس طرح گھور کر کیا دیکھ رہے ہو۔" اس نے ایک دم کہا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ میں تمہیں گھور رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ اور جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

کچن میں جینسن ایک میز پر اپنے سامنے بہت سے نوٹ اور ریزگاری لئے بیٹھا تھا۔

"آؤ جیک!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ناشتہ میں کیا کھاؤ گے؟"

"صرف کافی۔" میں نے جواب دیا۔

"میں اور لولا ابھی کچھ دیر میں وینٹورتھ جا رہے ہیں" جینس نے بتایا۔ "کل رات جتنی آمدنی ہوئی ہے اتنی کئی سال سے ایک رات میں نہیں ہوئی تھی۔ اگر تم اس طرح کام کرتے رہے تو پھر مجھے کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ تمہاری دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے میں کھانے کی آمدنی میں تمہیں پانچ فیصدی دینے کے لئے تیار ہوں۔"

"شکریہ" میں نے جواب دیا۔

"وینٹورتھ سے کام کے دوران تمہارے پہننے کے لئے ایک اوورآل بھی لیتا آؤں گا کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی کہدو"

کچھ کپڑے خریدنا تھے" میں نے کہا۔ "مگر میں خود ہی جاکر خرید لوں گا۔"

"ضرور۔ تم کار لے کر چلے جانا۔ میں لنچ روم کی آمدنی میں تمہارے کمیشن کے حساب میں کچھ ایڈوانس دے دوں گا۔ سو ڈالر کافی ہوں گے۔"

"بہت کافی ہوں گے۔ شکریہ" میں نے جواب دیا۔ جینس نے بیس بیس ڈالر کے پانچ نوٹ مجھے دے دیئے۔

پھر وہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا۔

تم اس روٹری کلیٹویٹر مشین کے سلسلہ میں کچھ کر سکتے ہو" اس نے پوچھا۔ "میں نے اسے اسکریپ میں خریدا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر اس پر کچھ محنت کی جائے۔ تو وہ اب بھی کام کر سکتی ہے۔"

"اُسے دیکھ کر بتا سکوں گا۔"

"نہیں جانے لگنے میں دوپہر ہو جائے گی۔" جینس نے کہا۔ "اتنی دیر اکیلے کام چلا لو گے"

"کیوں نہیں۔"

کافی پینے کے بعد میں سگرٹ سلگا کر لنچ روم میں چلا گیا۔ لولا شیشے کی الماری میں پائیاں رکھ رہی تھی۔ میں ایک لمحہ کے لئے رک کر اسے دیکھنے لگا۔ اسے ضرور میرے دیکھنے کا احساس ہو گیا ہو گا۔ مگر وہ اسی طرح پیٹھ موڑے اپنے کام میں لگی رہی میں باہر چلا گیا۔ اور پھر ایک جھاڑو لے کر تمام پیٹرول پمپوں میں صفائی کر ڈالی۔ اس درمیان میں دو ٹرک پیٹرول لینے بھی آئے۔ صفائی وغیرہ سے فارغ ہو کر میں نے شیڈ میں جا کر روٹری کلیٹو یٹر کو دیکھا۔ ایک الماری میں مجھے زنگ صاف کرنے کے لئے ریگ مال مل گیا اور میں مشین صاف کرنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد جینس اور لولا باہر آئے۔ لولا اپنی سبز پوشاک میں اچھی لگ رہی تھی۔ وہ جا کر سیڈی کار میں بیٹھ گئی۔ جینس نے مجھے کہا کہ وہ لوگ جلدی آنے کی کوشش کریں گے۔

ان دونوں کے جانے کے بعد میں کلیٹو یٹر کو صاف کرتا رہا۔ کوئی آدھ گھنٹہ گزرا ہو گا۔ کہ پرانی سی شیورلٹ کار اس شیڈ کے سامنے آکر رکی۔ جہاں میں کام کر رہا تھا۔ ایک لمبا اور دبلا پتلا آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے قریب ہی ایک عام قسم کا کتا زبان نکالے یوں ہانپ رہا تھا۔ جیسے وہی کار کھینچ کر لایا ہو۔ مرد نے اپنی گردن میں ایک میلا سا رومال لپیٹ رکھا تھا۔ سر پہ ایک پرانا سا الٹرا ہیٹ رکھا تھا۔ اس آدمی میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے پسند نہیں آئی۔ وہ مسلسل مجھے گھورے جا رہا تھا۔

"میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟" میں نے پوچھا۔ وہ کار سے اترا اور شیڈ کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"تم کون ہو؟" اس نے پوچھا۔ "اور کارل جینس کہاں ہیں؟"

"مسٹر جینس اپنی بیگم کے ساتھ وینٹورا گئے ہیں؟" میں نے جواب دیا۔ "میرا نام جیک ہیتھو ہے اور میں یہاں کام کرتا ہوں۔"

"خوب تو آخر اس نے اپنی بیوی کی مرضی کے خلاف ایک آدمی رکھ ہی لیا۔" اس نے کہا "میں جینسن کا سالا ہوں اور میرا نام جارج رک ہے۔"

یہ لولا کا بھائی تو نہیں ہو سکتا۔ میں نے سوچا ضرور پہلی بیوی کا بھائی ہوگا۔ مجھے اس کی گھورتی ہوئی آنکھیں پریشان کر رہی تھیں۔ چنانچہ میں نے اس کی طرف منہ پھیر کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔

"تم اس وقت یہاں اکیلے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں" میں نے جواب دیا۔

جارج قدم بڑھا کر بالکل میرے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کارل بہت ہوشیار آدمی ہے۔" جارج نے کہا۔ "وہ اس طرح کا مال کوڑیوں کے مول خرید لاتا ہے اور پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر کے بڑی قیمت میں بیچ ڈالتا ہے۔ لیکن ایک ہوشیار بزنس مین ہونے کے باوجود وہ آدمیوں کی شناخت کا ملکہ نہیں رکھتا۔ اس کی نئی بیوی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

مجھے خوشی تھی۔ کہ اس وقت میں جھکا ہوا کام کر رہا تھا۔ اور وہ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ورنہ اس کے اس سوال نے مجھے بری طرح چونکا دیا تھا۔

"میرے خیال میں وہ ایک اچھی گھریلو خاتون ہے۔" میں نے ٹالتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھی گھریلو خاتون؟" جارج نے طنزیہ انداز میں دہرایا۔ "میں شرط لگاتا ہوں کہ اسے یہاں تمہاری موجودگی سخت ناپسند ہوگی۔ وہ یہاں کسی کو دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔ میرا آنا بھی اسے پسند نہیں۔ مجھے کبھی خیال تک نہیں آیا تھا۔ کہ کارل ایک دم سے اتنا احمق بن جائے گا۔ کہ ایک آوارہ عورت سے شادی کر لے گا۔ وہ نہ جانے کہاں سے ایک دن ٹپک پڑی اور اس کے بعد

جانے کا نام نہیں لیا۔ بس ذرا سا بڈھے کو مٹک مٹک کر چال دکھائی اور بڑے میاں ریشہ خطمی ہو گئے۔ تم بھی یہ امید مت رکھنا کہ بہت دن یہاں رہ سکو گے۔ کارل کے کان بھر کے وہ ایک دن تمہیں نکال کر دم لے گی۔ جانتے ہو کیوں؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ تم یہ سب باتیں مجھ سے کیوں کر رہے ہو۔" میں نے کہا: "میری حیثیت یہاں صرف ایک ملازم کی ہے۔"

"جب تم نے پہلی مرتبہ کہا تھا۔ تب ہی میں نے سن لیا تھا۔" وہ مسکرایا۔ "ہاں تو میں کہہ رہا تھا۔ کہ اسے ڈر ہے کہ کہیں کوئی کارل کی دولت نہ لے لے۔ اس نے دولت کے لالچ ہی میں کارل سے شادی کی ہے۔ تم اسے نہیں جانتے مگر میں نے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کی ہے۔ کارل بڑا محتاط آدمی ہے۔ برسوں سے دولت جمع کر رہا ہے کبھی بلا ضرورت ایک دھیلا بھی خرچ نہیں کرتا۔ یوں وہ رحمدل طبیعت رکھتا ہے۔ اور کبھی کبھی جب اسے موقع ملتا ہے۔ تو دوسروں کی مدد بھی کرتا ہے۔ مگر یہ عورت اسے اتنا موقع بھی نہیں دیتی۔ اس کے آنے سے پہلے مجھے ہمیشہ یہاں خوش آمدید کہا جاتا تھا۔ مگر اب جب میں آتا ہوں۔ تو وہ ناک بھوں چڑھانے لگتی ہے۔ کارل اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہیں پتہ ہے وہ کیا کرتی ہے۔ اپنے بیڈ روم کا دروازہ بند کر لیتی ہے۔ جب آدمی کارل کی طرح بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی ہوس بڑھ جاتی ہے۔ وہ ایک دن کے لئے بھی بیوی سے دور رہنا برداشت نہیں کر سکتا۔ کارل کو بھی ناچار وہ ہی کرنا پڑتا ہے جو وہ عورت چاہتی ہے۔"

میں حتی المکاں اپنے چہرے کو تاثرات سے خالی رکھتے ہوئے سب کچھ سن رہا تھا۔

"تم کہاں سے آئے ہو دوست؟" جارج نے پوچھا۔ "کیا تم اس علاقے میں اجنبی ہو۔"

"ہاں؟" میں نے جواب دیا۔

وہ شیڈ کے دروازے سے ہٹا تو کتا بھی کھڑا ہو گیا جو اس درمیان میں کار سے اتر کر اس کے پاس آگیا تھا۔ اور بڑی خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

"اچھا بھائی میں اب تمہارا زیادہ وقت خراب نہیں کروں گا۔" جارج نے کہا۔ "میں صرف چند اوزار لینے آیا تھا۔ میں اپنے گھر ایک چیز کی مرمت کر رہا ہوں۔ اس کے لئے چند اوزاروں کی ضرورت ہے جب بھی ضرورت ہوتی ہے کارل سے مانگ کر لے جاتا ہوں۔"

اس نے دو اسکرو ڈرائیور اور ایک ہتھوڑا اٹھالیا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر جارج۔" میں نے نرمی سے کہا۔ "مگر میں تمہیں اوزار لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"کیا کہا تم نے" وہ چونک کر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر جینسن کی عدم موجودگی میں میں اس جگہ کی ایک ایک چیز کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اور ان کی کوئی بھی چیز لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تم انتظار کرو وہ آجائیں تو ان سے پوچھ کر جو چاہو لے جانا۔"

جارج نے اس طرح جیسے اسے میری بات کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔ دوبارہ جھک کر ڈرل اٹھایا۔ اور پھر آری اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھا رہا تھا۔ کہ میں اس کے سر پہ پہنچ گیا۔

"میں نے کہا کہ مسٹر جینسن کی اجازت کے بغیر تم کچھ نہیں لے جا سکتے۔"

اس نے پلٹ کر مجھے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ کی چمک نمودار ہوئی۔ کتے نے خطرہ کی بو سونگھ لی۔ اور پیچھے ہٹنے لگا۔

"دیکھو دوست تم یقیناً یہ نہیں چاہو گے کہ آج ہی تمہارا حساب چکتا کر دیا جائے۔" جارج بولا۔ "اگر میں نے کارل سے تمہاری شکایت کر دی۔ تو شام تک بھی ..... "

"بیشک تم جو چاہو اس سے کہہ دینا مگر یہ اوزار یہیں رہیں گے۔"

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔" جارج کے چہرے پر پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔ کتا بھاگ کر دوبارہ کار میں چڑھ گیا۔ "اب صرف وہ عورت ہی نہیں تم بھی کارل کی دولت حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہے ہو۔ یہ ہی بات ہے نا۔ بلکہ شاید اسی نے تمہیں لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کر لیا ہو۔"

غصے سے میرا خون کھول گیا۔ میں نے اس کے کوٹ کا کالر پکڑ کر اتنی زور سے دھکا دیا۔ کہ وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس گستاخی کا مزہ چکھا کر رہوں گا۔" وہ تلملاتے ہوئے بولا۔ "میں کارل سے......

"گیٹ آؤٹ" میں چیخا۔

جارج جلدی سے لپک کر اپنی کار میں چڑھ گیا۔ کتا پہلے ہی سوار ہو چکا تھا۔ کار اسٹارٹ ہوئی۔ اور ریت اڑاتی ہوئی جلد ہی نظروں سے غائب ہو گئی۔ میں بہت پریشان تھا۔ مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا۔ کہ اگر جارج نے میری شکایت کی۔ تو جینس اس پر کس ردعمل کا اظہار کرے گا۔ میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ جارج اس کے کان بھرے میں خود ہی اسے سب کچھ بتا دوں گا۔ لیکن جارج نے جو کچھ لولا کے بارے میں کہا تھا۔ وہ میں جینس کے سامنے دہرانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ مجھے یقین تھا۔ کہ میری زبان سے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ سن کر۔ خواہ میں جارج ہی کی بات دہراؤں۔ جینس کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ جب وہ دوپہر کو واپس آیا۔ تو میں نے ٹرک سے سامان اتارتے ہوئے جارج کی آمد

کے بارے میں بتایا۔ جینس میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"تم نے بہت اچھا کیا۔" وہ بولا۔ "مجھے پہلے ہی تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر دینا چاہیئے تھا۔ میں اس شخص سے تنگ آچکا ہوں۔ جب میری پہلی بیوی زندہ تھی وہ دن و رات یہیں گھسا رہتا تھا۔ مگر لولا نے اس کی ایسی خبر لی کہ اب وہ بہت کم نظر آتا ہے۔ بہرحال وہ جب بھی میری غیر حاضری میں آئے۔ تو اسے کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی اجازت بھی مت دینا۔"

میں نے اطمینان کی سانس لی۔ مگر جینس کی باتوں کے باوجود مجھے کچھ ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے میں نے جارج سے یہ سلوک کر کے کوئی غلطی کی ہے۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ ایسا شخص بڑا خطرناک دشمن ثابت ہو سکتا ہے۔ آئندہ مجھے اس سے پوری طرح محتاط رہنا ہوگا

---

(۲)

تین ہفتے گذر گئے۔ میرے دل کو اب فرن ورتھ کی جانب سے بالکل اطمینان ہو گیا تھا۔ مجھے اب تقریباً یقین ہو چلا تھا۔ کہ میں یہاں محفوظ ہوں۔ اور پولیس کبھی مجھے گرفتار نہیں کر سکے گی۔ اس درمیان میں لولا کے رویہ میں اگرچہ کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی تھی۔ وہ اب بھی مجھ سے بدرجہ مجبوری ہی بات کرتی تھی۔ مگر اس نے کم سے کم میرے خلاف جینس سے کہنا سننا چھوڑ دیا تھا۔ جہاں تک میرا تعلق تھا۔ میں اب بھی اس کی کشش سے متاثر تھا اب بھی اسے دیکھا کرتا تھا۔ مگر اس سلسلہ میں کوئی دوسرا عملی قدم اٹھانے کا خیال بھی میرے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ میں جینس کو اتنا پسند کرنے لگا تھا۔ اور اس کا اتنا احترام کرتا تھا۔ کہ ایسی کوئی بات سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ جیسے جیسے دن گذرتے گئے میں نے محسوس کیا

کہ وہ ایک سیدھا سادا انسان ہے جس کے دل میں دوسروں کا خیال اور رحم و ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے وہ ایسا شخص تھا۔ جس کے اچھے برتاؤ کے جواب میں دوسرا بھی اسی طرح پیش آنے پر مجبور تھا۔ خواہ کوئی جارج رک کی طرح مفسد اور شیطان ہو۔

جلد ہی میں نے یہ بھی دیکھ لیا۔ کہ جینس نہایت ہوشیار اور کاریگر آدمی ہے۔ پرانی چیزوں کو نئی زندگی دینے کے فن میں اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے ہماری ورڑی کلٹیویٹر کو بھی ٹھیک کر لیا۔ اور ایک کسان کے ہاتھ ڈیڑھ سو ڈالر میں فروخت بھی کر ڈالا پھر جب وہ مشین کا سودا کر کے رقم لایا۔ تو بچوں کی طرح خوش ہو رہا تھا۔

میں نے اسے صرف بیس ڈالر میں خریدا تھا۔" اس نے مجھے بتایا۔" گویا ایک سو تیس ڈالر کا منافع رہا۔ بزنس اسے کہتے ہیں برخوردار"

پھر ایک رات کو جب لولا اپنے کمرے میں سونے چلی گئی اور میں اور جینس لِنگ روم کے برآمدے میں تنہا رہ گئے۔ اس پر پھر باتیں کرنے کا دورہ سا پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ" "آئندہ دو سال کے لئے میرا کیا پروگرام ہے؟" اس نے کہا۔

"میں پوری دنیا کا سفر کرنا چاہتا ہوں۔ تین سال سے میں اس مقصد کے لئے روپیہ بچا رہا ہوں پھر جب میں جاؤں گا۔ تو اس جگہ کو فروخت کر جاؤں گا۔ ساٹھ ہزار ڈالر اس طرح مل جائینگے۔

"پوری دنیا کا سفر کرنے کے لئے تو بڑی رقم کی ضرورت ہوگی" میں نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔" جینس نے اپنا پائپ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔" اس جگہ کی قیمت اور میری بچائی ہوئی رقم سب ملا کر ایک لاکھ ڈالر سے بھی کہیں زیادہ ہو جائیں گے۔ اس میں سے اتنی رقم نکال کر کہ سفر سے واپس آنے کے بعد دوبارہ کوئی بزنس شروع کر سکوں۔ باقی سب سیر و تفریح پر خرچ کئے جا سکتے ہیں؟

"تمہارے پاس واقعی ایک لاکھ ڈالر ہیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔" جینسن نے ایک آنکھ مارتے ہوئے جواب دیا۔ "میں یہ بات کسی اور کو نہیں بتاتا مگر تم پر مجھے پورا اعتماد ہے میں جانتا ہوں کہ یہ بات تم کسی اور سے نہیں کہو گے میں تیس سال سے اسکریپ کا کام کر رہا ہوں۔ کسی کو اندازہ نہیں ہو سکتا کہ اس کام میں کتنی بے تحاشا آمدنی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ کوئی اس سے فائدہ اٹھانے کا فن جانتا ہو۔ بھر چونکہ دیکھنے میں یہ بالکل بیکار سا کام معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کبھی انکم ٹیکس والوں کو بھی توجہ دینے کا خیال نہیں آیا۔ میں اپنے حسابات دو طرح کے رجسٹروں میں رکھتا ہوں۔ ایک رجسٹر میں پٹرول پمپ اور ریسٹ روم کی آمدنی اور خرچ ہوتا ہے۔ اور اس پر میں انکم ٹیکس ادا کرتا ہوں۔ دوسرے رجسٹر میں اسکریپ کی خرید و فروخت کا حساب ہوتا ہے اور اس پر کوئی انکم ٹیکس نہیں دیتا۔ یہ دوسرا رجسٹر مجھے بتاتا ہے۔ کہ میں اب تک اس سے ایک لاکھ ڈالر کے قریب کما چکا ہوں؟

"اس بیکار اور زنگ آلود لوہے سے ایک لاکھ ڈالر" میرا منہ حیرت سے کھل گیا

"ہاں۔ لیکن صرف اس وجہ سے کہ اس پر انکم ٹیکس نہیں دیا گیا۔" جینسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس گفتگو کے دو دن بعد میں صبح کے وقت اپنے بستر پر لیٹا ہوا لولا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ گذشتہ رات ڈیوٹی دینے کی اس کی باری تھی۔ جینسن میرے آنے کے بعد اس سے نائٹ ڈیوٹی لینا چاہتا تھا۔ مگر لولا اس کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ چنانچہ اب ہفتہ میں چار راتیں میں دو راتیں جینسن اور ایک رات لولا کام کرتی تھی۔ رات کے وقت عموماً ایک بجے کے بعد ٹرکوں کی آمد رک جاتی تھی۔ اور ڈیوٹی دینے والا چاہتا تو آرام کر

سکتا تھا۔

کچھ دیر تک بستر میں کروٹیں بدلنے کے بعد میں اٹھ بیٹھا۔ اس وقت چھ بجے تھے میں نے کیبن کی کھڑکی سے بیکری کے ٹرک کو آتے دیکھا وہ ہر روز صبح اسی وقت آتا تھا۔ اور پہلے آرڈر کے مطابق وینٹورتھ سے کیک پیسٹری اور دوسری تیار شدہ کھانے کی اشیاء دے جاتا تھا آج بھی ڈرائیور ٹرک سے اترا اور ایک بڑی سی ٹوکری اٹھائے لینچ روم میں چلا گیا۔ جب میں یہاں آیا تھا کہ اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت خیال کر رہا تھا۔ کہ پولیس کی گرفت سے بچ کر اتنی محفوظ جگہ آگیا ہوں۔ اب تک قسمت نے پوری طرح میرا ساتھ دیا تھا۔ اور تین ہفتوں کے دوران قیام کوئی ایسی بات نہیں ہوئی تھی۔ جو میرے لئے کسی خطرے کا باعث ہوتی ہو۔

لیکن اب قسمت کوئی اور کروٹ بدلنے والی تھی۔ اگرچہ یہ بات مجھے اس وقت معلوم نہیں تھی۔ اس ٹوکری میں جو بیکری کا ڈرائیور اٹھا کر اندر لے گیا تھا۔ ایک ایسی چیز تھی جو میرے حق میں انتہائی پریشان کن بننے والی تھی۔

یہ تنخواہ ملنے والا دن تھا۔ جینسن ہاتھ میں نوٹوں کی گڈی لئے ہوئے اس شیڈ میں آیا۔ جہاں میں ناشتے کے بعد میں ایک موٹر پر کام کر رہا تھا۔

"یہ لو" اس نے نوٹ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "چالیس ڈالر تمہاری تنخواہ اور ایک سو دس ڈالر لینچ روم کا کمیشن۔"

"ایں۔ اتنا کمیشن بن گیا۔" میں نے تعجب سے پوچھا۔ وہ قہقہہ مار کر ہنسا۔

"لو اور سنو۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "معلوم ہے تم نے اتنے لنچ اور ڈنر فروخت کئے ہیں؟ ہم پہلے کبھی اتنی بزنس نہیں کر سکے تھے۔ اس کے علاوہ اسکریپ کے کام میں جو تم نے میری مدد کی ہے اس کے انعام کے طور پر میں تمہیں مزید ایک سو ڈالر دے رہا ہوں۔"

میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں اس کا حقدار نہیں ہوں مسٹر جینس؟ میں نے جواب دیا۔" یہ سب تو میرے فرائض میں شامل تھا؟

" یہ سوچنے کا کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ جس دن سے تم آئے ہو۔ میری آمدنی میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ میں اگر تمہیں کچھ دے رہا ہوں تو یہ تمہاری اپنی محنت کا ثمرہ ہے اس لئے چپ چاپ اسے جیب میں رکھو۔ اور اپنا کام کئے جاؤ۔"

" اگر تم یہی چاہتے ہو تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔" میں نے جواب دیا۔" مگر سوال یہ ہے۔ کہ میں اس رقم کا کروں گا کیا۔ پہلے بھی تم نے جو کچھ دیا ہے۔ وہ سب میرے کیبن میں رکھا ہے پانچ سو ڈالر سے زیادہ رقم ہو گئی ہے اگر اپنے بینک میں سفارش کر کے میرا اکاؤنٹ کھلوا دو۔ تو میں اسے وہاں جمع کرا دوں۔"

" میرا بینک" جینس نے ایک ہلکا قہقہہ لگایا۔" میں بینکوں پہ بالکل اعتماد نہیں کرتا آج تک میں نے ایک سینٹ بھی کسی بینک میں جمع نہیں کیا۔ میری تمام پونجی میرے سیف میں رہتی ہے۔ تمہارے پاس پانچ سو ڈالر ہیں۔ کوئی بات نہیں میں انہیں بھی اپنے سیف میں رکھ لوں گا جب ضرورت ہو بلا تکلف مانگ لینا۔"

" مگر یہ تو کوئی اچھی بات نہیں مسٹر جینس" میں نے کہا۔

" کیوں نہیں۔" جینس نے جواب دیا۔" میرے پاس لارنس کمپنی کا بہترین سیف ہے۔ وہ اتنا ہی محفوظ ہے۔ جتنا کوئی بینک بلکہ اس سے بھی زیادہ۔"

لارنس کمپنی کے سیفوں کو مجھ سے زیادہ بہتر کون جان سکتا تھا۔ ان کی بس شہرت ہی شہرت تھی۔ ورنہ محفوظ ہونے کے اعتبار سے وہ کچھ زیادہ قابل اعتبار نہیں تھے۔ مگر میں نے دیکھا

کہ جینن کو اپنے سیف پر بڑا فخر ہے اور میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ کہ حقیقت کا اظہار کر کے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں۔ میں نے اپنے پانچ سو ڈالر اسے سیف میں رکھنے کے لئے دے دیئے۔ جینن نے اس کی رسید بھی دے دی۔

اور یہ میری حماقت تھی۔ ساڑھے بارہ بجے ایک گرے باؤنڈ بس آ کر رکی۔ اس میں تقریباً تیس آدمی تھے۔ میں کھانا وغیرہ دینے کے سلسلہ میں لولا کی مدد کرنے کے خیال سے پنچ روم میں داخل ہوا۔ مگر مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ میں ایک بڑی مصیبت میں پھنسنے کے لئے قدم اٹھا رہا ہوں۔ لولا الماری میں متفرق اشیاء سلیقے سے رکھ رہی تھی۔ اس نے گردن موڑ کر مجھے دیکھا اس کے چہرے پر کچھ ایسے تاثرات تھے۔ کہ میں نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ کوئی نہ کوئی غیر معمولی بات ضرور ہے۔

"میں تمہاری کچھ مدد کر سکتا ہوں؟" میں نے پوچھا۔" لولا طنزیہ انداز میں مسکرائی اور یہ پہلا موقع تھا کہ وہ مجھے دیکھ کر ہنسی ہو۔ میرے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔

"کیوں نہیں مسٹر ہیٹھ رتم میری ضرور مدد کر سکتے ہو۔" میرے جعلی نام پر جو زور اس نے دیا تھا۔ اسے محسوس کر کے گویا گھنٹی ہی نہیں بلکہ اب خطرے کی جھنڈی بھی نظر آنے لگی۔ "میں نے بیکری سے آنے والی چیزیں میز پر رکھ دی ہیں تم انہیں احتیاط سے الماری میں رکھ دو۔"

میں کچن میں چلا گیا۔ کھانے پینے کی متفرق چیزیں دو میزوں پر پھیلی رکھی تھیں۔ لیکن ان ہی کے ساتھ ایک مڑا تڑا اخبار بھی تھا۔ جسے پیکنگ کرنے میں استعمال کیا گیا ہو۔ میں نے اخبار اٹھا لیا۔ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی جیسے میرے دل کی حرکت رک گئی۔

مجھ سے یہ مت پوچھیے کہ آکلینڈ کا ایک اخبار وینٹورتھ جیسے دور دراز شہر میں کیسے

آیا۔ تقدیر اس طرح حیرت انگیز اتفاقات دکھاتی ہی رہتی ہے۔ یہ اخبار بھی آ ہی گیا۔ اور اس کے پہلے ہی صفحہ پر میرے فوٹو کے ساتھ جلی حروف میں ایک خبر بھی درج تھی۔

"فزن ورتھ کے قید خانے سے بھاگا ہوا مجرم ابھی تک مفرور ہے۔" اسے سیف توڑ کر چوری کرنے کے الزام میں سزا دی گئی تھی۔"

میں بے حس و حرکت کھڑا ہوا اپنے فوٹو کو دیکھ رہا تھا۔ میرے جسم سے ٹھنڈا پسینہ جاری تھا۔ اگرچہ فوٹو زیادہ صاف نہیں تھا۔ مگر اتنا ضرور تھا کہ کوئی غور سے دیکھنے پر مجھے پہچان لے۔ مزید یہ کہ لولا نے اس کے چاروں طرف پنسل سے نشان بھی لگا دیا تھا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ میری حقیقت سے باخبر ہو چکی ہے۔ پھر کیا اس نے جینن کو بتا دیا ہے؟ مجھے تقریباً یقین تھا کہ اس نے ابھی جینن کو نہیں بتایا ہے۔ اگر بتا دیا ہوتا تو ابھی کچھ دیر پہلے جینن کا رویہ وہ نہ ہوتا جو کہ تھا۔ بہرحال اب اسے موقع مل گیا تھا۔ کہ وہ مجھے موجودہ عہدہ سے برطرف کرا دے۔ وہ پولیس میں بھی رپورٹ کر سکتی ہے۔ صرف ایک فون کرنا کافی ہوگا۔ اور مجھے پکڑ کر دوبارہ فزن ورتھ کے جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

مجھے جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ میں نے سوچا۔ مگر کیسے؟ میں ٹروپیکا سے ۱۶۵ میل دور تھا۔ ایک مرتبہ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ میں لٹل کریک میں موجود تھا۔ پولیس سب سے پہلے ٹروپیکا میں ہی تلاش کرے گی۔ میں دوبارہ آکلینڈ جانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ کہ میں پہلے ٹروپیکا جاؤں اور پھر وہاں رکے بغیر کسی اور طرف چل دوں۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ میرے پاس پانچ سو ڈالر

موجود ہیں۔ مَیں ہوائی جہاز سے نیویارک بھی جا سکتا ہوں۔ پانچ سو ڈالر۔ ایک دم سے میرا دل دھک سے ہو گیا۔ میں تو یہ رقم جینن کو دے چکا ہوں۔ اب اس سے مانگوں گا تو وہ کیا سوچے گا۔

میں ان ہی خیالات میں کھویا ہوا تھا۔ کہ کچن کا دروازہ کھلا اور لولا اندر داخل ہوئی اس کے چہرے پر وہی طنزیہ حقارت آمیز مسکراہٹ موجود تھی۔

" تم نے ابھی تک یہ چیزیں الماری میں نہیں رکھیں؟" اس نے کہا۔

" بس رکھ رہا ہوں" میں نے دو چار ڈبے اٹھائے اور الماری کی طرف چلا۔ چڑیل عورت۔ میں دل میں کہہ رہا تھا۔ کیا تو نے پولیس کو اطلاع دی ہے یا نہیں۔ آخر تو کیا کرنا چاہتی ہے؟

" کیا یہ مناسب موقع نہیں ہے۔ کہ میں اور تم کچھ کھلی کھلی باتیں کر لیں۔" لولا نے اچانک کہا۔

" ہاں۔" میں نے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا۔

" جب جینن سونے چلا جائے گا۔ تو میں تم سے تفصیلی گفتگو کروں گی" لولا نے کہا۔

اس کا مطلب تھا۔ کہ اس نے ابھی پولیس کو رپورٹ نہیں کی۔ وہ کچھ اپنی شرائط منوانا چاہتی تھی۔

" جیسی تمہاری مرضی" میں نے جواب دیا۔

" اب تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ مسٹر چیٹ کارسن میں تمہاری قیمتی مدد کے بغیر بھی اپنا کام کر سکتی ہوں"

میں چپ چاپ کچن سے باہر نکل گیا اس کے بعد گرے باؤنڈ بس اپنے وقت پر آئی

اور چلی گئی۔ جینن ابھی جینی ہونے پر بہت خوش تھا۔ اس کے جانے کے بعد اس نے کہا۔ کہ چونکہ مجھے رات کی ڈیوٹی کرنا ہے۔ اس لئے اب جا کر آرام کروں مگر میں نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ لولا چیخ پڑی۔

"کہاں جا رہے ہو۔" اس نے تیزی سے کہا۔ "کیا یہ سب برتن میں اکیلے سمیٹوں گی چلو کام کرو۔ میں مفت کی کھانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔"

"مگر لولا اسے آج رات کی ڈیوٹی....." جینن نے کہنا چاہا۔

"مجھے اس کی پرواہ نہیں۔" لولا نے بات کاٹی اور میری طرف دیکھ کر کہا۔ "برتن اٹھا کر کچن میں لے جاؤ۔ اور پھر انہیں صاف کر کے الماری میں رکھو۔"

"ضرور مسز جینن۔" میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔ اور برتن اٹھانے لگا

"لولا" جینن نے بگڑتے ہوئے کہا۔ "جیک سے اس قسم کی باتیں مت کرو۔ میں نے اسے آرام کرنے کے لئے کہا تھا۔"

"خوب۔ تمہیں دوسروں کا بہت خیال رہتا ہے۔" لولا زہریلے لہجہ میں بولی۔ "مگر کیا میں کسی خیال کی مستحق نہیں ہوں؟" اور یہ کہہ کر وہ سب کچھ پھینک کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی لنچ روم سے نکل کر بنگلے میں گھس گئی۔ جینن نے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی پلیٹیں واپس رکھ دیں اسے نہ صرف لولا کے اس طرز عمل پر غصہ تھا۔ بلکہ مجھ سے شرمندہ بھی محسوس ہو رہا تھا

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مسٹر جینن!" میں نے نرمی سے کہا۔ "بات صرف اتنی ہے کہ وہ بہت تھک گئی ہے۔ تھکن میں مزاج چڑچڑا ہو ہی جاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ شام تک اس کا غصہ بالکل اتر جائے گا۔"

"مگر میں نے اسے آج کی طرح کبھی بکواس کرتے نہیں سنا!" جینن نے افسردگی

سے سر ہلایا۔ " ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو۔ پھر کیا تمہارے خیال میں مجھے ان سے جا کر بات کرنا چاہیئے"۔

اب میں جینس کو کیا بتاتا کہ یہ سب کچھ ایک ڈرامہ تھا۔ لولا اپنے غصہ کا اظہار کر کے آج کی رات اس سے علیحدہ کمرے میں سونے کا جواز پیدا کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ وہ آنے والی رات میں مجھ سے کسی دخل اندازی کے خطرے کے بغیر بات کر سکے۔

" میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔" میں نے جواب دیا۔" زیادہ سے زیادہ کل صبح تک اس کا غصہ بالکل اتر جائے گا۔"

جینس میرے قریب آیا اور بڑی محبت سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "تم بہت اچھے لڑکے ہو جیک۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو لولا کے اس تحقیر آمیز رویّہ کو برداشت نہیں کرتا۔ میں اس کی حرکت پر تم سے شرمندہ ہوں۔ اسے احساس نہیں کہ تمہاری وجہ سے ہمیں کتنا فائدہ ہے۔"

دوسرے کاموں کے ساتھ ہمیں کچن وغیرہ صاف کرتے برتن دھونے رکھنے میں شام کے سات بج گئے۔ لولا بنگلے میں ایسی گھسی کہ پھر سہ پہر چار بجے برآمد ہوئی۔ اور وہ بھی اس طرح جیسے کہیں باہر جا رہی ہو۔ اور وہ واقعی جا رہی تھی۔ میں نے اسے گیراج سے مرکزی کار نکالتے دیکھا۔ دوسرے لمحہ وہ ونیٹورتھ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس بات نے مجھے خوفزدہ کر دیا۔ کیا وہ پولیس کو بتانے جا رہی ہے؟ میں نے جینس سے ذکر کیا۔ اس کا منہ بن گیا۔

" جب کبھی ہمارے درمیان جھگڑا ہوتا ہے وہ پکچر دیکھنے ونیٹورتھ چلی جاتی ہے۔" اس نے جواب دیا۔" اب وہ رات کے گیارہ بجے تک واپس نہیں آئے گی۔ کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے، کہ مجھے اسے اتنی ڈھیل نہیں دینا چاہیئے تھی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کی ایسی حرکتوں پر اچھی

طرح مرمت کر دوں۔ اور اگر وہ باز نہیں آئی تو شاید مجھے ایسا ہی کرنا پڑے۔"

میں اس پر کیا رائے زنی کر سکتا تھا۔ خاموش رہا۔

"میں اکثر سوچتا ہوں کہ آخر وہ کہاں سے آئی تھی۔" جینس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔" اس نے کبھی مجھے اس بارے میں نہیں بتایا۔ مجھے اس کا اتنی آزادی سے بار بار وینٹورتھ جانا بھی پسند نہیں ہے۔ جب تم آئے تھے تو میں نے سوچا تھا کہ اب میں اسے تنہا نہیں جانے دوں گا خود بھی اس کے ساتھ جاؤں گا مگر اسے میرے ساتھ وہاں جانا پسند نہیں۔ جب بھی میں نے اسے ساتھ لے جانا چاہا۔ تو کبھی اس کے سر میں درد ہو گیا اور کبھی اس نے تھکی ہونے کا بہانہ کر دیا۔ کبھی کبھی تو مجھے شک ہوتا ہے کہ ....."

وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا شک ہوتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ختم کرو۔" وہ بولا۔ شاید مجھے اتنی باتیں نہیں کرنا چاہیئے تھیں۔"

میں خاموش ہو گیا۔ مگر میں سمجھ رہا تھا۔ کہ اسے کیا شک ہوتا ہے۔ جینس کو شبہ تھا۔ کہ کہیں لولا نے وینٹورتھ میں کوئی چاہنے والا نہ تلاش کر لیا ہو۔ کہیں وہ اسے دھوکا نہ دے رہی ہو۔ گیارہ بجے تک ٹریفک کچھ ہلکا ہو گیا۔ سوا گیارہ بجے لولا واپس آ گئی۔ کار سے اترتے ہی وہ سیدھی اپنے بیڈ روم میں چلی گئی۔

"میں اس سے بات کرتا ہوں۔" جینس نے کہا

"اس وقت خاموشی مناسب ہو گی۔" میں نے سمجھایا۔" ممکن ہے رات کو آرام کرنے کے بعد کل اس کا غصہ اتر جائے۔"

"شاید تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔" جینس پریشان نظر آ رہا تھا۔" اچھا تو پھر اب میں بھی

سونے کے لئے چلتا ہوں۔ تم سنبھال لوگے ؟"

"کیوں نہیں۔" میں نے خوش دلی سے جواب دیا۔ "گڈ نائٹ مسٹر جینن ؟"

وہ بنگلے میں چلا گیا۔ اس وقت لولا کے بیڈ روم میں بجلی جل رہی تھی۔ مگر جیسے ہی جینن نے اندر قدم رکھا لولا نے بجلی گل کر دی۔ میں لینج روم کے برآمد میں آ بیٹھا۔ میرا دل گھبرا رہا تھا۔ خوف کی سرد لہریں بار بار پورے جسم میں اٹھ رہی تھیں۔ مگر سردست میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے جیب سے سگرٹ نکال کر سلگایا۔ اور بڑھتی ہوئی تاریکی میں لولا کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

"

چھٹا باب

(۱)

میری ریسٹ واچ میں ایک بجکر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ گزشتہ آدھ گھنٹے سے کوئی ٹرک نہیں آیا تھا۔ مجھے لولا کا انتظار کرتے ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ آخر میں نے اسے بنگلے سے نکلتے دیکھا وہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے آئی اور میرے قریب ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی مجھ سے لے کر ایک سگریٹ سلگایا۔ میں نے سگریٹ تو دے دیا۔ مگر اسے سلگانے میں مدد نہیں دی میں اس پر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ میں اس کا اس حد تک غلام نہیں ہوں۔

"مجھے یہ تو شبہ تھا کہ تم وہ نہیں جو نظر آتے ہو" لولا نے دھواں چھوڑتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ گمان تک نہیں تھا۔ کہ تم فرن ورتھ سے بھاگے ہوئے مجرم ہو سکتے ہو۔"

"میں کوئی بھی ہوں جب تک تمہارا کام ایمانداری سے انجام دے رہا ہوں تمہیں میرے ماضی سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے"

"مگر مجھے اپنی بھی تو فکر ہے" لولا نے آرام سے ٹانگیں پھیلاتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر میں پولیس کو تمہارے بارے میں معلوم ہونے کے باوجود کچھ نہ بتاؤں تو یہ بھی تو جرم ہے اور میرے لئے پریشان ہو سکتا ہے۔"

"پھر کیا تم پولیس کو بتانا چاہتی ہو؟"

"ابھی میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کا انحصار تم پر ہے" لولا نے کہا۔ "اخبار میں لکھا

تھا کہ تم لارنس سیف کارپوریشن میں کام کرتے تھے۔"

"اس بات کا موجودہ معاملے سے کیا تعلق ؟" میں نے چونک کر اسے دیکھا۔ مگر اس کا چہرہ نسبتاً تاریکی میں تھا۔ اس لئے میں دیکھ نہیں سکا۔ کہ اس کے کیا تاثرات ہیں۔

"بہت کچھ" لولا نے جواب دیا۔ کارل کے پاس لارنس کمپنی کا سیف ہے اور میں اسے کھلوانا چاہتی ہوں"

گویا جارج رک ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ وہ جینین کی دولت کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔

"کیا سیف میں کوئی ایسی چیز رکھی ہے۔ جس کی تمہیں ضرورت ہے؟" میں نے انجان بننے کی کوشش کی۔ "لیکن مجھ سے کھلوانے کے بجائے اگر تم جینین سے مانگ لو تو زیادہ بہتر ہے۔"

"مسخرہ بننے کی کوشش مت کرو" لولا نے ناگواری سے کہا۔ "آج سہ پہر کی بات بھول گئے میں نے کیا کہا تھا۔ تمہیں آئندہ وہ ہی کرنا ہے جو میں کہوں گی ورنہ۔۔۔۔۔"

"مگر تم اس کا سیف کیوں کھولنا چاہتی ہو کیا وہ تمہیں خرچ کرنے کے لئے کافی رقم نہیں دیتا"

"اگر تم نے سیف نہیں کھولا تو یاد رکھو تمہیں دوبارہ فرن ورتھ کے جیل خانے جانا پڑے گا" لولا نے دھمکی دی۔ "بتاؤ کھولنا چاہتے ہو یا نہیں۔"

"فرض کرو میں سیف کھول دوں تو پھر کیا ہوگا" میں نے جواب دیا۔

"میں تمہیں ایک ہزار ڈالر اور چوبیس گھنٹے پہلے بھاگنے کی مہلت دے سکتی ہوں"

لولا نے واقعی بڑی موقع شناسی سے کام لیا تھا۔ میں اس کے لئے سیف کھولوں وہ ایک لاکھ ڈالر حاصل کرلے۔ صرف ایک ہزار ڈالر مجھے خیرات کردے اور میں پولیس سے جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑا ہوں۔ جینین سیف کو خالی اور مجھے غائب پائے۔ لامحالہ مجھ پر شبہ کرے پولیس میں رپورٹ کی جائے۔ پولیس میرا حلیہ سنے سیف توڑنے کا کارنامہ دیکھے اور فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جائے۔ کہ یقیناً میں ہی روپیہ لے کر بھاگا ہوں گا۔ کسی کو بھول کر بھی لولا پر شبہ

کرنے کا خیال نہ آئے۔ اس کے لئے پھر صرف اتنا ہی کام رہ جائے گا۔ کہ رقم کہیں چھپا دے اور صبر سے کچھ دن انتظار کرتی رہے جب معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے۔ تو ساری دولت لے کر غائب ہو جائے۔ کوئی شک نہیں بہترین اسکیم تھی اور کامیاب ہو سکتی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ جینیں اس دولت کو جسے تم چرانا چاہتی ہو۔ خود تمہاری تفریح اور آرام و آسائش پر خرچ کرنا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں ساتھ لے کر ساری دنیا کے سفر پر جانے کا ارادہ کر رہا ہے جو چیز تمہیں جائز طریقہ پر حاصل ہو سکتی ہے اس کے لئے ناجائز راستہ کیوں اختیار کر رہی ہو"

"دنیا کا سفر اور اس بوڑھے کھوسٹ کے ساتھ" لولا نے بڑی نفرت سے کہا۔ "میں تو اس کے ساتھ ونیٹور تھ تک جانا گوارا نہیں کرتی"

"لیکن وہ تم سے محبت . .

"اوہ۔ بکواس بند کرو۔" لولا نے تیزی سے کہا۔ "یہ بتاؤ تمہیں سیف کھولنے میں کتنی دیر لگے گی"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا" میں نے جواب دیا۔ "لارنس کمپنی کے سیف بڑے پیچیدہ ہوتے ہیں ممکن ہے میں اسے کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکوں"

"تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سیف کھول دو"

میں محض وقت حاصل کرنے کے لئے گفتگو کر رہا تھا۔ میں پوری طرح اس کی مٹھی میں تھا۔ پھر بھی مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ جینیں اپنی محنت کی کمائی سے محروم ہو جائے میں یہ بھی پسند نہیں کر سکتا تھا۔ کہ تمام زندگی وہ مجھے اپنی دولت کا چور خیال کرتا رہے۔ وہ میرا دوست تھا۔ بلکہ صحیح معنوں میں وہ ہی ایک دوست تھا۔ جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا تھا اس کے بعد میں اس کے ساتھ یہ زیادتی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف یہ بات بھی یقینی تھی کہ اگر میں نے لولا کی بات نہیں مانی تو مجھے ایک بار پھر فرن ورتھ جانا پڑے گا۔ مجھے اس الجھن کا کوئی حل

تلاش کرنا تھا۔

"سیف کہاں ہے۔" میں نے بدستور سوچتے ہوئے لولا سے پوچھا۔

"بنجیمنے کے کمرے میں۔"

"تو پھر میں سیف کھولوں گا تو وہ سن نہیں لے گا۔"

"وہ ہفتہ کے دن ایک میٹنگ میں جانے والا ہے تم اس کی عدم موجودگی میں سیف کھولو گے"۔

میں نے اپنے سگرٹ کا ٹوٹا برآمدے کے باہر تاریکی میں اچھال دیا۔

"اور تم اس دوران کیا کرو گی۔ مجھے دیکھتی رہو گی۔"

"اس دن میری نائٹ ڈیوٹی ہو گی۔ میں کچن میں پائیاں پکا رہی ہونگی اور اتنی مصروف ہونگی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہو گا۔ کہ تم کس وقت گھر سے فرار ہوئے۔"

اور اس وقت اچانک میں نے دیکھا کہ میں اس چڑیل سے کس طرح نبٹ سکتا ہوں یہ ضرور تھا کہ ایک مرتبہ پھر مجھے اپنی جان بچا کر بھاگنا پڑیگا۔ اور ایک اچھی خاصی ملازمت بھی ہاتھ سے نکل جائے گی۔ مگر کم سے کم میں جینسن کو ضرور نقصان سے بچا لوں گا۔ اور میرے نزدیک اب اس بات کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔

"جینسن کس وقت میٹنگ میں جائے گا۔ اور کب واپس آئے گا۔" میں نے پوچھا۔

"وہ سات بجے سے رات کے دو بجے تک باہر رہے گا۔"

بہت اچھا شیطان کی خالہ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں سیف کھول دوں گا لیکن اگر تو ایک لاکھ ڈالر کی آس لگائے بیٹھی ہے تو تجھے سخت مایوسی ہو گی میں رقم نکال کر سیدھا ٹروپیکا چلا جاؤں گا۔ پھر میں جینسن کو خط لکھ کر ساری داستان سنا دوں گا۔ اس کی ساری دولت اسے واپس کر دونگا۔ اس وقت اسے میری بات پر یقین کرنا ہی پڑیگا۔ اور اس کے بعد تیرا جو بھی حشر ہو گا تو بس

کا اندازہ نہیں کر سکتی۔

"تم میری مجبوری سے غلط فائدہ اٹھا رہی ہو۔" میں نے کہا۔ "ظاہر ہے کہ میں کسی بھی قیمت پر فرن ورتھ واپس جانا نہیں چاہتا۔"

"تو پھر ہفتہ کی رات طے رہی۔" لولا نے اپنا جوش دباتے ہوئے پوچھا۔

"جیسا تم کہو۔" میں نے مجبوری کے انداز میں شانے جھٹکے۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ مت سمجھنا کہ میں محض دھمکا رہی ہوں۔" اس نے کہا۔ "اگر تم نے سیف نہیں کھولا تو تمہیں فرن ورتھ جانا پڑے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔"

اور یہ کہنے کے بعد وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی بنگلہ میں داخل ہو گئی۔ میں اسے جاتے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئی میں سوچ رہا تھا۔ کہ اس کھیل میں دونوں طرف سے بیشتر پتے پھینکے جا چکے ہیں۔ اب بازی کا دارومدار ان پر ہے جو ہاتھوں میں باقی ہیں دیکھنا یہ ہے کہ اب کون کس کو بلف کرنے میں کامیاب ہوتا ہے مجھے پورا یقین تھا۔ کہ اس کے چار بادشاہوں کے مقابلے میں میرے پاس چاروں اِکے موجود ہیں۔"

---

(۲)

اس کے دوسرے دن جبکہ میں دوپہر کے کھانے کا رش ختم ہونے پر میزوں کی صفائی کر رہا تھا۔ اور جینس باہر پیٹرول پمپ پر کام کر رہا تھا۔ میں نے لولا سے کہا کہ وہ مجھے سیف کا نمبر معلوم کر کے بتلائے اس کے بغیر میں سیف نہیں کھول سکتا اس نے نمبر بتانے کا وعدہ کیا پھر اس سہ پہر جب جینس اس پاس موجود نہیں تھا۔ لولا نے مجھے ایک پرچہ دیا جس پر نمبر لکھا ہوا تھا۔

نمبر دیکھ کر میں نے جان لیا. کہ یہ اس ماڈل کا سیف ہے جو پہلے کبھی تیار ہوتا تھا. لیکن چونکہ اسکی فروخت نفع بخش ثابت نہیں ہوسکی تھی. اس لئے کمپنی نے تیار کرنا بند کردیا تھا اس ماڈل کے سیف میں دو خرابیاں تھیں ایک تو یہ کہ اس کا قفل دروازہ بند کرنے پر آپ سے آپ لگ جاتا تھا. جبکہ بہت سے لوگ چابی سے بند کرنا پسند کرتے ہیں دوسری یہ کہ اس کا کھولنا بہت ہی زیادہ آسان ثابت ہوا تھا. اور یہ دونوں باتیں میرے حسب منشا تھیں.

جمعرات کے دن جب میں اور جینسن گیراج میں کام کر رہے تھے تو جینسن نے کہا.

"مجھے ہفتہ کی رات کو ونیٹورہتم ایک میٹنگ میں شریک ہونے جانا ہے اس رات کو لولا کی ڈیوٹی ہے. مجھے خوشی ہوگی اگر تم بھی ذرا خیال رکھو! یہ ٹرک ڈرائیور کچھ زیادہ اچھے لوگ نہیں ہوتے. رات میں ایک خوبصورت عورت کو تنہا دیکھ کر ان میں سے کسی کے دل میں بھی شیطان گھس سکتا ہے"

میرے دل پر ایک گھونسا سا لگا. جینسن مجھ پر اتنا اعتماد کرتا ہے کہ وہ مجھے اپنی عزت کی نگہبانی سونپ رہا ہے. اس کے سیدھے سادے دماغ میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ لولا کو تنہا پاکر وہی شیطان میرے دل میں جاگ سکتا ہے.

"ضرور مسٹر جینسن" میں نے جواب دیا. "میں ضرور خیال رکھوں گا. تم فکر مت کرو"

"مجھے معلوم ہے" جینسن مسکرایا. "جہاں تک مردوں کو پہچاننے کا تعلق ہے میں کبھی غلطی نہیں کرتا. مجھے تم پر اعتماد ہے"

جمعہ میری چھٹی کا دن تھا. میں نے جینسن سے کار مانگی کہ ذرا ٹروپیکا کی سیر کرنا چاہتا ہوں. اس نے بلا تامل اجازت دے دی. پھر جب میں نے اس سے سو ڈالر بھی مانگے تو اسے کچھ تعجب سا ہوا. مگر رقم میری تھی اسے کیا انکار ہو سکتا تھا. البتہ اس نے مشورۃً اتنا ضرور کہا کہ آوارہ عورتوں سے دور رہوں اور شراب پی کر گھر واپس نہ آؤں.

ٹروپیکا جانے والی پہاڑی سڑک بڑی پیچیدہ اور پیچ و خم والی تھی۔ جگہ جگہ اتنے خطرناک موڑ تھے۔ کہ بڑا ہوشیار رہنا پڑتا تھا۔ میں نے بہت جلدی کی پھر بھی چار گھنٹے سے پہلے ٹروپیکا نہیں پہنچ سکا۔ یہ چیز پریشان کن تھی۔ فرار ہونے کے بعد میرے لئے ایک ایک منٹ قیمتی ہوگا۔ اس قیمتی وقت کے چار گھنٹے اس طرح ضائع ہونا نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا۔ اپنے ذہن میں میں نے فرار کے پورے پلان کو بڑی اچھی طرح سوچ لیا تھا۔ میں نے ہوائی جہاز سے سفر کرنے کے بجائے ٹرین سے جانے کو ترجیح دی تھی اس علاقے میں پولیس سب سے زیادہ جس جگہ کی نگرانی کرے گی وہ ایئرپورٹ ہی ہو سکتا تھا۔

ٹروپیکا پہنچ کر میں ایک ٹریول ایجنسی میں گیا اور نیویارک جانے والی ٹرینوں کا وقت معلوم کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ایک ٹرین رات میں ساڑھے بارہ بجے بھی جاتی ہے جینس کو سات بجے میٹنگ میں جانا تھا۔ اس لئے میں بڑی آسانی سے ساڑھے سات بجے تک سیف کی رقم لے کر وہاں سے بھاگ سکتا تھا۔ لولا پر قابو پانا بھی کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ اگر پونے آٹھ بجے بھی وہاں سے چلوں تو پونے بارہ بجے تک ٹروپیکا پہنچ سکتا تھا۔ جبکہ ٹرین ساڑھے بارہ بجے جاتی تھی۔ ٹریول ایجنسی کے دفتر سے نکل کر میں ایک ریڈی میڈ کپڑے کی دکان پر گیا اور اپنے لئے کتھئی رنگ کے کپڑے کا ایک سوٹ خریدا۔ کپڑے میں ایسی تراش خراش اور رنگ برنگی جیبوں سے کام لیا گیا تھا۔ کہ ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد کوٹ کا بھول جانا قریب ناممکن تھا۔ اس طرح پھر میں نے ایک پھیکے مار الٹرا ہیٹ لیا۔ یہ بھی دور سے پہچانا جا سکتا تھا ایک سوٹ خریدا اور یہ سب چیزیں اس میں رکھ دیں۔ سوٹ کیس مقفل کیا اور کار کی ڈکی میں رکھ دیا۔ پھر ایک دکان سے دھوپ کا چشمہ خریدا یہ چشمہ بھی میں نے کار کی ڈکی میں بند کر دیا یہ سب اس لئے تھا کہ جب لولا پولیس کو میرے حلیہ کے بارے میں بتلائے تو میں وہ حلیہ تبدیل

کر چکا ہوں۔

پوری طرح مطمئن ہو کر کہ میں اپنی تیاری مکمل کر چکا تو میں واپس چل دیا۔ پہاڑی سڑک جہاں ریگستانی حصہ میں داخل ہوتی تھی۔ وہاں جھاڑیوں کا ایک طویل جھنڈ تھا میں نے اس کے قریب کار روکی اور سوٹ کیس چند گھنی جھاڑیوں کی آڑ میں چھپا دیا۔ بھاگتے وقت یہاں سے سوٹ کیس دوبارہ لیا جا سکتا تھا۔

میں شام کے سات بجے پوائنٹ آف نورمیٹرن واپس آ گیا اس رات میری ڈیوٹی تھی جنین گیارہ بجے کے بعد سے نے چلا گیا۔ میں اور لولا ابھی کام کر رہے تھے۔ ساڑھے گیارہ لولا میرے پاس آئی۔

"تم ٹروپیکا کیوں گئے تھے؟" اس نے پوچھا۔

"تمہارے خیال میں کیوں گیا ہوں گا؟" میں نے جواب دیا۔ "جب مجھے فرار ہی ہونا ہے تو کیا ابھی سے اس کا انتظام کرنا مناسب نہیں تھا۔ میں نے سان فرانسسکو جانے والے ہوائی جہاز پر ایک سیٹ ریزرو کرا لی ہے؟"

"تو تم سان فرانسسکو جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟" لولا نے پوچھا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب کہ میں کہاں جانا چاہتا ہوں؟"

"کچھ نہیں" لولا نے کندھے جھٹکے "مجھے صرف اس سے دلچسپی ہے کہ تم سیف کھول دو"

"وہ میں کر دوں گا۔"

لولا بنگلے میں چلی گئی۔ میں رات کے سناٹے میں تنہا بیٹھا رہ گیا۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ صرف ایک دن کے لئے میں یہاں اور ہوں پھر خدا معلوم تقدیر کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھلائے۔ ایک لمحہ کے لئے میرے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ کیوں نہ ساری رقم میں خود ہی رکھ لوں۔ اتنی بڑی رقم ہاتھ میں ہو تو انسان دنیا کے کسی بھی حصہ میں جا کر دوبارہ زندگی

شروع کر سکتا ہے۔ مگر فوراً ہی میں نے اس خیال کو دل سے نکال دیا۔ جیس مجھ پر اعتماد کرتا ہے۔ میں اس جیسے شریف انسان کے ساتھ یہ غداری نہیں کر سکتا تھا۔ ٹرد پہنچ کر مجھے اسے رقم واپس کرنا ہی ہوگی۔

ہفتہ کے دن شام کے چھ بجے جینن میٹنگ میں جانے کے لئے لباس تبدیل کرنے سے پہلے میرے پاس آیا۔

"میں اب نہا دھو کر میٹنگ میں جا رہا ہوں۔" اس نے کہا۔ "واپسی کے بارے میں میں کوشش کروں گا۔ کہ جلدی آ جاؤں مگر تم جانتے ہو کہ جب دو چار ہم عمر دوست مل جائیں تو کچھ تفریح کا موڈ بھی بن جاتا ہے ممکن ہے دو سے بھی زیادہ بج جائیں۔ مگر لولا کو یہ بات مت بتانا۔" وہ آنکھ میچ کر میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"کوئی بات نہیں جب چاہو واپس آنا۔" میں نے جواب دیا۔ میں نے کوشش کی کہ میں بھی ایک جوابی مسکراہٹ ہونٹوں پہ لے آؤں مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔ میں دل ہی دل میں اتنا افسردہ تھا۔ کہ اس کی طرف نظر بھر کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ بس ایک گھنٹہ اور میں دل میں کہہ رہا تھا۔ پھر تم ہمیشہ کے لئے میری زندگی سے نکل جاؤ گے۔

پھر جب وہ چلا گیا۔ تو میں نے گیرج میں جا کر اسٹیشن ویگن کار دیکھی۔ جینس کے پاس ایک مرکری کار۔ ایک اسٹیشن ویگن اور ایک ٹرک تھا۔ مرکری کار وہ خود لے گیا تھا۔ ٹرک میرے لئے بالکل بیکار تھا۔ اس لئے میں نے اسٹیشن ویگن لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میں نے اس کی ٹنکی چیک کی پیٹرول بھرا ہوا تھا۔ میں پنچ روم میں واپس آ گیا۔ لولا وہاں میری منتظر تھی۔ ہم دونوں بنگلے میں داخل ہوئے۔

"سیف کہاں ہے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"بیٹھنے کے کمرے میں صوفے کے پیچھے۔" اس نے جواب دیا۔

بیٹھنے کے کمرے میں صوفے کے پیچھے پہنچکر میں نے دیکھا کہ نمبر دیکھ کر میں نے جو اندازہ لگایا تھا وہ بالکل درست تھا۔ یہ سیف اسی پرانے ماڈل کا تھا۔ مزید یہ کہ صرف نمبروں سے کھل سکتا تھا۔ اس میں چابی کے دہرے قفل کا انتظام نہیں تھا۔

"بہتر ہوگا۔ کہ تم باہر پیٹرول پمپ پر ٹھہرو۔" میں نے لولا سے کہا۔ "مجھے اس کے کھولنے میں دو گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں۔"

"اتنی دیر؟" اس کی آنکھوں میں شبہ جھانکنے لگا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ لارنس کمپنی کے سیف کھولنا آسان نہیں ہوتا۔" میں نے جواب دیا۔ "بہتر ہوگا کہ اس درمیان پنچ روم بند کر دو۔ اگر لوگ کھانے کے لئے آنے لگے تو میں سیف نہیں کھول سکوں گا۔"

"وہ میں نے پہلے ہی بند کر دیا ہے۔" لولا نے بتایا۔

"میں کچھ اوزار لینے جا رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ اور دوبارہ گیرج چلا گیا۔ اوزار ایک بڑے سے کینوس کے تھیلے میں رکھے رہتے تھے۔ مجھے اوزاروں سے زیادہ اس کینوس کے تھیلے کی ضرورت تھی۔ جس میں میں نے ایک لاکھ ڈالر رکھ کر لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس وقت میں گیرج سے تھیلا لے کر نکل رہا تھا تو ایک پیکارڈ کار آگئی۔ میں نے کار میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کو دیکھا اور میرا خون خشک ہوگیا۔ وہ دونوں پولیس کے آدمی تھے۔ لولا نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا۔ اور وہ ان سے بات کرنے کے لئے بنگلے سے باہر آگئی تھی۔ میں نے ان سے نپٹنے کا کام لولا پر چھوڑا۔ خود بنگلے کی طرف چلا۔

"اے۔" ایک نے مجھے آواز دی۔ مجھے رکنا پڑا۔ وہ دونوں کار سے اتر آئے تھے۔

اور اب میری طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔

"کار کے پہئیے میں پنکچر ہو گیا ہے؛" وہ بولا۔ "دوسرا پہیہ ڈکی میں رکھا ہے۔ جلدی سے اسے نکال کر اسے لگا دو۔"

"او وہ ضرور" میں نے جواب دیا۔

ایک کانسٹیبل نے مجھے ڈکی کی چابی دی۔ دوسرے نے لولا کی طرف دیکھا۔

"جب تک آدمی پہیہ لگا رہا ہے کچھ کھلانے کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"اس وقت صرف سینڈوچز موجود ہیں؛" لولا نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں وہ بھی چلیں گے۔" کانسٹیبل نے کہا۔ "مگر ذرا جلدی ہمیں پہلے ہی دیر ہو گئی ہے۔"

لولا انہیں ساتھ لے کر لنچ روم میں چلی گئی۔ میں دوسرا پہیہ لگانے لگا۔ میرا جسم پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ فرار کے لئے جو وقت مجھے حاصل تھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ دوسرا پہیہ لگانے اور پہلے کا پنکچر درست کرنے میں آٹھ بجکر دس منٹ ہو گئے۔ اس وقت مجھے اپنے پروگرام کے مطابق ٹروپیکا جانے والی روڈ پر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر اب ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے میں نیویارک جانے والی ٹرین نہیں پکڑ سکوں گا۔

وہ پولیس والے گئے تو دو کاریں اور آ گئیں۔ ان میں کالج کے شریر لڑکے بھرے ہوئے تھے۔ اور ہمارے انکار کے باوجود کچھ نہ کچھ کھانے پر بضد تھے۔ مجبوراً ان کی توڑ پھوڑ سے بچنے کے لئے ان کی بات ماننا پڑی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ہمیں آج موقع نہیں مل سکے گا؛" میں نے لولا سے سرگوشی میں کہا۔ "بہتر ہوگا کہ آج ارادہ ملتوی کریں۔ اور پھر کسی دوسرے موقع پر کوشش کریں ہم

نے سیف کھولنے کے لئے بہت غلط وقت رکھا تھا۔

اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اور کھانا دینے میں مصروف ہو گئی۔ میرا کہنا بالکل درست ثابت ہوا۔ یہ وقت واقعی غلط تھا کیونکہ اگلے دو گھنٹے کاروں ٹرکوں اسٹیشن ویگنوں کی مسلسل آمد جاری رہی۔ یہاں تک کہ دس بج گئے تب پھر کہیں جا کر کچھ سکون ملا۔

"جاؤ جا کر سیف کھولو۔" لولا نے کہا۔

"اب بہت دیر ہو چکی ہے کسی اور دن کوشش کریں گے۔" میں نے جواب دیا۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا۔" وہ سخت لہجہ میں بولی۔ "جاؤ سیف کھولو۔"

"جیسن چار گھنٹے میں واپس آ جائے گا۔ میں اتنی دیر میں سیف کھول کر کسی محفوظ جگہ تک نہیں پہنچ سکتا۔"

لولا کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل آئی۔

"سیف کھولو ورنہ میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں۔"

"تم نے کہا تھا کہ مجھے فرار ہونے کے لئے چوبیس گھنٹوں کی مہلت دو گی۔"

"وہ آ بھی جائے تب بھی اسے کل صبح آٹھ بجے سے پہلے تمہارے غائب ہونے کا پتہ نہیں چل سکتا۔" لولا نے جواب دیا۔ "اور سیف دیکھنے کا خیال تو اسے اس کے بعد بھی شاید ہی آئے۔ تمہارے پاس وقت ہی وقت ہو گا۔ جاؤ جا کر سیف کھولو۔"

میں نے دیکھا کہ وہ محض دھمکی نہیں دے رہی ہے بلکہ اس کا فی الواقع ارادہ بھی وہی ہے۔ مجبوراً میں نے دوبارہ گیرج جا کر کینوس کا تھیلا اٹھایا۔ اس وقت دس بجکر دس منٹ ہوئے تھے۔ صبح تین سے پہلے میں ٹروپیکا نہیں پہنچ سکتا تھا اور اس وقت کوئی ٹرین نہیں مل سکتی تھی۔ مجھے شہر پہنچتے ہی اسٹیشن ویگن کو بھی کہیں ٹھکانے لگانا ہو گا۔ پھر

صبح تک چھپنے کی جگہ تلاش کرنا ہو گی۔ بالوں کو کسی اور رنگ میں رنگنے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد شاید میں اب بھی اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

میں بنگلے کی طرف جا رہا تھا۔ تو ایک ٹرک آ گیا۔ میں نے لولا کو اس کی طرف بڑھتے دیکھا۔ میں رکے بغیر بنگلے میں داخل ہو کر بیٹھنے کے کمرے میں پہنچ گیا۔ بجلی جلائی۔ وہ صوفہ ہٹایا۔ جس کے پیچھے سیف چھپا ہوا تھا۔ پھر سیف کے آگے گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے میں نے ڈائل سے کان لگا کر اسے ادھر اُدھر گھمانا شروع کر دیا۔ پھر جیسا کہ میرا اندازہ تھا۔ اسے کھولنا کچھ مشکل ثابت نہیں ہوا۔ دس منٹ کی کوشش سے میں اسے کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ میں نے آہستہ سے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔

اندر قطار در قطار نوٹوں کی گڈیاں چنی ہوئی تھیں۔ سو سو ڈالر کے نوٹوں کے سو بنڈل۔ میں نے کینوس کا تھیلا گھسیٹ کر اپنے قریب کیا اور ابھی ایک بنڈل ہی اٹھایا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز آئی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو جیک۔"

جینس کے الفاظ میرے دل و دماغ سے یوں گزر گئے جیسے کوئی تیز دھار والی تلوار کاٹتی نکل جائے۔ میرے جسم سے جیسے کسی نے روح نکال لی ہو۔ کھلے ہوئے سیف کے سامنے میں بے حس و حرکت بیٹھا رہ گیا۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے گھوم کر دیکھا۔ جینس دروازے میں کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور غم کے تاثرات تھے آخر وہ قدم بڑھا کر کمرے کے اندر آ گیا۔

"جیک یہ تم کیا کر رہے تھے؟" اس نے پھر پوچھا۔ اس کی آواز اس کا لہجہ سب اس کے دلی صدمے کا اظہار کر رہے تھے۔ میں آہستہ سے اٹھا۔

مجھے افسوس ہے مسٹر جینسن" میں نے جواب دیا۔ "بظاہر تمہیں یہ ہی معلوم ہو رہا ہو گا۔ کہ میں تمہاری دولت لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر یہ سچ نہیں ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اگرچہ ظاہری حالات میرے خلاف ہیں لیکن تمہیں میرے الفاظ پر یقین کرنا ہی پڑے گا۔"

اسی وقت لولا بھی کمرے میں آگئی اس کا چہرہ دھلے ہوئے کپڑے کی طرح سفید ہو رہا تھا اور وہ کانپ رہی تھی۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے۔" وہ چیخی "کیا یہ شخص سیف کھول رہا تھا۔ میں جانتی تھی کہ ایک دن یہ ہی ہو گا۔ میں نے تمہیں خبردار کر دیا تھا۔ کارل میں نے بتا دیا تھا کہ یہ شخص اعتبار کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اب دیکھ لو کہ اس نے تمہارے اعتبار کا کیا انعام دیا ہے۔"

مگر جینسن نے شاید ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا وہ بدستور مجھے گھور رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے تھے جیک" اس نے پوچھا۔ "کیا تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہے"

"ہاں میرے پاس اس کا جواب ہے۔" میں نے کہا۔ "پہلی بات تو یہ کہ میں جیک ہنٹور نہیں ہوں۔ میرا اصلی نام جیٹ کارسن ہے میں چھ ہفتے پہلے فرن ورتھ کے جیل خانے سے بھاگ نکلا تھا۔"

میں نے دیکھا کہ جینسن کے چہرے پر سختی کے تاثرات ظاہر ہوئے وہ اور آگے بڑھا اور صوفے پر بیٹھ گیا

"میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔" اس نے کہا۔ "تو تم کارسن ہو۔"

"ہاں۔" میں بولا اور لولا کی طرف اشارہ کیا۔ "اس نے ایک پرانے اخبار میں جو منگل کے دن بیکری کی چیزوں کے ساتھ آگیا تھا۔ میرا فوٹو دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ اس نے

کہا۔ کہ اگر میں نے سیف نہیں کھولا تاکہ وہ تمہاری دولت چرا سکے تو مجھے پولیس کے حوالے کردے گی'

جھوٹے بدمعاش۔ جھوٹ۔ لولا چیخی۔" کارل اس کی باتوں پر یقین مت کرنا یہ جھوٹ

بول رہا ہے یہ اپنی جان بچانے کے لئے مجھ پر الزام رکھنا چاہتا ہے۔ میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں"

جینس نے اس کی طرف دیکھا۔

"جب میں چاہوں گا پولیس کو فون کر دوں گا۔" اس نے کہا۔" تم اس معاملے میں دخل مت دو"

" یہ جھوٹ بول رہا ہے کارل یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے۔" لولا نے پھر کہا۔

" تم ذرا خاموش رہو۔" جینس نے قدرے سخت لہجہ میں جواب دیا۔

لولا دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی۔

" تمہیں کچھ اور بھی کہنا ہے۔" جینس مجھ سے مخاطب ہوا۔"

" میں نے سوچا تھا۔ کہ میں بظاہر اس کے کہنے کے مطابق سیف کھولوں گا۔ پھر رقم اسے

دینے کے بجائے ٹرو پیکالے جاؤں گا۔ وہاں سے میں تمہیں ایک خط کے ذریعہ ساری بات سے آگاہ

کرتا اور روپیہ واپس کر دیتا۔ میرا خیال تھا۔ کہ شاید اس طرح تمہیں میری بات کا یقین آجائے"

وہ تقریباً پانچ سیکنڈ تک گھورتا رہا۔ میں بھی اس کی سخت نگاہ کا مقابلہ بغیر پلک جھپکائے

کر رہا تھا۔ پھر اس نے گردن گھمائی اور لولا کو گھور کر دیکھا۔ لولا اس کی سخت نظروں کا مقابلہ

نہیں کر سکی اور سر جھکا لیا۔

" تم کہتی ہو کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔" جینس نے اس سے پوچھا۔

" ہاں بیشک یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

" تب پھر میری طرف دیکھ کر بات کرو۔"

مگر یہ بات لولا کے بس میں نہیں تھی۔ اس نے کوشش ضرور کی مگر جب بھی اس کی

نظریں جینن کی تیز نظروں سے ملیں۔ لولا کی آنکھیں جھک جاتیں۔ آہستہ آہستہ جینن صوفے سے اٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی نامعلوم طریقہ پر وہ ان چند منٹ کے اندر پہلے سے کہیں زیادہ بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس کے ماتھے کی جھریوں میں کچھ نئی جھریوں کا اضافہ ہو گیا تھا اور اس کے تنے ہوئے چوڑے شانے کچھ آگے جھک گئے تھے۔

"اپنے کمرے میں جاؤ لولا۔" اس نے کہا۔ "میں اس بارے میں کل بات کروں گا۔ نائٹ ڈیوٹی کی فکر مت کرنا وہ میں کرتا رہوں گا۔ تم جا کر آرام کرو۔"

"تم اس آدمی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔" لولا بولی۔ "میں پولیس کو فون کرنا چاہتی ہوں۔"
جینن نے آگے بڑھ کر لولا کے دونوں بازو پکڑے اور اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔
"میں نے تم سے کہا۔ کہ تم جا کر آرام کرو۔" اس نے سخت لہجہ میں کہا۔ "پولیس کو فون کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

یہ کہہ کر اس نے لولا کو دھکا دیکر کمرے سے باہر نکال دیا۔ اور پھر دوبارہ واپس آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ میں ابھی تک کھلے ہوئے سیف کے سامنے بت بنا کھڑا تھا۔

"مجھے امید نہیں کہ تم میری بات پر یقین کرو گے۔" میں نے کہا۔ "مگر یہ حقیقت ہے کہ میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔ میری مجبوری صرف یہ تھی کہ میں فرن ورتھ کے جہنم میں واپس جانا نہیں چاہتا تھا۔"

"اتفاقات کتنے حیرت انگیز طریقہ پر پیش آتے ہیں۔" جینس نے آہستہ سے کہا۔ "میٹنگ کے صدر پر عین اس وقت جبکہ وہ میٹنگ میں شریک ہونے آرہے تھے۔ دل کا دورہ پڑا۔ میں وہاں پہنچا تو میٹنگ ملتوی ہو چکی تھی۔ اور محض اس اتفاق سے کہ ایک شخص پر اچانک دل کا دورہ پڑ گیا تھا۔ ایک دوسرے شخص کو اتفاق سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کی بیوی اس کو لوٹنے

کی سازش کر رہی تھی"

"تمہارا مطلب ہے کہ میری بات کا یقین کرتے ہو۔"

"میں نے تمہیں بتایا تھا۔ کہ میں مردوں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کرتا جیک" جینسن نے جواب دیا۔ "لیکن شاید مجھے عورتوں کو پرکھنے کا سلیقہ نہیں ہے۔"

"شکریہ" میں نے کہا۔

جینسن نے کھلے ہوئے سیف کو دیکھا اور پھر مجھے۔

"مگر اب تمہارا یہاں رہنا خطرناک ہے۔ وہ ضرور پولیس کو تمہاری یہاں موجودگی کی اطلاع کر دے گی اس لئے تمہیں جانا ہی پڑے گا۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔"

"میں تمہیں معقول رقم دے دوں گا۔ تم اسٹیشن ویگن بھی لے جا سکتے ہو۔ کچھ سوچا ہے کہ کہاں جاؤ گے۔"

"نیویارک۔ وہاں میں زیادہ محفوظ رہ سکتا ہوں"

"میں تمہیں تیس ہزار ڈالر دینا چاہتا ہوں۔" جینسن نے سنجیدگی سے کہا: "تم اس رقم سے کوئی کاروبار شروع کر سکتے ہو۔"

میں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں مجھے اتنی زیادہ رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ مسٹر جینسن" میں نے کہا "یہ بات نہیں کہ میں تمہاری ہمدردی اور خلوص کا معترف نہیں ہوں مگر میں تیس ہزار ڈالر نہیں لے سکتا"

"تم لے سکتے ہو۔ اور تم لو گے۔" جینسن نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا: "میں اپنے دنیا کے سفر پر تنہا جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اس لئے اب مجھے اتنی دولت کی ضرورت نہیں

رہ گئی ہے ۔ جبکہ تمہیں اس کی شدید ضرورت ہے ۔ مجھے اب تک کوئی ایسا آدمی نہیں ملا ہے۔ جسے میں نے تم سے زیادہ پسند کیا ہو۔ تمہیں یہ رقم لینا ہی پڑے گی ؟ اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ " میں تمہیں آسانی سے نہیں بھول سکوں گا۔ جیک !

اور اس وقت میں نے اسے دیکھ لیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے کام لیا ہو گا۔ کیونکہ اتنی ہی دیر میں وہ اپنا لباس بھی تبدیل کر آئی تھی۔ اس کا چہرہ سفید اور آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس کے سیدھے ہاتھ میں اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور دبا ہوا تھا۔

ساتواں باب

(۱)

چند سیکنڈ کے لئے کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ جینس اسکی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔ اسی حیرت اور تعجب کے عالم میں اس نے لولا کی طرف قدم بڑھایا۔

"وہیں کھڑے رہو۔" لولا نے کہا۔ اسکی آواز سخت اور لہجہ انتہائی سرد تھا: "میں یہ سب رقم لئے جارہی ہوں۔ تم اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔"

"کیا تم پاگل ہوگئی ہو:" جینس نے تیزی سے کہا۔ "ریوالور رکھ دو یہ بھرا ہوا ہے:"

"میں نے کہا کہ اپنی جگہ سے حرکت مت کرو۔ میں اس زندگی سے۔ تم سے اور تمہارے مجرم دوست سے تنگ آچکی ہوں۔ میں جارہی ہوں اور تمہاری دولت بھی ساتھ لئے جارہی ہوں۔ تم دونوں میں سے کوئی بھی مجھے نہیں روک سکتا۔"

جینس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

"تمہیں اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے شرم آنا چاہیئے:" جینس نے جواب دیا: "یہ دولت ہم دونوں کے لئے ہے۔ میں نے اسے جمع کرنے میں پینتیس سال صرف کئے ہیں۔ تم اس طرح اسے لے کر نہیں جاسکتیں۔ ریوالور رکھ دو۔ اور یہ احمقانہ باتیں ختم کرو:"

"تم کچھ بھی کہو۔ میں اپنے ارادے سے باز نہیں آسکتی۔ اگر تم نے مجھے روکنے کی کوشش

کی تو میں پولیس کو بتا دوں گی کہ تم نے جیل سے بھاگے ہوئے ایک مجرم کو اپنے گھر میں پناہ دی ہے میں انہیں یہ بھی بتا دوں گی کہ تم نے اپنی آمدنی کے ایک بڑے حصہ پر کوئی انکم ٹیکس بھی نہیں دیا ہے۔ میرے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہیں پچھتانا پڑے گا۔"

جینسن کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔

"وقت آگیا ہے کہ تمہیں کوئی اچھا سا سبق دیا جائے۔" وہ بولا۔ "میری نرمی نے تمہاری عادت بگاڑ دی ہے۔ جو بغیر سزا پائے درست نہیں ہو سکتی۔"

اس نے لولا کی طرف قدم بڑھایا میں دیکھ رہا تھا۔ کہ اس وقت لولا لیچ میں بالکل اندھی ہو رہی ہے۔

"آگے مت جاؤ۔" میں نے تیزی سے کہا۔ اور سیف کے کھلے ہوئے دروازے کو دھکا دیا۔ دروازہ بند ہو گیا۔

لولا نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی نفرت کے تاثرات ابھرے یقیناً وہ سیف کے بارے میں اتنا تو جانتی ہی تھی کہ میرے دروازہ بند کرتے ہی اس کا خود کار تالا بھی خود بخود بند ہو گیا ہے۔ اتنی دیر میں جینسن اس کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔ ادھر وہ لولا کی طرف جھپٹا ادھر اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے انتہائی خوف کے عالم میں جینسن کی طرف دیکھا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ بالکل بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ پھر اس کا قد آدم جسم کسی تناور درخت کی طرح ایک جھونکا لے کر فرش پہ آ رہا۔ لولا زور سے چیخی اور جلدی سے ریوالور نیچے پھینک کر دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا۔

میں کانپتے ہوئے آگے بڑھا۔ اور جینسن کے قریب جھک گیا۔ اس کے بائیں جانب ایک سرخ دھبہ نمودار ہو چکا تھا۔ گولی غالباً دل پر لگی تھی۔ کہ اس کی موت فوراً واقع ہو چکی تھی

مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

لولا سر سے پیر تک کانپی اور اندھا دھند بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ میں نے اس کے بیڈروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ میں گھٹنے کے بل جینین کے قریب بیٹھا ہوا اسے جاتے دیکھتا رہا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کہ کیا کروں۔ میں پولیس کو فون کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ لولا سے کچھ امید نہیں تھا۔ وہ یہ بھی کہہ سکتی تھی۔ کہ میں نے جینین کو قتل کیا ہے۔ وہ پولیس کو میرے بارے میں بھی بتا سکتی تھی اور اس کے زبان کھولنے کی دیر ہے پھر پولیس کو کسی مزید ثبوت کی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔

میں یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے ایک کار رکنے کی آواز سنی۔ ساتھ ہی کسی نے زور سے ہارن بھی بجایا۔ بیٹھنے کے کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ باہر جو کوئی بھی تھا۔ کمرے میں بجلی جلتے دیکھ سکتا تھا۔ اگر میں جلد ہی اس کے پاس نہیں پہنچا تو وہ خود تلاش کرتا ہوا۔ ادھر آ سکتا تھا۔ میں اٹھ کر دروازے کی طرف چلا۔ میرا پیر کسی چیز سے ٹکرایا دیکھا تو وہ ریوالور تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لیا۔ دروازہ کھولا۔ اور بنگلے سے باہر نکل کر پٹرول پمپ کی طرف چل دیا۔

ایک کرسلر کار انتظار کر رہی تھی۔ اگلی سیٹ پہ ایک سرخ بالوں والی لڑکی بیٹھی تھی اور ایک موٹا سا بوڑھا آدمی کار سے اتر رہا تھا۔

"پٹرول ڈالو" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "کچھ کھانے کو مل جائے گا۔"

میں ایک خواب کی سی کیفیت میں محض عادت کے زور پر کار میں پٹرول ڈالنے لگا۔ اس کی دوسری بات جیسے میں نے سنی ہی نہیں تھی۔

"ارے۔ کیا بہرے ہو؟" موٹے آدمی نے کہا۔ "ہمیں کچھ کھانے کو چاہیئے۔"

"مجھے افسوس ہے۔ لنچ روم بند ہو چکا ہے۔ میں نے جواب دیا۔
میں ان دونوں سے جلد سے جلد چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔ مگر موٹا آدمی کہاں ماننے

والا تھا۔

"تب پھر اسے کھولو۔ ہمیں بھوک لگی ہے اور تمہارا کام ہے کہ ہمیں کھانا مہیا کرو۔"

"مجھے افسوس ہے جناب لنچ روم بند ہو چکا ہے۔"

"کیا تم اس جگہ کے مالک ہو۔"

"نہیں۔"

"تب پھر اپنے مالک کو بلاؤ۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" موٹے آدمی نے کہا اور
یہ دیکھ کر کہ میں اپنی جگہ سے حرکت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ وہ خود ہی بنگلے کی طرف چل دیا۔
"اچھا اچھا" میں جلدی سے اس کے آگے آگیا۔ "تم نہیں مانتے تو میں دیکھتا ہوں کہ اس
وقت کچھ کھانے کے لئے موجود ہے یا نہیں' باس سو رہا ہے اور اسے اپنی پر سکون نیند سے اٹھایا

جانا بالکل پسند نہیں ہے۔"

"میں تمہاری رپورٹ کرنا چاہتا ہوں" وہ مجھے گھورتے ہوئے بولا۔
"جانے دو ڈیر" یہ عورت کی آواز تھی۔ جو کار سے نیچے اتر آئی تھی۔ "ہمیں کھانے

سے مطلب ہے۔"
میں انہیں لے کر لنچ روم پہنچا۔ وہ دونوں ایک میز پر بیٹھ گئے۔ میں نے الماری کھولی۔
"چکن سینڈوچ یا گوشت کے پارچے مل سکتے ہیں" میں نے اس طرف گھومتے ہوئے بتایا
"تب پھر چکن لے آؤ۔ مگر ذرا جلدی" موٹے آدمی نے جواب دیا۔ "اور ہاں ذرا اپنے
ہاتھ دھو لو۔ میں گندے ہاتھوں سے نکلا ہوا کھانا پسند نہیں کرتا۔"

میں کچن میں گیا۔ میز پر اسکاچ کی بوتل رکھی تھی۔ میں نے بلا جھجک بوتل اٹھائی اور منہ سے لگالی۔ وہسکی پی کر کچھ طبیعت سنبھلی۔ میں نے ایک پلیٹ میں چکن سینڈوچیز نکالے۔ کافی تیار کی۔ ان کے سامنے رکھی اور خود انہیں کھاتے چھوڑ کر لنچ روم سے باہر نکل آیا۔

میں ایک بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ جب لولا کو ہوش آئے گا کہ اس نے کیا کر دیا ہے تو وہ بھی محسوس کرے گی کہ میری طرح وہ خود بھی ایک پریشانی میں مبتلا ہو گئی ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔ کہ جینین کی موت ایک اتفاقی حادثہ کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتی ہے۔ میں یہ ہی سمجھ رہا تھا۔ کہ وہ غصہ اور لالچ کی ملی جلی کیفیت کے زیر اثر جینسن کو ریوالور سے دھمکا کر دولت حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کہ وہ اتفاقاً چل گیا لیکن وہ پولیس کو یہ یقین نہیں دلا سکتی کہ یہ کوئی حادثہ تھا۔ پولیس معلوم کرنا چاہے گی۔ کہ آخر وہ ریوالور ہاتھ میں لئے کیا کر رہی تھی اور اس وقت اسے قبول کرنا پڑے گا۔ کہ اس کا مقصد اپنے شوہر کی دولت لوٹنا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے اس کا اعتراف کیا۔ اور پولیس نے اس پر قتل کا جرم عائد کیا۔ پھر اسے اس نتیجہ پر پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی کہ اگر وہ اپنی جان بچانا چاہتی ہے تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ قتل کا الزام مجھ پر عائد کر دے۔

میرے دل میں پہلا خیال یہ ہی آیا۔ کہ اسٹیشن ویگن پکڑوں۔ اور یہاں سے بھاگ نکلوں مگر میں جانتا تھا۔ کہ میں چار گھنٹے میں ٹرموپیکا پہنچوں گا۔ اور پولیس کا فون ایک لمحہ میں۔ شہر میں داخل ہوتے ہی مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ اگر لولا نے مجھ پر یہ مصیبت مسلط کر دی ہے تو میں نے بھی اسے ایک پریشانی میں ڈال دیا ہے میں نے سیف کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ میری مدد کے بغیر وہ سیف میں رکھی ہوئی دولت حاصل نہیں کر سکتی دیکھنا یہ ہے کہ وہ دولت حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہے اور مجھے یقین تھا۔ کہ اسے کسی اور چیز کی اتنی خواہش

نہیں جتنی اس دولت کی۔ اگر وہ پولیس کو میرے بارے میں بتائے گی۔ تو میں بھی اسے جینس کی دولت سے محروم کر سکتا ہوں۔ میرا صرف اتنا اشارہ کرنا کافی ہوگا۔ کہ سیف میں وہ دولت رکھی ہے جس پر انکم ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ایک ترپ کا پتہ تھا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور اگر میں نے ہوشیاری سے کھیل جاری رکھا۔ تو اب بھی بازی جیتی جا سکتی ہے۔

مجھے کمرے میں پڑی ہوئی جینس کی لاش کا خیال آیا۔ مجھے اسے دفن کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک ایسی کہانی بھی سوچنا ہوگی۔ جو اس کی غیر حاضری کی وجہ جواز بن سکے۔ میں ابھی یہیں تک سوچنے پایا تھا کہ وہ موٹا آدمی اور اس کی بیوی کھانا کھا کر لنچ روم سے نکل آئے اور اپنی کار کی طرف بڑھے۔ موٹے آدمی نے مجھے پیٹرول کی قیمت ادا کی۔ وہ بہت ناراض تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کہ اپنے تمام دوستوں کو بتادے گا۔ کہ کبھی اس جگہ سے کوئی چیز نہ خریدیں۔

جب وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ تو میں بنگلے میں واپس گیا۔ اور بالکل عین موقع پر پہنچا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ رسیور اٹھائے کوئی نمبر ڈائل کر رہی ہے ظاہر تھا کہ وہ پولیس کو فون کر رہی ہے۔

---

(۲)

لولا نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید اور ہونٹ خشک نظر آ رہے تھے آنکھوں سے خوف و دہشت کی جھلک نمایاں تھی۔ اس کے ہاتھ میں رسیور تھا۔ اور میں نے ۴۵ بور کا ریوالور پکڑ رکھا تھا۔

"رسیور رکھ دو" میں نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ اس نے میرے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کی طرف دیکھا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ غالباً اس نے یہ ہی سوچا ہوگا۔ کہ میں اسے قتل کرنے کا

ارادہ رکھتا ہوں۔

"اپنے بیڈ روم میں چلو۔ ہمیں کچھ ضروری باتیں کرنا ہیں" میں نے پھر کہا۔

وہ کانپتے قدموں سے اپنے بیڈ روم کی طرف چلی۔ میں اس کے پیچھے تھا۔

"کیا تم پولیس کو فون کر رہی تھیں" میں نے بیڈ روم کا دروازہ بند کر کے اس سے اپنی پشت لگاتے ہوئے پوچھا۔

وہ بے جان سی بستر پر بیٹھ گئی۔ مگر کوئی جواب دینے کے بجائے بس مجھے گھور کر دیکھتی رہی

"تم نے سوچا ہوگا۔ کہ جینس کے قتل کا الزام تم مجھ پر بہ آسانی لگا سکتی ہو" میں نے اپنی گفتگو جاری رکھی "مگر یہ سوچنا تمہاری بیوقوفی کی دلیل ہے۔ اگر تمہیں جینس کی دولت درکار ہے تو اس خیال کو ذہن سے نکالنا ہوگا۔ پولیس نے مجھے گرفتار کیا۔ تو میں اسے یہ بتا دوں گا۔ کہ جینس نے اس رقم پر کبھی کوئی انکم ٹیکس ادا نہیں کیا۔ نتیجہ میں جس وقت انکم ٹیکس والے، اپنے حساب کتاب سے فارغ ہوں گے تو تمہارے لئے شاید ہی کچھ باقی رہے اس لئے اگر تمہیں اس دولت کی ضرورت ہے تو ذرا سوچ سمجھ کر کام کرنا۔"

لولا کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہونے لگے۔ میں نے جان لیا کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ بیکار نہیں گیا

"ظاہر ہے کہ میں چوبیس گھنٹے تمہاری نگرانی نہیں کر سکتا۔ اگر تم پولیس کو رپورٹ کرنا ہی چاہتی ہو تو کسی بھی وقت کر سکتی ہو۔ لیکن میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں۔ کہ تم نے پولیس میں اطلاع دی اور سمجھ لو کہ جینس کی دولت تمہارے ہاتھ سے گئی اگر تم نے موقع شناسی سے کام لیا تو ہم دونوں اس پریشانی سے بچ سکتے ہیں ہمیں صرف اتنا کرنا ہوگا۔ کہ جینس کی لاش کو دفن کر دیں۔ اور کوئی ایسی کہانی سوچ لیں جس سے اس کی غیر موجودگی مشکوک نہ سمجھی جائے۔ اور پھر اس کے بعد جب ہم دیکھیں گے کہ حالات معمول پر آگئے ہیں تو پھر میں سیف کھول کر تمہیں وہ ساری دولت دے دوں گا اور خود

کہیں چلا جاؤں گا۔"

"یہ ایک حادثہ تھا۔ میں نے جان بوجھ کر ریوالور نہیں چلایا تھا" لولا نے پہلی مرتبہ زبان کھولی لیکن تم نے لاش چھپا دی۔ اور پھر کبھی بات کھلی تو یہی سمجھا جائے گا۔ کہ یہ قتل کی واردات ہے۔"

میں نے اطمینان کی سانس لی۔ کم سے کم وہ اس مسئلہ پر گفتگو کی ضرورت تو محسوس کرنے لگی تھی

"کیا تم ثابت کر سکتی ہو کہ یہ ایک اتفاقی امر تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر تم اس وقت اکیلی ہوتیں تب شاید لوگ تمہاری بات پر یقین کر لیتے۔ لیکن جبکہ میں یہاں موجود تھا۔ تم اسے حادثہ ثابت نہیں کر سکتیں۔ اب فیصلہ تمہارے اختیار میں ہے اگر دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ تو پولیس کو فون کر کے مجھے گرفتار کرا دو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ اور اگر دولت چاہتی ہو۔ تو پھر ہم جتنی جلد اسے دفن کر دیں اتنا بہتر ہے۔"

وہ بڑی دیر تک کوئی جواب دیئے بغیر مجھے گھورتی رہی۔ مگر مجھے اس کی خاموشی کے باوجود یقین ہوتا جا رہا تھا۔ کہ اب وہ پولیس کو فون نہیں کرے گی۔ پھر بھی میں تیار تھا۔ کہ اگر وہ ایسی کوئی کوشش کرے تو اسے وقت پر روک سکوں۔

"تم مجھے وہ رقم ابھی دے دو۔" آخر اس نے کہا۔ "یہاں سے چلی جاؤں گی اور وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔"

"نہیں۔" میں نے حتمی لہجہ میں کہا۔ "رقم تمہیں صرف اس وقت ملے گی۔ جب میں اطمینان کر لوں گا۔ کہ اب اس کا تمہارے ہاتھ میں دینا خطرناک نہیں ہے۔ اگر تم اتنا انتظار نہیں کر سکتیں تو بیشک پولیس کو فون کر دو۔"

اب لولا اچھی طرح محسوس کرنے لگی تھی کہ وہ کس الجھن میں پڑ گئی ہے اس کا احساس اس کے چہرے پر غصہ اور نفرت کے تاثرات میں ظاہر ہونے لگا تھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "گیٹ آؤٹ"۔ اور پھر خود اوندھے منہ بستر پر گر کر سسکیاں لینے لگی۔

اس وقت میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ پہلا راونڈ میں جیت چکا ہوں میں کمرے سے باہر چلا گیا میں نے اسے پرسکون ہونے کے لئے تھوڑا وقت دینا مناسب سمجھا اس کے بعد ہی وہ جینین کو دفن کرنے میں میری مدد کر سکتی تھی۔

میں لیونگ روم میں چلا گیا۔ اور کچھ نہ کچھ کرنے کے خیال سے کچن کی صفائی کرنے لگا۔ میں کوشش کر رہا تھا۔ کہ اس درمیان میں میرے خیالات جینین کی لاش یا موجودہ حالات سے دور رہیں ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک پانچ ٹرک آئے اور چلے گئے۔ ایک بجے کے بعد جب لوگوں کی آمد رک گئی میں لولا کے بیڈ روم کی طرف چلا۔ مگر پتہ چلا کہ اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا ہے میں نے اسے دروازہ کھولنے اور اپنی مدد کرنے کے لئے کہا مگر وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئی۔ میں نے اس کی ہسٹریائی کیفیت محسوس کر کے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ اب مجھے خود ہی لاش کو ٹھکانے لگانا تھا۔

میں نے سوچا کہ اسے کہاں دفن کیا جا سکتا ہے پہلے خیال آیا۔ کہ کہیں ریگستان میں لے جا کر دبا دوں مگر اس میں یہ خطرہ تھا۔ کہ رات ہونے کے باوجود کسی بھی وقت کوئی اچانک نمودار ہو سکتا تھا۔ اور مجھے لاش دباتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ آخر کار میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جس شیڈ میں مرمت کا کام کیا جاتا ہے وہاں دفن کرنا مناسب رہے گا۔ خاص طور پر اس لئے کہ اس کا فرش کچی مٹی کا تھا۔ اور آسانی سے گڑھا کھودا جا سکتا تھا۔ میں نے ایک کدال اور ایک پھاوڑا لیا اور شیڈ کے کونے میں زمین کھودنے لگا۔

بڑی محنت کے بعد آخر کار میں ایک چار فٹ گہرا گڑھا کھودنے میں کامیاب ہو گیا

گڑھے سے نکل کر میں نے اپنے کیبن میں جا کر غسل کیا اور ایک صاف اوور آل پہنتے ہوئے بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہوا۔ جینین کی لاش اسی جگہ پڑی تھی۔ خون زیادہ نہیں نکلا تھا۔ تاہم پھر بھی قالین پر ایک خاصا بڑا دھبہ پڑ چکا تھا۔ میں نے لاش کو چھوا وہ ابھی سے اکڑنے لگی تھی تھوڑی دیر کے بعد وہ اتنا اکڑ جاتی کہ شاید اس کے بھاری بھرکم جسم کو تنہا سنبھالنا میرے لئے ممکن نہ رہتا۔ میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کا بوجھ اتنا زیادہ تھا۔ کہ میں اسے اٹھا کر نہیں لے جا سکتا تھا۔

میں شیڈ میں واپس گیا۔ اور وہاں سے ایک ٹرالی لے کر آیا۔ جینین کی لاش کو اس ٹرالی پر ڈالا اور بنگلے کے بیرونی دروازے کی طرف لے کر چلا۔ ابھی میں دروازے سے کچھ دور ہی تھا۔ کہ ہال میں رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں کچھ ہچکچایا۔ تاہم پھر ٹرالی کو وہیں روکتے ہوئے میں نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو" میں نے کہا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس وقت فون کرنے والا آخر کون ہو سکتا ہے۔

"کیا تم ہو جینس" ایک بھاری آواز نے پوچھا۔

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "کون بات کر رہا ہے۔"

"مجھے جینس سے بات کرنا ہے۔" جواب ملا۔ "میرا نام الیش ہے۔"

میں نے ٹرالی پر پڑی ہوئی جینین کی لاش کی طرف دیکھا۔

"مسٹر جینس سو رہے ہیں۔ میں اسے بیدار نہیں کر سکتا۔" میں نے کہا۔

"تم اسے میرا نام بتاؤ وہ ضرور آ جائے گا۔" الیش نے اصرار کیا۔ "میں اس سے صدر کی تجہیز و تکفین کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"جب وہ صبح کو اٹھیں گے تو بتا دوں گا۔" میں نے کہا۔ "وہ خود تمہیں فون کر لیں

گئے۔ ابھی میں انہیں نہیں اٹھا سکتا۔"

"تم کون ہو۔" بالیش چیخا۔ "میں جو کہتا ہوں وہ کرو۔" میں نے ایک گہری سانس لی۔

"اس کی پرواہ مت کرو۔ کہ میں کون ہوں" میں نے تیز لہجہ میں جواب دیا۔ "تم ہو یا کوئی اور لارڈ صاحب کالج میں اس وقت کسی کے لئے مسٹر جینین کی نیند خراب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے بیڈ روم میں اپنی بیوی کے ساتھ آرام کر رہے ہیں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے کہنے سے صرف اس لئے ان کے کمرے میں گھس جاؤں گا۔ کہ تجہیز و تکفین کے انتظامات کیسے اور کیا ہونے چاہئیں۔ تم کل صبح فون کرنا اس وقت کچھ نہیں ہو سکتا۔"

اور یہ کہتے ہوئے میں نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ کئی لمحہ فون کے پاس کھڑا رہا کہ شاید وہ دوبارہ فون کرے مگر اس نے نہیں کیا۔ میں نے ایک مرتبہ پھر بیرونی دروازے سے باہر جھانک کر دیکھا ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ میں واپس ٹرالی کے پاس آیا۔ اور اسے دھکیلتا ہوا شیڈ کی طرف لے چلا۔ جینین کی لاش کو اپنی کھودی ہوئی قبر میں ڈالا۔ اور پھر اس کے اوپر مٹی ڈال دی تقریباً ایک گھنٹہ میں قبر کو مٹی سے بھرنے اور زمین کو ہموار کرنے میں لگا رہا۔ یہ ایک شریف آدمی کو جیسا کہ جینین تھا۔ دفن کرنے کا بڑا غلط طریقہ تھا۔ مگر میں مجبور تھا۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ زمین کو برابر کرنے کے بعد میں نے اس کے اوپر کام کرنے کی ایک بھاری سی میز رکھ دی۔ اس کے بعد فرش کو جھاڑو سے صاف کیا۔ کدال پھاوڑا جہاں سے لئے تھے۔ وہیں رکھ دیئے۔ اور ایک نظر چاروں طرف ڈالی۔ شاید ہی کوئی یہ شبہ کر سکتا تھا۔ کہ میز کے نیچے ایک چار فٹ گہرے گڑھے میں کوئی دفن ہے

اس کے بعد میں نے شیڈ کی لائٹ آف کی۔ اپنے کیبن میں پہنچا۔ ایک مرتبہ پھر نہایا اور کپڑے تبدیل کر کے بستر پر لیٹ گیا۔ صبح کی روشنی پہاڑیوں کے پیچھے سے جھانکنے لگی تھی

میرا ذہن اتنا پریشان اور طبیعت اتنی بےچین تھی۔ کہ میں سونے کا خیال بھی نہیں کر سکتا تھا
میں نے ایک سگریٹ سلگایا اور چھت کو گھورنے لگا۔ یہ وقت تھا۔ کہ میں لوگوں کو بتانے کے
لئے کوئی اچھی سی کہانی سوچنا شروع کر دوں یہ شخص ہالیش جس نے فون کیا تھا۔ ضرور صبح
بھی فون کرے گا۔ مجھے اسے بھی سنبھالنا تھا۔ اگر میری سوچی ہوئی کہانی ہر اعتبار سے متاثر
کن نہ ہوئی تو کوئی بھی شک کی بناء پر پولیس کو اطلاع کر سکتا تھا۔ اور ایک مرتبہ پولیس کا
قدم درمیان میں آیا اور بیڑہ غرق ہوا۔

ساڑھے چھ بجے جبکہ پہلے ٹرک نے ہارن بجایا میں ایک کہانی تیار کر چکا تھا۔ یہ کہانی
سو فیصدی اطمینان بخش نہیں تھی۔ پھر بھی ایسی تھی کہ لوگ اس پر یقین کر سکتے تھے میں نے اپنا
بستر تہہ کیا اور کیبن سے نکل کر پٹرول پمپ کی طرف چلا۔ ٹرک ڈرائیور نے مجھے دیکھ کر سلام کیا
وہ ایک عمر رسیدہ آدمی تھا۔ اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔ کہ وہ تمام رات ٹرک چلاتا رہا ہے۔
"تھوڑی کافی مل جائے گی" اس نے پوچھا۔

"ضرور مل جائے گی" میں نے جواب دیا۔ "پانچ منٹ انتظار کرو۔ ابھی تیار کرتا ہوں"
میں نے پہلے ٹرک میں پٹرول ڈالا۔ پھر لنچ روم میں جا کر کافی تیار کرنے لگا۔ ڈرائیور
بھی اندر آ کر ایک اسٹول پر بیٹھ گیا۔ میں نے کافی بنا کر پیالی اس کے سامنے رکھ دی کچھ کھانے
کو پوچھا۔ اس نے انڈے اور توس کا آرڈر دیا۔ میں نے دونوں چیزیں لا کر اسے دے دیں۔
"مسٹر جینن کہاں ہیں" ڈرائیور نے پوچھا۔

اور یہ وہ سوال تھا جو آئندہ کئی ماہ تک برابر پوچھا جانے والا تھا۔ مسٹر جینن
کہاں ہیں۔!

"وہ ایریزونا میں پارکر کے مقام پر گئے ہیں" میں نے جواب دیا۔ "ان کا ارادہ وہاں

ایک اور پٹرول پمپ کھولنے کا ہے۔"

یہ میری کہانی تھی۔ اور مجھے اس کی جتنی بار ریہرسل ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے

میں نے دیکھا کہ ڈرائیور کی آنکھوں میں دلچسپی کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

"واقعی!" اس نے پوچھا: "کوئی شک نہیں کہ مسٹر جینن بہت ہوشیار بزنس مین ہیں

میں گذشتہ پندرہ سال سے ادھر سے گذرتا رہا ہوں۔ میں نے اس جگہ کو اپنی آنکھوں سے ترقی

کرتے دیکھا ہے۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا۔ کہ عنقریب یا تو وہ یہ کاروبار چھوڑ کر آرام کریں

گے یا پھر اسے اور ترقی دیں گے۔" تو وہ ایریزونا گئے ہیں۔ وہ تو یہاں سے بہت دور ہے"

"ہاں وہ دور تو ہے۔"

"مگر پھر یہاں کا کیا ہوگا۔" ڈرائیور نے پوچھا۔ "اس کا انتظام تم چلاؤ گے۔"

"میں مسز جینن کی مدد کرتا رہوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

ڈرائیور نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

"تو کیا مسز جینن ساتھ نہیں گئی ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"صرف ایک دو مہینے کی بات ہے۔" میں نے جواب دیا: "جب وہاں کام چل جائے

گا تو مسٹر جینن اسے کسی ایماندار آدمی کے سپرد کر کے واپس آجائیں گے۔ ظاہر ہے کہ میں اسے

تنہا نہیں چلا سکتا۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" ڈرائیور نے کہا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اس کے چہرے پر حیرت اور

تجسس کے تاثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ "مسٹر جینن بڑے خوش نصیب ہیں کہ انہیں

ایسی حسین بیوی ملی ہے۔"

جو تمہارا دل چاہے سوچو شیطان کے بچے میں نے اپنے دل میں کہا مگر تم کبھی کوئی

بات ثابت نہیں کر سکتے۔

"گویا تم اور وہ اب اس جگہ کے مالک ہو" ڈرائیور پھر بولا۔

" مالک تو وہ ہی ہیں میں تو صرف ایک ملازم ہوں "

ٹرک ڈرائیور اپنا کھانا ختم کر کے باہر جا رہا تھا تو اسی وقت لولا بنگلے سے باہر نکل آئی اس وقت اس نے بڑا مختصر لباس پہن رکھا تھا۔ ڈرائیور نے اسے دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ لولا اس وقت ضرورت سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی۔ ڈرائیور نے میری طرف دیکھا۔ مسکرایا۔

"کوئی شک نہیں تمہیں بڑی اچھی ملازمت ملی ہوئی ہے" اس نے ٹرک اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

ٹرک آگے بڑھ گیا مگر میں اس کے بعد بھی کئی لمحہ تک کھڑا اسے گھورتا رہا۔

آٹھواں باب

(۱)

لولا کچن میں کام کر رہی تھی۔ میری آہٹ سن کر اس نے گھوم کر مجھے دیکھا اس کا چہرہ زرد اور آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے نمایاں ہونے لگے تھے۔ وہ بھی میری طرح گزشتہ رات نہیں سو سکی تھی۔ مجھے اس وقت غصہ آرہا تھا کہ وہ بغیر سوچے سمجھے اس لباس میں باہر چلی آئی

"کیا تمہیں اپنے جسم کی نمائش کا اتنا ہی شوق ہے۔" میں نے پوچھا۔ اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

"کیا مطلب"۔

"ذرا اپنی عقل بھی استعمال کر لیا کرو۔" میں بولا۔ "جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہم یہاں تنہا رہتے ہیں اور وہ تمہیں ایسا عریاں لباس پہنے دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے۔"

لولا نے کچن کی الماری سے اوور آل نکال کر پہن لیا۔

"تم نے اس کا کیا کیا۔" اس نے پوچھا۔

"میں نے اسے دفن کر دیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ اور اب آئندہ کے لئے یہ سمجھ لو کہ جب تک ہم دونوں اس جگہ موجود ہیں۔ تم اپنے کام سے کام رکھو گی اور میں اپنا کام کرتا رہوں گا۔ جب میں دیکھوں گا کہ اب ہم کہیں اور جا سکتے ہیں تو میں چلا جاؤں گا۔ اور جب میں جاؤں گا۔ تو تمہیں رقم مل جائے گی۔"

"کتنا انتظار کرنا پڑے گا۔"

"یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن جب تک حالات معمول پہ نہ آجائیں۔ ہم یہاں سے نہیں جا سکتے۔"

"کارل کے بہت سے دوست ہیں۔ وہ معلوم کرنا چاہئیں گے کہ وہ کہاں ہے"

"میں نے اس کا جواب سوچ لیا ہے۔" میں نے اسے بتایا۔ "تم ہر سوال کرنے والے کو بتاؤ گی کہ جینین! یہ یورپ گیا ہوا ہے تاکہ ایک دوسرے پٹرول پمپ کھولنے کے امکانات کا جائزہ لے سکے۔ اور یہ کہ دو ماہ سے پہلے اس کی واپسی متوقع نہیں ہے اس کی عدم موجودگی میں اس جگہ کا انتظام تم کر رہی ہو اور میں تمہاری مدد کر رہا ہوں۔"

"پھر کیا ہو گا۔"

"دو ماہ کے بعد تمہیں جینین کی طرف سے ایک خط ملے گا۔ جس میں وہ تمہیں بتائے گا کہ اس نے ایک اور عورت سے شادی کر لی ہے اور اب واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لوگ اس پر فوراً یقین کر لیں گے۔ کیونکہ وہ ایسی خبریں سننے اور اس پر یقین کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تم یہ بھی بتاؤ گی کہ جینین نے دوسری شادی کرنے کے سلسلہ میں یہ جگہ تمہیں دے دی ہے تم اسے چلاتی رہو گی۔ پھر جب ہم یہ دیکھیں گے کہ لوگوں نے اس کہانی پر یقین کر لیا ہے اور کوئی شک شبہ والی بات باقی نہیں رہی ہے تو میں چلا جاؤں گا۔ میرے جانے کے بعد تم بھی اگر چاہو گی تو یہ جگہ فروخت کر کے جہاں دل چاہے جا سکو گی۔"

"میں تمہیں اس سے بہتر تجویز بتاتی ہوں۔" لولا نے جواب دیا۔ تم سیف کھول کر بیس ہزار ڈالر لے لو۔ جن کا کارل نے تم سے وعدہ بھی کیا تھا۔ اور باقی رقم مجھے دیدو، بیس ہزار ڈالر لے کر تم کہیں بھی جا سکتے ہو۔"

"نہیں میں اس کی دولت کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہتا۔" میں نے کہا۔ "اور کہیں جانے کے بجائے میں یہاں اپنے آپ کو زیادہ محفوظ خیال کرتا ہوں۔"

لولا کے چہرے پر غصہ کی سرخی نمودار ہوئی۔ وہ بگڑ کر کچھ کہنا چاہتی تھی کہ باہر کسی کار کے رکنے کی آواز آئی میں جلدی سے لنچ روم میں آ گیا۔ ایک بھاری بھرکم آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے غیر ملکی خدوخال دیکھ کر میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ کون ہو سکتا ہے یقیناً یہ وہ ہی مسٹر لالیش تھا جس نے رات فون کیا تھا۔

"جینس کہاں ہے" اس نے مجھے گھورتے ہوئے پوچھا۔ میں نے اسکی آواز بھی پہچان لی یہ وہ ہی تھا۔

"وہ باہر گئے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔ میں کوئی خدمت انجام دے سکتا ہوں۔"

"باہر! اس وقت! کہاں گئے ہیں؟"

اس کی آواز سن کر لولا بھی کچن سے نکل آئی۔

"اوہ ہیلو مسٹر لالیش۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "آج اس وقت کیسے آنا ہوا۔"

مسٹر لالیش کے پھولے ہوئے چہرے کے تنے ہوئے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے اس نے اپنا ہیٹ اتار لیا۔

"گڈ مارننگ مسز جینس۔" اس نے کہا۔ "میں جینس سے ویلاسی کی تجہیز و تکفین کے بارے میں مشورہ کرنے آیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کارل نے تمہیں بتا ہی دیا ہوگا۔ کہ غریب ویلاسی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گیا۔ کارل اور میں اس کے بہترین دوست تھے چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اس کی تدفین کا انتظام ہماری جانب سے کیا جائے۔ مگر یہ شخص کہتا کہ کارل یہاں موجود نہیں ہے!

میں نے لولا کی طرف دیکھا۔ وہ بالکل پرسکون نظر آرہی تھی۔ ویلاسی کی موت کے ذکر پر اس کی مسکراہٹ ہلکی پڑ گئی اور چہرے پر غم کے تاثرات ابھرنے لگے۔ واقعی وہ بڑی بہترین اداکارہ تھی۔

" درست ہے مسٹر لالیش " اس نے جواب دیا۔ ذرا پہلے آتے تو اس سے ملاقات ہو سکتی تھی۔ کارل ابھی ابھی ٹرویکا گیا ہے۔"

" کیا سچ مچ۔" لالیش نے حیرت سے لولا کی طرف دیکھا۔ " مگر اس کی کار تو شیڈ میں کھڑی ہے۔"

میرا دل دھڑکنے لگا۔ مگر جلد ہی میں نے محسوس کر لیا۔ کہ مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ لولا بہترین جھوٹ بولنے والی ہے۔

" چونکہ کئی ہفتوں کے لئے گیا ہے اس لئے کار یہیں چھوڑ گیا ہے " لولا نے جواب دیا۔ " ظاہر ہے کہ میں یہاں کار کے بغیر کیسے کام چلا سکتی تھی۔"

میں دیکھ رہا تھا۔ کہ لالیش نہ صرف حیرت میں ہے بلکہ کچھ الجھ بھی رہا ہے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ ویلاسی کی تدفین کے وقت تک واپس نہیں آسکے گا " اس نے پوچھا۔

" میں ٹھیک سے نہیں بتا سکتی کہ وہ کب واپس آئے گا۔" لولا نے جواب دیا۔ " مجھ سے تو اس نے یہ ہی کہا تھا۔ کہ وہ کئی ہفتے کے لئے جا رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ اتفاق سے کل رات اسے ایک اور پٹرول پمپ خریدنے کا موقع مل گیا۔ جیسے ہی وہ میٹنگ سے واپس آیا کسی نے اسے فون کیا۔ اور خریدنے کی پیش کش کی۔ وہ کچھ دیر تک اس سے فون پر بات کرتا رہا۔ پھر یہ فیصلہ کیا کہ وہ خود جا کر موقع کا معائنہ کرے اور پھر اپنے دام لگائے۔"

"مگر گیا کہاں ہے ۔"

" ایریزونا میں کوئی جگہ ہے ۔ مجھے ٹھیک سے نہیں معلوم ۔" لولا نے جواب دیا ۔

" وہ بہت دنوں سے ایک اور پٹرول پمپ خریدنے کا ارادہ کر رہا تھا ۔ یہ اسے ایک اچھا موقع ملا اور وہ چلا گیا ۔"

میں خود بھی اس سے زیادہ اچھی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا تھا ۔

" ایریزونا " لالیش نے پلکیں جھپکائیں ۔" وہ تو بہت دور ہے ۔ کیا وہ یہاں اپنا کاروبار ختم کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتا ۔"

" یہ ابھی اس نے طے نہیں کیا ۔" لولا بولی ۔" ویسے میرا خیال ہے کہ وہ کچھ دن وہاں رہ کر کاروبار منظم کرے گا ۔ پھر کسی کو انچارج بنا کر واپس آجائے گا ۔ پھر جب وہ آجائے تو تم اس سے خود ہی پوچھ لینا کہ وہ یہ جگہ فروخت کرنا چاہتا ہے یا نہیں ۔"

مسٹر لالیش عجیب سے عالم میں کھڑے تھے جیسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو ۔ کہ اب کیا کہیں ۔

" یہ شخص کون ہے ؟" اچانک اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

" اس کا نام جیک پٹھوس ہے ۔" لولا نے جواب دیا ۔" اسے کارل کی عدم موجودگی میں کام کرنے کے لئے رکھا گیا ہے ۔"

" کیا تم ہی وہ آدمی ہو ۔ جس نے کل رات مجھ سے کہا تھا ۔ کہ تم ہو یا کوئی لارڈ ۔ بچہ مگر میں اس وقت جینین کو نہیں اٹھا سکتا ؟" لالیش نے مجھے گھورتے ہوئے کہا ۔

" رات کے تین چار بجے فون کرنے والے ہر شخص کو میں یہ ہی جواب اب بھی دینے کے لئے تیار ہوں ۔" میں نے بھی اسے جوابی طور پر گھورا

لالیش چند لمحہ مجھے دیکھتا رہا ۔ پھر گھوم کر واپس جانے لگا ۔

"اب ناشتہ کر کے چلے جانا مسٹر لالیش" لولا نے دعوت دی۔

"نہیں شکریہ۔ ابھی مجھے بہت کام کرنا ہے" لالیش نے جواب دیا۔ جب کارل واپس آئے تو اس سے کہنا کہ مجھے فون کر لے۔"

لولا نے وعدہ کیا۔ اور لالیش میری طرف دوسری نظر ڈالے بغیر لنچ روم سے باہر نکل گیا۔ مجھے کچھ اطمینان سا ہوا۔ میری سوچی ہوئی داستان کم سے کم قبول ضرور کر لی گئی۔ چہ میگوئیاں ضرور ہوں گی۔ خاص طور سے اس لئے کہ میں اور لولا یہاں تنہا رہ رہے ہیں جینس نے اس بارے میں جو کچھ بتایا تھا۔ وہ مجھے یاد تھا۔

یہ اتوار کا دن تھا۔ اور اتوار کو ٹریفک معمول سے کچھ زیادہ ہی رہتا تھا۔ چنانچہ میں اور لولا صبح سے شام تک بری طرح مصروف رہے۔ جب آنے والوں کا سلسلہ ختم ہوا تو آدھی رات ہو چکی تھی۔ تمام دن لولا نے مجھ سے ایک بات بھی نہیں کی تھی۔ میں کچن میں داخل ہوا تو وہ برتن صاف کر رہی تھی۔ مگر نہ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اور نہ کسی حرکت سے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ میری موجودگی سے واقف ہو چکی ہے۔

"آج تو کافی رش رہا" میں نے کہا۔ "کم سے کم چار سو ڈالر کی آمدنی ضرور ہوئی ہوگی"

لولا نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اپنے کام ہی میں لگی رہی دفعتاً میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اسے ایک مرتبہ پھر صبح کی طرح نیم عریاں لباس میں دیکھوں یہ خواہش رفتہ رفتہ اتنی بڑھی۔ کہ بے اختیار میرے دل میں آیا۔ کہ آگے بڑھ کر اسے اپنی آغوش میں لے لوں۔ مگر میں نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اتنی دیر میں لولا برتن دھوتے دھوتے اٹھی؛ اور کچن سے باہر نکل گئی۔

تو وہ مجھ سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی۔ میں نے اپنے کیبن میں جاتے ہوئے سوچا

خیر کوئی بات نہیں۔ معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون پہلے دوسرے کی طرف جھکتا ہے میں اپنے بیڈروم میں داخل ہوا۔ کھڑکی کی جانب بڑھ کر پردہ کھینچنا چاہتا تھا۔ کہ رک گیا۔ لولا کے بیڈروم میں روشنی ہو رہی تھی۔ اس نے روزانہ کی طرح اپنے بیڈروم کی کھڑکی کا پردہ نہیں گرایا تھا۔ وہ بالکل روشنی کے مقابل کھڑی لباس تبدیل کر رہی تھی۔

میں بتا نہیں سکتا۔ کہ کس دشواری سے میں اس قابل ہو سکا۔ کہ اپنی کھڑکی کا پردہ نیچے گرا دوں۔

---

(۲)

اگلے چار دن بھی ٹھیک اسی طرح گذر گئے۔ لولا مجھ سے بالکل بات نہیں کرتی تھی اس کا طرز عمل بالکل ایسا تھا جیسے میں یہاں موجود ہی نہیں ہوں۔ کچن اور لنچ روم کا سارا انتظام وہ اکیلے کر لیتی تھی۔ جب کہ میں نے پٹرول پمپ اور گیرج کا کام سنبھالا ہوا تھا۔ راتوں کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ اس نے ایک رات بھی نائٹ ڈیوٹی نہیں کی تھی۔ رات کو گیارہ بجے وہ بنگلے میں چلی جاتی تھی۔ اور دوسرے دن صبح ساڑھے چھ بجے برآمد ہوتی تھی۔ بیڈروم میں لباس تبدیل کرتے ہوئے اس نے کبھی کھڑکی کا پردہ نہیں گرایا۔ اور اگرچہ مجھے روزانہ اپنے جذبات سے جنگ کرنا پڑتی تھی۔ مگر میں نے بھی اب یہ ترکیب نکال لی تھی۔ کہ جب تک وہ لباس تبدیل کر کے سونے کے لئے نہ لیٹ جاتی میں اپنے کیبن میں داخل نہیں ہوتا تھا۔

لیکن یہ جذباتی جنگ میرے اعصاب پر مسلط ہونے لگی تھی۔ اس درمیان میں موسم بھی بے انتہا گرم رہا تھا۔ چوتھے دن سے ہواؤں میں بھی اتنی شدت آگئی کہ تمام دن اور تمام رات ریت اُڑتی رہتی تھی۔ اس گرمی کا اثر آنے والوں پر بھی پڑا۔ ان کی تعداد خاصی کم ہو گئی تھی

والے کم ہوئے تو کام بھی کم ہوا۔ اب میں تقریباً سارا دن بیکار ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا تھا۔ جینسن کی موت سے آٹھ دن کے بعد لولا پہلی مرتبہ کچھ سامان لینے ونٹیو رتھ گئی میں اس وقت اسٹیشن ویگن کے انجن کی صفائی کر رہا تھا۔ بغیر کچھ کہے سنے اس کے یوں جانے پر مجھے غصہ آ گیا۔

گیارہ بجے ایک کار آئی میں اس وقت ایک ضروری پرزہ لگا رہا تھا۔ سوچا کہ اسے لگا کر ہی پیٹرول ڈالنے جاؤں گا۔ میں ابھی اپنا کام ختم ہی کر رہا تھا۔ کہ مجھے شیڈ میں آدمی کا سایہ داخل ہوتے دکھائی دیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا اور میرا دل دھک سے ہو گیا۔ جارج رک میرے سامنے کھڑا تھا۔ میں اس کے بارے میں تو بالکل بھول ہی گیا تھا۔

"گڈ مارننگ" وہ بولا۔ "کارل کہاں ہے۔"

"مسٹر جینسن کام سے گئے ہیں۔ تم کیا چاہتے ہو۔" میں نے اس کی طرف گھومتے ہوئے کہا

"کام سے گئے ہیں" جارج شیڈ میں آ گیا۔ اس کے ساتھ اس کا کتا بھی تھا۔ "کیا مطلب"

"تم کیا چاہتے ہو۔"

"دیکھو مسٹر میں کیا چاہتا ہوں یا کیا نہیں یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ تم یہاں ملازم ہو ملازم کی طرح بات کرو۔ یا پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ اچانک تم اس جگہ کے مالک بن بیٹھے ہو۔"

"میں اس کا مالک نہیں ہوں" میں نے جواب دیا۔ "لیکن تم سے اس کے باوجود بھی پوچھ سکتا ہوں۔ کیا چاہتے ہو۔"

"جیبزا بیل کہاں ہے" جارج نے پوچھا۔

"کون جیبزا بیل۔ میں نہیں جانتا تم کسے پوچھ رہے ہو۔"

"۔۔۔ کی بیوی کو پوچھ رہا ہوں۔ لولا کو۔ وہ کہاں ہے۔"

"وہ وینٹورتھ گئی ہے۔"

"گویا اس وقت تم یہاں کے انچارج ہو؟"

"کسی نہ کسی کو تو ہونا ہی تھا۔"

جارج نے جھک کر اپنے کتے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ کتا اس طرح پیچھے ہٹا جیسے اسے چھیڑنا پٹنے کا اندیشہ ہو۔

"جینسن کہاں گیا ہے؟"

"میں نے کہا کہ وہ کام سے گئے ہیں۔ کوئی بزنس کا معاملہ ہے۔"

"کیا بزنس۔"

"یہ تم ان سے آکر معلوم کرنا۔"

"وہ کب واپس آئے گا۔"

"مجھے نہیں معلوم۔ شاید دو ماہ میں۔ یا شاید اس سے بھی زیادہ دنوں میں۔"

"دو ماہ۔" جارج کے چہرے پر تعجب کے تاثرات ابھرے۔ "یہاں کیا گڑبڑ ہو رہی ہے کیا وہ اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے گیا۔"

"دیکھو میں تمہاری طرح بیکار نہیں ہوں۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "تم سیدھی طرح یہ بتاؤ کہ تم کیوں آئے ہو۔"

"میں جینسن سے ملنا چاہتا ہوں۔ بڑا ضروری کام ہے۔" جارج نے جواب دیا۔ "وہ گیا کہاں ہے۔"

"ایریزونا میں کسی جگہ۔ وہ ایک دوسرا پٹرول پمپ خریدنا چاہتے ہیں۔"

"اچھا۔" بڑی حیرت سے جارج نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اس کے پاس صرف دولت

ہی ہے عقل نہیں ہے۔ اتنی دور گیا ہے اور بیوی کو ساتھ نہیں لے گیا۔"

"تمہارے خیال کی نہ مجھے پرواہ ہے اور نہ مسٹر جینسن کو" میں نے ترشی سے جواب دیا۔

جارج کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"گویا آجکل مزے کر رہے ہو۔" وہ بولا۔

"مسٹر جینسن نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔" میں نے کہا۔" انہوں نے کہا تھا کہ اگر تم دوبارہ یہاں کوئی چیز مانگتے ہوئے آؤ تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں۔ اب بتاؤ تم سیدھی طرح واپس جا رہے ہو یا مجھے تمہیں اٹھا کر پھینکنا پڑے گا۔"

"تو وہ اپنے سالے کے بارے میں یہ توہین آمیز خیالات رکھتا ہے"۔ جارج نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔" بہرحال مجھے کیا۔ اگر وہ اتنا احمق ہے کہ اپنی خوبصورت اور نوجوان بیوی کو تمہارے پاس اکیلا چھوڑ جائے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال مجھے اس سے ملنا ضروری ہے۔ تم مجھے اس کا پتہ بتاؤ۔"

"مجھے نہیں معلوم۔"

"مگر مجھے اس سے ملنا بیحد ضروری ہے۔" جارج بولا۔" مجھے اپنی پنشن کے کاغذات پر اس سے دستخط کرانا ہیں۔ ہمیشہ وہ ہی دستخط کرتا رہا ہے۔ تمہیں ضرور معلوم ہوگا۔ کہ میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں۔"

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ ایریزونا میں کسی جگہ گئے ہیں۔ کہاں گئے ہیں یا ان کا کیا پتہ ہے یہ میں نہیں جانتا۔" میں نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کی بیوی کو معلوم ہوگا۔

"میں نے کہا کہ ہم دونوں میں سے کوئی مسٹر جینسن کا موجودہ پتہ نہیں جانتا۔"

"تب پھر میں اپنے پنشن کے کاغذات پر کس سے دستخط کراؤں" جارج نے کہا۔ "اگر دستخط نہیں ہوئے تو مجھے پنشن نہیں ملے گی۔"

"تو میں کیا کروں؟" میں نے جواب دیا۔

جارج مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"تم کہتے ہو کہ وہ دو ماہ میں آئے گا۔" وہ بولا۔ "اگر مجھے پنشن نہیں ملی تو میں دو مہینے میں کیا ہوا پھانک کر زندہ رہوں گا۔"

"نہیں محنت مزدوری کر لینا" میں نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

"فرض کرو کہ یہاں کوئی بات ہو جائے۔ لولا بیمار پڑ جائے۔ یا پیٹرول پمپ میں آگ لگ جائے۔ تو تم اسے اطلاع دوگے یا نہیں۔ کسی ضرورت کے وقت تم اس سے کیسے رابطہ قائم کروگے جب تمہیں اس کا پتہ ہی نہیں معلوم ہے؟"

"نہ اس کی بیوی بیمار ہے اور نہ پیٹرول پمپ کو آگ لگی ہے۔" میں نے جھلا کر جواب دیا۔ "تم جاتے ہو یا دو چار ہاتھ لگاؤں۔"

"تم بات بات پر مارنے کی دھمکی کیوں دیتے ہو۔" جارج نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا، "کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے بیس ڈالر قرض دے دو۔"

"یہ میرا روپیہ نہیں ہے جو تمہیں قرض دے دوں۔"

"اچھی بات ہے۔" جارج نے سرسری لہجہ میں کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اگر میں ایریزونا کی پولیس سے درخواست کروں تو وہ ضرور کارل کا پتہ چلا کر مجھے اطلاع دے دے گی۔"

اگرچہ اس نے یہ الفاظ کسی خاص تاثر کے بغیر کہے تھے مگر مجھے بالکل ایسا معلوم ہوا جیسے اس نے میرے منہ پر زور سے گھونسا مار دیا ہو۔ میں نے اپنے دل کو یہ کہہ کر اطمینان دلانے

کی کوشش کی۔ کہ پولیس کو اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ وہ ایسی درخواستوں پر توجہ دے سکے مگر یہ خطرہ بہرحال تھا۔ کہ جارج نے اپنی درخواست اس طرح لکھی جس سے جینسن کی گمشدگی کچھ پُراسرار سے نظر آنے لگے تو یقیناً پولیس اسے تلاش کرنے کی کوشش کرے گی۔ پھر جب ایریزونا میں اس کا پتہ نہ چلے تو ممکن ہے وہاں کی پولیس ونیٹورمتہ کی پولیس سے معلومات حاصل کرے اور پھر کوئی جاسوس اپنے پریشان سوالات لے کر یہاں آ دھمکے۔ ممکن ہے وہ مجھے بھی پہچان لے۔

"مسٹر جینسن اس بات کو بہت پسند کریں گے۔ کہ پولیس ان کا کھوج لگاتی پھرے"

مَیں نے اپنی آواز پر حتی الامکان قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔" تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ مسٹر جارج مگر خیال رکھنا کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ مسٹر جینسن آئندہ تمہارے کاغذات پر دستخط کرنے سے بالکل انکار ہی نہ کر دیں"

"مگر مجھے بہرحال اس کا پتہ چلانا ہے۔" جارج نے غصہ سے کہا۔" تم نہیں بتلاتے تو پولیس خود معلوم کرے گی۔" تم لولا سے بات کرنا۔ ممکن ہے کارل اسے اپنا پتہ بتا گیا ہو۔ اور لولا نے تمہیں یہ بات نہ بتائی ہو۔ مَیں کل پھر آؤں گا۔ تم لولا سے کہہ دینا۔ اگر اسے بھی کارل کے پتہ کا علم نہیں ہوا۔ تو مجھے مجبوراً پولیس سے کہنا پڑے گا"

"میں اس سے معلوم کروں گا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اسے بھی مسٹر جینسن کے پتہ کا علم نہیں"

" آخر مَیں نے کچھ نرم پڑتے ہوئے کہا۔

یہ گویا ایک رعایت دینا تھی اور جارج جیسے آدمی کے لئے یہ اس بات کی علامت تھی کہ مَیں کمزور پڑ گیا ہوں۔

" ٹھیک ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔" مَیں کل شام پھر آؤں گا اور خوب یاد آیا۔ میری کار میں پیٹرول ختم ہو گیا ہے۔ کہو تو ڈال لوں۔ کارل ہوتا تو کبھی انکار

نہیں کرتا۔"

اس وقت میں اتنا اکتا چکا تھا کہ کسی بھی طرح اس سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا مجھے اسے پٹرول لینے کی اجازت نہیں دینا چاہیئے تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا۔ کہ اگر میں نے انکار کیا تو وہ ابھی نہ معلوم کتنی دیر اور میرے سر پر مسلط رہے گا۔"

"اچھا لے لو۔ مگر خدا کے لئے یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ تاکہ میں اپنا کام کر سکوں۔"

میں نے جواب دیا۔

جارج مسکراتا ہوا پٹرول پمپ کی طرف بڑھ گیا میں نے اسے پہلے اپنی کار میں پٹرول ڈالتے دیکھا۔ پھر اس نے کار سے دو پانچ پانچ گیلن والے ٹین نکال کر انہیں بھی بھر لیا۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا۔ جو انگلی پکڑ کر گردن پکڑنے کی کوشش کرنے سے باز نہیں آتے۔

جب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ تو میں نے لنچ روم میں جا کر وہسکی کا ایک گلاس پیا۔ اپنی گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کے لئے مجھے اس کی شدید ضرورت تھی میں برابر اپنے آپ سے یہ سوال کر رہا تھا۔ کہ اگر جارج سچ مچ کوئی درخواست دے دے تو کیا ایڈینو نا پولیس اسے قابل توجہ سمجھے گی۔ اندیشہ یہ ہی تھا۔ کہ شاید کر بھی لے۔ تو پھر ایسی صورت میں جارج کو کس طرح باز رکھا جائے؟ اس کا آسان جواب یہ تھا۔ کہ جو وہ مانگتا ہے اسے دے دیا جائے۔ اس طرح کم سے کم وہ دو ماہ تک خاموش ہو جائے گا۔ لیکن کیا اس کے بعد وہ اس بات پر بھی یقین کر لے گا۔ کہ جینس نے کسی دوسری عورت سے شادی کر لی ہے اور یہاں آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ وہ یقیناً خط دیکھنے پر اصرار کریگا۔ اور اگر اسے جعلی خط سے مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تو اور مشکوک ہو جائے گا۔"

میں نے جتنا جتنا اس مسئلہ پر غور کیا بات اور الجھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ تنگ آکر میں نے اس پر سوچنا چھوڑ دیا۔ میرا خیال تھا۔ لولا سے بات کرنے کے بعد شاید کوئی حل سامنے آجائے۔ لولا دس بجے واپس آئی۔ میں فوراً اس کے پاس پہنچا۔

"میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے اس کے ساتھ بنگلے کی طرف چلتے ہوئے کہا اس نے مجھے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ مگر میں اتنی آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا۔ جب میں اس کے ساتھ ہی بنگلے میں داخل ہونے لگا۔ تو وہ رکی۔ میری طرف دیکھا۔

"گیٹ آؤٹ" اس نے کہا۔

"صبح تمہارے جانے کے بعد جارج آیا تھا۔" میں نے کہا۔

"مجھے کسی کے آنے جانے سے کوئی دلچسپی نہیں۔" اس نے دوبارہ قدم اٹھاتے ہوئے کہا۔

میں اس کے ساتھ ساتھ بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہوا۔ میری نگاہ بے اختیار فرش پر اس جگہ گئی جہاں جینس گولی کھا کر گرا تھا۔ خون کا دھبہ اب وہاں موجود نہیں تھا یقیناً اسے لولا نے صاف کیا ہو گا۔

"وہ جینس کا پتہ معلوم کر رہا تھا:" میں نے پھر کہا۔ "کہہ رہا تھا کہ اسے اپنی پنشن کے کاغذات پر دستخط کرانا ہیں۔"

لولا نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا چہرہ جذبات سے بالکل عاری نظر آرہا تھا

"میں نے اسے بتایا کہ جینس ایریزونا میں کسی مقام پر گیا ہوا ہے مگر وہ کچھ سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر جینس نے اس کے کاغذات پر دستخط نہیں کئے تو

اسے پنشن نہیں ملے گی۔ جب میں نے اسے جینین کی واپسی کا انتظار کرنے کے لئے کہا تو وہ بولا کہ وہ ایریزونا کی پولیس سے اس کا پتہ چلانے کی درخواست کرے گا۔"

یہ الفاظ سن کر اسے اپنی مصنوعی بے تعلقی ختم کرنا ہی پڑی۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہوئے وہ ناہموار قدموں سے چلتی ہوئی ایک کرسی کی طرف گئی اور اس پر بیٹھ گئی۔

"تمہاری ذہانت سے سوچی ہوئی کہانی کا یہ حشر ہوا۔" اس نے بڑے طنزیہ لہجہ میں کہا۔ "بہتر ہے کہ کوئی اور داستان سوچ رکھو ورنہ۔۔۔

"ہمیں آپس میں لڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا؟" میں نے جواب دیا۔ "جارج اگر چاہے تو ہم دونوں کے لئے ایک نئی مصیبت کھڑی کر سکتا ہے وہ کل صبح پھر آئے گا۔ تاکہ تم سے جینین کا پتہ معلوم کر سکے اس لئے کل صبح سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے یہ پریشانی ہم دونوں کی مشترکہ ہے پولیس کے یہاں آنے کا مطلب ہے کہ پہلے میں مصیبت میں پھنسوں گا۔ اور اس کے بعد میری پوری کوشش ہوگی کہ تمہیں بھی اس میں شریک کر لیا جائے"

لولا نے اپنے ہینڈ بیگ سے سگرٹ کا پیکٹ نکالا۔ اور ایک سگرٹ سلگا کر پینے لگی۔

"اس کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔" وہ بولی "سیف کھول کر رقم نکالو۔ اپنا حصہ لو۔ اور راستہ ناپو۔ میں بھی چلی جاؤں گی۔ پھر جب وہ آئے گا تو ہم جا چکے ہونگے۔

"وہ ایک لاکھ ڈالر تمہارے ذہن پر اتنے سوار ہیں کہ تم کوئی کام کی بات نہیں سوچ سکتیں۔" میں نے ناگواری سے جواب دیا۔ "ہم اس جگہ کا کوئی انتظام کئے بغیر یہاں سے کیسے جا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں صرف جارج ہی نہیں دوسرے لوگ بھی شبہ کرنے لگیں گے۔"

"ہم یہ جگہ فروخت کر دیں گے۔"

"کیا تم اس کی مالک ہو کہ تمہیں اس کے فروخت کرنے کا اختیار حاصل ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم صرف اس صورت میں اس کی مالک بن سکتی ہو جبکہ یہ ثابت کر دو۔ کہ جینس مر چکا ہے اور یہ جگہ اپنی وصیت میں تمہارے نام کر گیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "اور یہ بات تم کیسے ثابت کر سکتی ہو جب تک یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔"

"وہ قتل نہیں ایک اتفاقی حادثہ تھا۔"

"یہ بیان پولیس کو دیکر دیکھنا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔" میں نے تلخی سے کہا۔

لولا کے ہاتھ مٹھیوں کی شکل میں بھینچ گئے۔ آہستہ آہستہ اسے اس پوری مصیبت کا احساس ہوتا جا رہا تھا۔ جس میں ہم پھنس چکے تھے

"تم مجھے میرے حصّہ کی رقم دے دو۔ میں یہاں سے چلی جاؤں گی؟" اس نے کہا، "تم یہاں ٹھہر سکتے ہو۔ کہہ سکتے ہو۔ میں بھی کارل کے پاس ایریزونا چلی گئی ہوں؟"

"تمہارے خیال میں جارج اس پر یقین کرے گا؟" میں نے جواب دیا؟ "پہلے جینس اور پھر تم اور میں اس کا تنہا مالک وہ فوراً پولیس کے پاس جا کر کہے گا۔ کہ میں نے تم دونوں کو قتل کر دیا۔ ممکن ہے پولیس اس بات پر یقین نہ کرے۔ مگر وہ تحقیقات کرنے ضرور آئے گی۔ اور اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ مجھے پہچان لیا جائے۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پولیس وہ جگہ بھی تلاش کر لے جہاں میں نے جینس کو دفن کیا ہے۔"

لولا یہ سن کر گھبرا گئی۔

"کہیں تم نے اسے یہاں تو نہیں دفن کیا ہے۔" وہ بوکھلا کر بولی۔

"پھر اور کہاں اتنی بھاری لاش کو لے جا سکتا تھا۔" میں نے ترشی سے جواب دیا۔ "تم تو بیڈ روم کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئی تھیں۔ میں نے اسے شیڈ میں دفن کیا ہے۔"

"تو کیا ہمیں ہمیشہ یہیں ٹھہرنا پڑے گا۔" لولا چیخ پڑی۔

"ہمیں یہاں اس وقت تک ٹھہرنا ہی ہوگا۔ جب تک لوگ ہماری بتائی ہوئی کہانی کو سچ سمجھ کر خاموش نہ ہو جائیں۔"

"مگر میں یہاں ایک منٹ بھی رہنا نہیں چاہتی۔" لولا نے کرسی کے ہتھے پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ "بس بہت ہو چکا۔ میں وہ رقم لے کر ابھی جانا چاہتی ہوں۔"

"بڑے شوق سے۔" میں نے کہا۔ "جاؤ سیف کھولو۔ اور رقم نکال لو۔ ممکن ہے اس بیکار کوشش کے بعد تمہارا ذہن کچھ زیادہ عقلمندی سے کام لینے لگے۔ میں تم سے پھر بات کروں گا۔"

میں بنگلے سے باہر نکل آیا۔ اس وقت سے رات بارہ بجے تک میں پٹرول پمپ پر بیٹھا رہا۔ تیز ہوا ریت اڑاتی ہوئی چل رہی تھی۔ یہ ریت میرے سر میرے کپڑوں میرے جسم میں گھس رہا تھا۔ مگر مجھے اس کی پرواہ نہیں تھی۔ دوپہر سے شام اور شام سے رات ہوئی میں نے دیکھا کہ لولا کے بیڈ روم کی بجلی بھی روشن ہے مجھے ایک گونہ اطمینان سا ہوا۔ میں اس مصیبت میں اکیلا نہیں تھا۔ وہ بھی پریشان تھی۔

ساڑھے بارہ بجے میں نے اٹھ کر اپنے کیبن میں جانے اور سونے کی کوشش کرنے کا ارادہ کیا۔ گذشتہ دو گھنٹے سے کوئی ٹرک یا کار نہیں آئی تھی۔ چنانچہ یہاں بیٹھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں تھا۔ کیبن پہنچ کر میں نے غسل کیا۔ اور بستر پر لیٹ گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے بیڈ روم کی بجلی اچانک بجھ گئی۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ مگر نیند کا کہیں دور تک پتہ

نہیں تھا۔ کچھ دیر کے بعد میرے کانوں نے ایک آہٹ سنی۔ کوئی میرے بیڈروم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔

میں نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایک سایہ سا اندر داخل ہوا وہ لولا تھی۔ ہم دونوں چند لمحے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور میرے پلنگ پر آکر بیٹھ گئی۔

"اگر ہمیں یہاں ساتھ ساتھ رہنا ہی ہے۔" وہ جیسے سرگوشیوں میں بولی۔ "تو پھر دشمنوں کی طرح رہنا کیا ضروری ہے۔"

میں حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ مجھ سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔

نواں باب

(۱)

لولا کی یہ اچانک تبدیلی میرے لئے کسی حیرت کا باعث نہیں تھی مجھے جلد یا بدیر کسی ایسے ہی اقدام کی توقع تھی لیکن اگر وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ اس طرح مجھے بیوقوف بنا سکے گی تو یہ اس کی غلطی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اس اچانک نوازش کی تہہ میں صرف ایک جذبہ کارفرما تھا کہ کسی طرح مجھے سیف کھولنے پر آمادہ کر سکے۔ مگر میرا فیصلہ تھا۔ کہ یہ عنایت یکطرفہ رہے گی سیف بند تھا اور مناسب وقت آنے تک بند ہی رہے گا۔

صبح ہوئی تو میں پلنگ سے نیچے اترا۔ شیو بنایا۔ غسل کیا۔ اور لنچ روم کی طرف چل دیا۔ لولا رات ہی میں کسی وقت جا چکی تھی۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ دیکھنا چاہیے۔ آج صبح اس کا طرز عمل میرے ساتھ کیا رہتا ہے میرا خیال تھا کہ لنچ روم بند ہوگا مگر وہ کھلا ہوا تھا۔ اندر پہنچا تو لولا انڈے فرائی کر رہی تھی۔

"ہیلو۔" اس نے گردن موڑ کر مجھے دیکھا۔ "میں تو سمجھ رہی تھی کہ آج تم سارا دن سوتے ہی رہو گے۔"

"کیا یہ انڈے میرے لئے فرائی کر رہی ہو۔" میں نے اس صورت حال سے لطف لیتے ہوئے پوچھا۔

"اور پھر کس کے لئے ہو سکتے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی "تمہیں رات کی بات پر

کوئی افسوس تو نہیں۔"

"افسوس تو نہیں حیرت البتہ ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"حالانکہ نہیں ہونا چاہیئے۔" اس نے ایک پلیٹ میں انڈے نکال کر میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔" انسان کے خیالات بدلتے دیر نہیں لگتی۔ مجھے احساس ہے کہ میرا برتاؤ شروع سے تمہارے ساتھ اچھا نہیں رہا۔ لیکن اب مجھے احساس ہوا کہ وہ میری غلطی تھی تم جیسا حسین وخوبصورت نوجوان اگر کسی عورت کو مل جائے تو پھر اسے اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیئے۔ تم اگر چاہو تو کیبن کے بجائے بنگلے میں آ کر رہ سکتے ہو۔"

"ضرور۔" میں نے جواب دیا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ یہ نقلی محبت کا ناٹک وہ کتنی دیر تک جاری رکھ سکتی ہے۔ اور کب حرف مدعا اس کی زبان پر آتا ہے۔

اسی وقت کسی ٹرک نے باہر سے ہارن دیا۔ میں اٹھنے لگا تھا۔ مگر لولا نے مجھے روک دیا "تم ناشتہ کرو میں اسے دیکھتی ہوں۔" اس نے کہا اور باہر چلی گئی۔

ناشتہ کرتے ہوئے میرا ذہن پوری طرح کام کر رہا تھا۔ میری خواہش تھی کہ کاش یہ کوئی ڈرامہ نہ ہوتا حقیقت ہوتی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر میں پلیٹ دھو رہا تھا کہ لولا واپس آ گئی

"تم کیوں دھو رہے ہو۔" اس نے کہا" لاؤ مجھے دو۔ میں دھو دوں گی۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ اور کافی کی پیالی اور پلیٹ الماری میں رکھنے کے بعد اس کی طرف گھوما۔

"جارج کے لیے کوئی ترکیب سوچی۔" میں نے پوچھا۔

"میں اس کے بارے میں بالکل پریشان نہیں ہوں۔" لولا نے جواب دیا۔" وہ لالچی

آدمی ہے۔ دس ڈالر اس کے لئے بہت ہونگے۔ روپیہ دے کر اس کی زبان بند کی جاسکتی ہے۔"

"اتنے یقین سے مت کہو۔ وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔" میں نے کہا۔" ایک مرتبہ تم نے اسے رقم دی اور پھر وہ بار بار مانگنے آ ملک ہے گا۔"

لولا نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں پہلے بھی اسے ٹھیک کر چکی ہوں۔ اب بھی ٹھیک کر سکتی ہوں۔ تم اسے مجھ پر چھوڑ دو"

"تمہاری خوشی۔ مگر محتاط رہنا۔"

آج ہوا میں نسبتاً خنکی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹریفک بھی روزانہ سے کچھ زیادہ ہی رہا۔ چنانچہ ہم دونوں دن بھر مصروف رہے سات بجے شام تک یہ کیفیت رہی پھر رش کم ہو گیا میں پٹرول پمپ چھوڑ کر لنچ روم میں گیا۔ لولا کچن میں تھی۔ میں کچن میں پہنچا وہ دروازے کی طرف سے پشت کئے ہوئے پانی سے ہاتھ دھو رہی تھی۔ میں نے دبے پاؤں پیچھے سے جا کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور پھر اسی وقت کچن کا دروازہ دوبارہ کھلا۔ میں نے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی۔ جلدی سے لولا کو چھوڑتے ہوئے پیچھے گھوما۔ جارج رک دروازے میں کھڑا ہوا ہم دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر وہی شیطانی مسکراہٹ کھیلی ہوئی تھی

میں نے دل ہی دل میں خود کو اپنی اس لاپرواہی پر برا بھلا کہا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ شام کو آنے کے لئے کہہ گیا ہے اور پھر بھی احتیاط سے کام نہیں لیا۔ میں نے لولا کی طرف دیکھا اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے جذبے سے بالکل خالی اور سپاٹ نظر آ رہا تھا مجھے اس کی اداکاری پر حیرت ہو گئی جبکہ اس کے برعکس میرا یہ حال تھا۔ کہ اپنی گھبراہٹ شرمندگی اور احساس گناہ چھپانے میں بالکل ناکام تھا۔

"میں اس دخل در معقولات پر معذرت چاہتا ہوں۔" جارج نے دانت نکوسے

"مگر میں کہہ گیا تھا کہ شام کو آؤں گا۔"

"ہیلو جارج" لولا نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا۔ "تم کیا چاہتے ہو۔"

جارج کی نظریں کبھی مجھ پر پڑ رہی تھیں اور کبھی لولا کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا اس شخص نے تمہیں نہیں بتایا کہ میں کیوں آیا تھا۔" وہ بولا۔ "تمہیں کارل کی طرف سے کوئی اطلاع ملی؟"

لولا نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے اس کی طرف سے کوئی اطلاع ملنے کی امید بھی نہیں ہے۔" اس نے جواب دیا اسے جواب دینے کی فرصت ہی نہ ہو گی۔"

"اس شخص نے تمہیں میرے پنشن کے کاغذات کے بارے میں بتایا تھا۔"

"کیا۔"

"یہ کہ میں ان پر کارل کے دستخط کرانا چاہتا ہوں۔"

"کوئی بھی وکیل یا بینک منیجر ان پر دستخط کر سکتا ہے۔"

"تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر میں نے کارل کے بجائے کاغذات پر کسی اور کے دستخط کرا کے واپس بھیجے تو پنشن نہیں ملے گی۔"

"تو پھر تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کہاں ہے لولا نے لاپروائی سے کہا۔" اور معلوم بھی ہوتا تو بیکار تھا۔ وہ وہاں کاروباری حالات کا جائزہ لینے گیا ہے۔ جگہ جگہ گھوم رہا ہو گا۔ کسی ایک مقام پر اس سے رابطہ قائم کرنا ناممکن ہو گا۔"

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے ایریزونا پولیس سے درخواست کرنا پڑے گی کہ وہ اس کا پتہ چلا کر اطلاع دے۔" جارج نے کہا وہ غور سے لولا کی صورت دیکھ رہا تھا۔ لیکن اگر اسے

یہ توقع تھی کہ لولا یہ سن کر گھبرا جائے گی تو اسے مایوسی ہوئی ہوگی لولا کا چہرہ بدستور سپاٹ تھا۔

"بڑے شوق سے۔" لولا نے جواب دیا۔ "مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کسے لکھتے ہو یا کسے نہیں۔ میں تو یہ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ کارل اس وقت ایریزونا میں ہی ہوگا۔ یا کہیں اور چلا گیا ہوگا۔ اس نے جاتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ممکن ہے وہ کوئی آخری فیصلہ کرنے سے پہلے کلوروڈا بھی جائے۔"

لولا بات کرتے کرتے کچن کی میز کے کنارے ٹک گئی تھی۔ اور دونوں ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر اپنے بال اس طرح درست کرنے لگی کہ اس کے جسم کے پرکشش حصے اپنی تمام تر جاذبیت کے ساتھ نمایاں ہو گئے۔

"ذرا سی بات کا بتنگڑ بنانے کی کوشش مت کرو جارج۔" وہ بولی۔ "تم اپنے کاغذات پر کسی بینک منیجر سے دستخط کرا لو۔ اس سے کام نہ چلے تو کارل کی واپسی کا انتظار کرو۔ اس درمیان میں اگر تمہیں واقعی خرچ کے سلسلہ میں کوئی پریشانی ہو تو میں تمہاری تھوڑی سی مدد کرنے کے لئے تیار رہوں۔"

لولا نے بڑی خوبصورتی سے کام لیا تھا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ اگر پہلے سے وہ ہی جارج سے بات کرتی تو زیادہ بہتر تھا۔

"کتنی رقم؟" جارج نے پرشوق نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس ڈالر۔" لولا نے جواب دیا۔ جارج کا منہ لٹک گیا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں۔" اس نے کہا۔ "آخر مجھے سارے ہی اخراجات کرنا ہیں۔ کم سے کم بیس ڈالر تو دو۔"

"جب مانگو گے۔ منہ پھاڑ کر مانگو گے؟" لولا نے جواب دیا۔ اور اس کے قریب سے گذرتی

ہوئی لنچ روم میں چلی گئی میں نے اسے کیش رجسٹر مشین کھولتے سنا۔ دراز کھلتے وقت مشین نے گھنٹی بجائی تو جارج کے انداز سے ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کتا ہڈی آنے کا انتظار کر رہا ہو
لولا پانچ پانچ ڈالر کے تین نوٹ ہاتھ میں لئے واپس آئی۔

"یہ لو" اس نے نوٹ جارج کے ہاتھ میں دیدیئے۔" میں اس سے زیادہ نہیں دے سکتی اور آئندہ پھر منہ اٹھائے مت چلے آنا۔ کارل کو تمہارا آنا بالکل پسند نہیں ہے اور یہ بات تم جانتے ہو۔"

جارج نے جلدی سے نوٹ اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لئے۔

" تم بڑی کنجوس عورت ہو" وہ بولا " مجھے خوشی ہے کہ میں تمہارا شوہر نہیں ہوں۔ کارل یقیناً تم سے شادی کر کے پچھتا رہا ہوگا۔"

" اپنا منہ بند کرو اور بھاگ جاؤ۔" لولا نے جواب دیا۔" اور آئندہ ادھر کا رخ مت کرنا۔"

" ٹھیک کہہ رہی ہو۔ کباب میں ہڈی کون پسند کرتا ہے؟" جارج معنی خیز انداز میں بولا۔
" مگر تم دونوں جو کچھ کر رہے ہو۔ کارل ہوتا تو اسے کبھی گوارا نہیں کرتا۔"

لولا نے میری طرف دیکھا۔

" اس شیطان کو اٹھا کر باہر پھینک دو میں اس کی بکواس بہت کچھ برداشت کر چکی ہوں۔" اس نے کہا۔

میں نے اس طرف ایک ہی قدم اٹھایا تھا۔ کہ وہ پلٹ کر بھاگتا ہوا کچن سے نکل گیا ہم دونوں اس وقت تک خاموش رہے جب تک اس کی کار اسٹارٹ ہو کر روانہ ہونے کی آواز نہیں سن لی۔

" اس نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔"

" تو کیا ہوا۔ اس کی پرواہ کون کرتا ہے۔ میں نے تم سے کہا نا کہ میں اس سے بخوبی نمٹ سکتی ہوں۔"

"اگر وہ دوبارہ پھر رقم مانگتا ہوا آیا تو۔"

"تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو۔" لولا نے لاپرواہی سے کہا۔" وہ دوبار آئے یا ہزار بار میں ہر مرتبہ چٹکیوں میں اڑا سکتی ہوں۔"

---

(۲)

دو ہفتے گزر گئے اور ہم نے دوبارہ جارج کی صورت نہیں دیکھی۔ اس درمیان میں بہت سے لوگوں نے جینن کے بارے میں معلوم کیا۔ اور ان سب نے میری بتائی ہوئی کہانی کو بغیر کسی اعتراض کے قبول کر لیا۔ دو تین نے بیشک مجھے اور لولا کو عجیب نظروں سے دیکھا۔ مگر لولا کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ میں نے اور لولا نے ایک معمول سا بنا لیا تھا۔ ہم رات کے ایک بجے تک کام کرتے رہتے۔ پٹرول پمپ اور لنچ روم بند کر کے بنگلے میں چلے جاتے۔ مجھے جینن کے بیڈ روم میں سونا بالکل پسند نہیں تھا۔ مگر لولا کا جسمانی قرب اتنا کشش انگیز تھا۔ کہ میں انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ان دو ہفتوں میں رفتہ رفتہ مجھے احساس ہونے لگا۔ کہ میں لولا سے محبت کرنے لگا ہوں۔ شاید یہ سانحہ کا نتیجہ تھا۔ میں نے اسے پہلی نظر میں ہی پسند کر لیا تھا۔ لیکن اس قربت نے میری پسندیدگی کو محبت میں تبدیل کر دیا۔ اب میں اس سے شادی کرنے کی خواہش کرنے لگا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے لئے میرے ذہن میں جو شکوک و شبہات تھے وہ ختم ہوتے جا رہے تھے۔ کبھی کبھی مجھے خیال آتا کہ میں اس کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہوں۔ اور میں آئندہ اپنے آپ کو محتاط رہنے کی تلقین کرتا۔ مگر اس نے اس درمیان میں کسی ایک دن بھی مجھ سے سیف کھولنے کے لئے نہیں کہا تھا۔

میری حماقت کی انتہا تھی کہ میں اب اپنے آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ پہلے ممکن ہے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہو۔ لیکن اب میری محبت نے اس کے دل میں بھی محبت پیدا کر دی

تھی۔ وہ مجھے اتنا ہی چاہتی ہے جتنا میں اسے۔ یہاں تک کہ میں یہ بھی سوچنے لگا تھا کہ اگر ہم ہمیشہ یہیں رہیں تو بھی کیا حرج ہے۔

ایک دن صبح کو جب میں بستر سے اٹھنے کی تیاری کر رہا تھا۔ اچانک لولا نے کہا۔

"کارسن کیا یہ بہتر نہ ہو گا۔ کہ ہم یہاں کسی کو اپنی مدد کے لئے رکھ لیں۔ تاکہ کبھی کبھی سیر و تفریح کے لئے ہمیں وینٹور تھ جانے کا موقع مل جایا کرے۔"

خیال بہت اچھا تھا۔ مگر مجھے معلوم تھا۔ کہ ایسا کرنا خطرناک ہو گا۔

"ہم ایسا نہیں کر سکتے۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر ہم ساتھ ساتھ وینٹور تھ گئے۔ تو لوگوں کو افواہیں پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس کے علاوہ ہم جس طرح رہ رہے ہیں اس کے پیش نظر کسی کو یہاں رکھنے کی غلطی بھی نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم یہ کہانی لوگوں کو باور نہ کرا دیں کہ اب جینسن واپس نہیں آئے گا۔ وہ تمہیں چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کر چکا ہے اس وقت تک ہمارے تعلقات کا منظر عام پر آنا اچھا نہیں ہو گا۔"

"میں اس جگہ بند رہنے سے تنگ آ چکی ہوں۔"

"کچھ دن اور انتظار کر لو۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"اچھی بات ہے کارسن۔ تم کہتے ہو تو انتظار کر لوں گی۔" لولا نے ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے جواب دیا۔ "آج تم میرے بجائے وینٹور تھ سامان لینے چلے جانا۔ جن چیزوں کی ضرورت ہو۔ ان کی فہرست میں نے ایک کاغذ پر تیار کر دی ہے۔"

میں بڑی خوشی سے آمادگی کا اظہار کرنے لگا تھا۔ کہ اچانک ایک خیال میرے ذہن میں ابھر آیا۔ یہ مجھے راستے سے ہٹانے کا کوئی بہانہ تو نہیں ہے۔ یہ اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ کہ ٹرو پہلے سے کسی سیف کمپنی والے کو بلا کر سیف کھلوا لے۔ پھر جب تک میں واپس آؤں وہ جینسن کی دولت

لے کر غائب ہو چکی ہو۔ میں نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی۔ مگر میں جانتا تھا کہ یہ اداکاری بھی ہو سکتی ہے۔

"میرا خیال ہے۔ کہ میرا یونیورسٹی جانا مناسب نہیں ہو گا۔" میں نے اپنے لہجہ کو حتی الامکان سرسری بناتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر تمہیں یہاں کوئی کام ہے تو اسے میں دیکھ لوں گا۔ تم حسب معمول یونیورسٹی چلی جاؤ۔"

میں اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا کہ شاید اس کے انداز یا اس کے چہرے کے تاثرات میں کوئی ایسی بات نظر آ جائے۔ جس سے میرے شبہ کی تصدیق ہو جائے۔ مگر نہیں لولا بہت بڑی اداکارہ تھی یا پھر میرا شبہ ہی بے بنیاد تھا۔ اس کے انداز میں ذرہ برابر بھی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اس نے اطمینان سے برش واپس میز پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر بولی۔

"کام کیا ہوتا کل رات ساری پائیاں ختم ہو گئیں۔ میں نے سوچا تھا۔ کہ آج کے لئے کچھ پائیاں اس وقت تیار کر لوں بہرحال اب یہ کرنا ہو گا۔ کہ میں پائیاں بنا کر اوون میں رکھ دوں گی پھر انہیں دیکھتے رہنا تمہارا کام ہو گا۔ خیال رکھنا جلنے نہ پائیں۔" ویسے کیا تمہیں واقعی اندیشہ ہے کہ یونیورسٹی جانا تمہارے لئے مناسب نہیں ہے؟"

"میں کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہوں۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں بھی یہ نہیں چاہوں گی کہ تمہیں کچھ ہو جائے۔" لولا بڑے دل آویز انداز میں مسکرائی۔" کیونکہ میں تم سے محبت کرنے لگی ہوں۔"

"مجھے خوشی ہے۔ کہ آخر آج تم نے وہ بات کہہ دی۔ جس کا میں نہ جانے کب سے انتظار کر رہا تھا۔" میں نے کہا اور آگے بڑھ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

"میں تمہارے ساتھ بہت خوش ہوں کارسن!" وہ بولی۔ "میں نے کبھی سوچا بھی نہیں

تھا۔ کہ کوئی مرد مجھے اتنا متاثر کر سکتا تھا۔ مگر سچ کہتی ہوں۔ میں اس جگہ سے اب اکتا چکی ہوں۔
"کچھ دن اور ٹھہر جاؤ پھر ہم یہاں سے کہیں اور چلے جائیں گے؟"
"اچھی بات ہے۔ جیسا تم کہو" لولا نے علیحدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔" مگر کچھ معلوم تو ہو کہ آخر تم نے سوچا کیا ہے۔"
"بہت کچھ سوچا ہے۔ مثلاً یہ کہ تم مجھ سے شادی کر لو۔"
"بڑی خوشی سے۔ لیکن کیا اس کے لئے ہمیں یہ ثابت نہیں کرنا پڑے گا۔ کہ جینس مر چکا ہے۔"
"اگر ہم کسی دوسری جگہ چلے جائیں جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا ہو تو یہ کچھ ضروری نہیں ہوگا" میں نے جواب دیا۔" مثلاً ہم فلوریڈا میں یہ ہی کام شروع کر سکتے ہیں؟"
"تمہارا مطلب ہے اس روپیہ سے جو سیف میں بند ہے؟" لولا نے پوچھا۔
یہ پہلی بار تھی کہ اس نے سیف میں رکھی ہوئی رقم کا ذکر کیا اور وہ بھی بڑے سرسری انداز میں۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ بھی میری طرف دیکھ رہی تھی ہم دونوں کی نظریں ملیں اور بغیر پلک جھپکائے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔
"ہاں میرا یہ ہی مطلب تھا" میں نے جواب دیا۔
"واقعی اتنے سرمائے سے ہم اس سے کہیں زیادہ بڑے پیمانے پر اپنا کام شروع کر سکتے ہیں" لولا نے تائید کی۔" لیکن میں پھر کہوں گی کہ جو کچھ کرنا ہے جلد کیا جائے۔"
"پہلے ہمیں اس جگہ کو بھی تو ٹھکانے لگانا ہے۔" میں نے کہا۔
اسی وقت ایک ٹرک آگیا اور ہماری گفتگو ادھوری رہ گئی وہ گیا تو دوسرے اور آگئے۔ نتیجہ یہ کہ مجھے لولا سے دوبارہ بات کہنے کا موقع نہیں ملا۔ جب اس نے پایاں تیار

کر کے اوون میں رکھ دیں تو وتنیٹو رتھ جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ مجھے بتایا کہ لنچ ٹائم تک آنے کی کوشش کرے گی اور پھر چلی گئی۔"

میں بہت خوش تھا۔ روپیہ کا معاملہ زیر بحث آنے کے بعد میرا یہ خیال کہ وہ مجھ سے سیف کھلوانے کے لئے بناوٹ سے کام لے رہی ہے بالکل ہی ختم ہو چکا تھا۔ میں پوری سنجیدگی سے یہ غور کرنے لگا۔ کہ ہم پرائیٹ آف نور یٹرن سے کس طرح رخصت ہوں کہ کسی کو شک کرنے کا موقع نہ ملے۔ لیکن میں نے اس معاملے پر جتنا غور کیا اتنا ہی الجھتا چلا گیا۔ ہم اس جگہ کو فروخت اس لئے نہیں کر سکتے تھے۔ کہ یہ جینس کے نام تھی اسے اسی طرح چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتے تھے۔ کہ لوگ پولیس سے رپورٹ کرتے پولیس آتی اور جینس کی لاش برآمد ہوتی اور پھر پورے ملک کی پولیس ہم دونوں کے پیچھے لگ جاتی۔ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہم ایک جال میں پھنس چکے تھے۔ ہم یہاں مستقل طور پر رہنے کے لئے مجبور تھے۔

ان تمام باتوں پر غور کرتے ہوئے میں اپنے کیبن میں ایک اضطراب کے عالم میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ کہ اچانک ایک کار رکنے کی آواز سن کر چونک پڑا۔ میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ کہ جارج رک اپنی سیکنڈ ہینڈ کار سے اتر رہا ہے میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس کے کتے کا رخ مرمت کرنے والے شیڈ کی طرف ہے اور جارج بھی اس کے پیچھے جا رہا ہے میں بے اختیار باہر کی طرف بھاگا۔ شیڈ میں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ جارج بے مدعا انداز میں ادھر ادھر پھر رہا ہے۔ اس کا کتا بھی اس کے ساتھ ہے۔ جیسے ہی میں شیڈ میں داخل ہوا کتا سمٹ کر اپنے مالک کے پیروں سے لپٹ گیا۔

"کیا چاہتے ہو۔" میں نے لہجہ کو سخت بنانے کی پوری کوشش کرتے ہوئے پوچھا

"کارل کی طرف سے کوئی اطلاع آئی" جارج نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"وہ یہاں موجود ہے؟"

"تمہارا مطلب مسز جینین سے ہے تو وہ ونمیڈو رتھ گئی ہیں۔ تم کیا چاہتے ہو۔"

میں نے دیکھا کہ کتے نے اچانک اپنا منہ پھیرا اور اس کام کرنے والی میز کی طرف دیکھا جسے میں نے جینین کی قبر کے اوپر رکھ دیا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور زمین کو سونگھنے لگا میرے پورے جسم میں سردی کی ایک تیز لہر سی دوڑ گئی۔

"مجھے ابھی تک پنشن کی رقم نہیں ملی ہے اور میں بالکل قلاش ہو رہا ہوں۔"

"پھر میں کیا کروں۔"

کتے نے زمین کھودنا شروع کر دی تھی۔ جارج نے پلٹ کر کتے کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا؟" وہ بولا۔ "میں نے اپنے کتے کو پہلے کبھی اس طرح کی عجیب حرکت کرتے نہیں دیکھا۔ اس نے آگے بڑھ کر کتے کے ایک لات ماری۔ کتا شیڈ کے دروازے تک لڑھکتا چلا گیا۔

"میرے پاس ایک ڈالر تک نہیں ہے۔" جارج نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "تم مجھے کچھ قرض دے دو جیسے ہی میری پنشن ملی میں ادا کر دوں گا۔"

کتا دوبارہ میز کے نیچے گھس کر زمین کھودنے لگا تھا۔

"اپنے کتے کو سنبھالو" میں نے چلا کر کہا۔ اور لکڑی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر کتے پر پھینک مارا۔ کتا ایک مرتبہ پھر دروازے کی طرف بھاگا۔

"ایک غریب جانور کے ساتھ تمہیں ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیئے۔" جارج نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔"

" نکل جاؤ یہاں سے۔" میں زور سے چیخا۔

جارج اب اس گڑھے کو دیکھ رہا تھا۔ جو کتے نے زمین میں کھودا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

" کیا تم نے یہاں کسی کو دفن کر رکھا ہے۔" اس نے پوچھا۔

" میں نے کہا گیٹ آؤٹ۔" میں پھر چیخا۔

مگر جارج جانے کی بجائے اس گڑھے کی طرف بڑھا اور جھک کر اسے دیکھنے لگا۔

" میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس جگہ کسی نے حال ہی میں کھدائی کی ہے" جارج نے زمین کی نرم مٹی میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ اسے گڑھے کے پاس جھکے دیکھ کر کتا ایک بار پھر میز کے قریب آیا۔ لیکن جارج نے اسے ہاتھ مار کر دور ہٹا دیا۔

" شاید کارل نے اپنی دولت یہاں چھپا رکھی ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ " احمق آدمی کو اس سے بہتر کوئی اور جگہ ہی نہیں ملی۔ ذرا کوئی پھاوڑا تو لاؤ۔"

میں خوف و اضطراب کی آخری حد پر پہنچ چکا تھا۔ تیزی سے آگے بڑھا۔ یقیناً میرے چہرے پر ایسے تاثرات موجود ہونگے۔ جن سے جارج نے اندازہ کر لیا ہو گا۔ کہ اس مرتبہ میں زبان سے نہیں ہاتھوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ جلدی سے اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

" اچھا۔ اچھا میں جا رہا ہوں۔" وہ بولا۔ " ایک بات ہی تو کہی تھی۔ اس میں اتنا برا ماننے کی کیا ضرورت تھی۔"

" نکل جاؤ یہاں سے۔" میں نے مکا دکھاتے ہوئے کہا۔ " اگر آئندہ یہاں نظر آئے تو اچھی طرح مرمت کر دوں گا۔ سمجھے۔"

" سمجھ گیا۔" جارج نے پلکیں جھپکائیں۔" وہ جو قرض کے لئے کہا تھا تو دے رہے ہو۔"

"میں تمہیں کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بھاگ جاؤ" میں آگے بڑھا۔
جارج بھاگ کر اپنی کار کے پاس پہنچا۔ جلدی سے دروازہ کھولا۔
"بہت اچھا دوست۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "اگر تم یہ ہی چاہتے ہو تو یہ ہی میں پولیس میں رپورٹ کرنے جا رہا ہوں۔ میں اس سے کہوں گا۔ کہ وہ کارل کو تلاش کرے۔ جس طرح تم اور وہ آوارہ عورت یہاں رہ رہے ہو۔ اسے میں نے اپنی آنکھوں سے ــــ"
میں ایک جست مار کر اس کے قریب پہنچا زور سے ایک گھونسا اس کے جبڑے پر رسید کیا۔ جارج دھڑام سے پشت کے بل زمین پر گر پڑا۔ میں غصہ سے اتنا پاگل ہو رہا تھا۔ کہ میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ اسی وقت ایک ٹرک پٹرول پمپ کے پاس آکر رکا ہے۔ وہ تو جب اس کے ڈرائیور نے چیخ کر مجھے اس جھگڑے سے باز رہنے کے لئے کہا تب مجھے ہوش آیا۔ میں نے بہ مشکل اپنے آپ پر قابو پایا۔ کتا اپنے مالک کی یہ درگت بنتے دیکھ کر پہلے ہی دم دبا کر کار میں جا گھسا تھا۔ ٹرک کا ڈرائیور لپکتا ہوا میرے قریب آیا۔
"اگر تمہیں کسی سے جھگڑا ہی کرنا ہے تو کسی اپنے برابر والے سے مقابلہ کرو۔ ایک کمزور اور بوڑھے آدمی پر ہاتھ اٹھاتے تمہیں شرم نہیں آتی۔"
میرے دل میں تو آیا کہ اس کمبخت کو بھی دخل اندازی کا مزہ چکھا دوں۔ مگر میں نے ضبط کیا۔ ایک ٹرک ڈرائیور سے جھگڑا کرنا سب ٹرک ڈرائیوروں سے دشمنی مول لینا تھا۔ میں پیچھے ہٹ گیا۔ جارج ڈگمگاتے قدموں سے کھڑا ہو گیا۔
"لڑکے۔ تم ٹھیک کہتے ہو" میں نے جواب دیا۔ "مجھے اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ کمبخت ہر ہفتہ یہاں کچھ نہ کچھ چوری کرنے کے لئے آجاتا ہے"
ڈرائیور کا غصہ کچھ نرم پڑ گیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر۔ خیر چھوڑو۔" اس نے جارج کی طرف دیکھا "تو یہ چندہ ہے ؟"
ڈرائیور اپنے ٹرک کی طرف واپس چلا گیا۔ جارج اپنی کار میں جا بیٹھا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنا منہ پکڑے ہوئے تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے کار اسٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے اپنے بٹوے سے دس ڈالر کا ایک نوٹ نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ اور یہاں سے دفعان ہو جاؤ۔" میں نے کہا۔

جارج نے کانپتے ہاتھوں سے نوٹ لیا۔ توڑ مروڑ کر اس کی گولی سی بنائی اور میرے منہ پر مار دی "میں تمہیں اس کا مزہ چکھا دوں گا۔" وہ بولا "میں ابھی پولیس کے پاس جاتا ہوں۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔

اور اس وقت مجھے احساس ہوا۔ کہ میں نے اس پر ہاتھ اٹھا کر بہت بڑی غلطی کی ہے میرا خیال تھا۔ کہ وہ اتنا لالچی اور بے ضمیر آدمی ہے کہ میں اسے دو چار ہاتھ مار کر دس ڈالر دیدوں گا۔ تو وہ کوئی حرف شکایت منہ سے نہیں نکالے گا۔ بہرحال میں نے نوٹ اٹھا کر واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ ٹرک والے کو پٹرول دیا۔ ڈرائیور نے جارج کو نوٹ پھینکتے دیکھا تھا۔ اور اب مجھے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔ پھر جب وہ چلا گیا۔ تو میں نے شیڈ میں جا کر کتے کا کھودا ہوا گڑھا دوبارہ بھرا۔ مٹی کو دبا کر زمین کو دوبارہ ہموار کیا۔ اور پھر وہاں سے میز اٹھا کر اس کی جگہ بہت سا ٹوٹا پھوٹا لوہا ڈھیر کر دیا۔ اس کام میں نصف گھنٹے سے زیادہ لگ گیا۔ لیکن اب کم سے کم اتنا ہو گیا تھا۔ کہ جارج کا کتا یا کوئی اور کتا اب زمین کھود کر خطرہ نہیں بن سکتا تھا۔

یہ کام کرتے ہوئے میں برابر جارج کے متعلق غور کر رہا تھا۔ کیا واقعی پولیس کے پاس پہنچ جائے گا؟ جس موڈ میں وہ یہاں سے گیا تھا۔ اس سے تو کچھ بعید نہیں تھا۔ کہ سچ مچ چلا ہی جائے۔ لیکن کیا پولیس اس کی باتوں کو توجہ کے قابل سمجھے گی ؟ اگر پولیس اس کی رپورٹ

پر تحقیق حال کے لئے یہاں آگئی تب میرا تو گویا بیڑہ غرق ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہ جائے گی۔ کیا مجھے یہاں سے فوراً بھاگ جانا چاہیئے ؛

میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکا تھا۔ کہ میں نے ایک گرد آلود لنکن کار کو پٹرول پمپ کے قریب رکتے دیکھا۔ کار میں صرف ایک ہی آدمی بیٹھا تھا۔ میں نے دور سے اس کا چہرہ دیکھا۔ کچھ جانا پہچانا سا محسوس ہوا۔ وہ کار سے اترا اور میری طرف بڑھا۔ اس کے کپڑے معمولی اور میلے تھے۔ سر پر رکھا ہوا ہیٹ برسوں پرانا نظر آ رہا تھا۔ وہ قریب آیا۔ تو میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ رائے ٹرلسی تھا۔

دسواں باب

(۱)

رائے نے بھی مجھے پہچان لیا۔ وہ ایک دم رُک گیا۔ اور اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا کچھ دیر تک ہم کھڑے ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ مجھ سے پہلے اس نے اپنے آپ پر قابو پالیا۔ اڑی ہوئی رنگت واپس آنے لگی۔ ہونٹوں پر وہ عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جس سے میں آشنا تھا۔ وہ تیزی سے میری طرف بڑھا۔

"چیٹ کیا یہ تم ہو۔" اس نے کہا "اُفوہ کیا بتاؤں تم سے اس طرح اچانک مل کر کتنی خوشی ہوئی ہے۔"

دوسرے لمحہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہے تھے۔ اس وقت سے پہلے مجھے اتنا احساس کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے دل میں اس کے لئے کتنی گہری وابستگی رکھتا ہوں۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" اس نے کچھ دیر کے بعد پوچھا۔ "میں تو سمجھ رہا تھا۔ کہ تم ملک سے باہر جا چکے ہو۔"

"خدا کرے پولیس بھی اس پر یقین رکھتی ہو۔" میں نے گلوگیر آواز میں جواب دیا۔ میں اس سے مل کر اتنا خوش ہوا تھا۔ کہ دل بھر آیا تھا۔ "آؤ اندر آجاؤ۔ تم اس وقت کہاں سے ٹپک پڑے۔"

میں اسے لنچ روم میں لے گیا۔ دو گلاسوں میں وہسکی انڈیلی اور ایک گلاس اس کے سامنے رکھ دیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" رائے نے پوچھا۔

"میں یہاں کام کرتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "میرا خیال تھا۔ کہ مجھے اس سے زیادہ اچھی پناہ کی جگہ کہیں اور نہیں مل سکتی۔"

"جگہ تو اچھی ہے مگر زیادہ بہتر ہوتا کہ تم میکسیکو یا کینیڈا چلے جاتے۔"

"جی ہاں کہنا آسان ہے مگر کرنا مشکل۔ میرے پاس ایک سینٹ تک نہیں تھا۔ میں ملک کے باہر کیسے جا سکتا تھا۔ تقدیر اچھی تھی کہ یہ جگہ بھی مل گئی۔"

"تم اپنے آپ کو یہاں واقعی محفوظ سمجھتے ہو۔"

"جس مصیبت میں میں پھنسا ہوا ہوں اس کی موجودگی میں تو میں کہیں بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں کہہ سکتا۔"

"میں نے تمہارے فرار کی خبر پڑھی تھی۔" رائے نے میرا بازو تھپتھپایا۔ "تم نے بڑی ہمت سے کام لیا۔ میں آج تک تمہارے بارے میں پریشان تھا۔ خواب میں بھی امید نہیں تھی۔ کہ تم سے کبھی دوبارہ بھی ملاقات ہو سکتی ہے۔"

"کچھ یہی بدگمانی مجھے بھی تھی۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جیٹ۔" رائے نے گرمجوشی سے میرا بازو پکڑ لیا۔ "یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ یقین کرو کہ میں کبھی تمہارے احسان کو نہیں بھول سکتا۔ تم نے جس طرح مجھے بچایا۔۔۔۔"

"چھوڑو بھی۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "دوست وہی ہوتا ہے جو دوست کے کام آئے۔ کیا میری جگہ تم ہوتے تو یہی کچھ نہ کرتے۔"

"ضرور کرتا۔ لیکن پھر بھی یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتا جب پولیس نے تمہیں گرفتار کیا۔ تو کیا بتاؤں کہ میں کتنا خوفزدہ تھا میں سوچ رہا تھا کہ بس

اب کچھ دیر کی بات ہے کہ میں بھی پکڑ کر جیل میں ڈال دیا جاؤں گا مگر نہیں۔ تمہاری۔ صرف تمہاری وجہ سے مجھ پر آنچ بھی نہیں آ سکی۔ واقعی تم جیسا مخلص دوست ہونا مشکل ہے۔"

"تم مجھ سے زیادہ ہوشیار ثابت ہوئے تھے پھر میں تمہیں اپنے ساتھ گھسیٹنے کی کوشش کیوں کرتا۔ اگر میں نے تمہاری بات سنی ہوتی اور بوکھلا کر پیچھے بھاگنے کے بجائے تمہارے ساتھ اوپر چلا گیا ہوتا تو......"

"تم ہی بوکھلائے ہوئے نہیں تھے میرا اپنا حال بھی یہی تھا۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ بھی ہماری حماقت ہی تھی کہ ہم نے چوری کرنے کا ارادہ کیا۔ میں آج تک اپنی اس حرکت پر پچھتا رہا ہوں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "ویسے تم آجکل کر کیا رہے ہو۔"

رائے نے اپنا گلاس خالی کر کے میری طرف سرکا دیا۔ میں نے اس کا گلاس دوبارہ بھر دیا۔

"میں آج کل آؤٹ ڈور ڈیوٹی پر ہوں۔" رائے نے بتایا۔ "تم نے بیشک اپنی سی کوشش کی تھی۔ جس کی وجہ سے کسی کو میرے خلاف باقاعدہ کوئی الزام لگانے کا موقع نہیں ملا مگر سب جانتے تھے کہ میں تمہارا کتنا گہرا دوست ہوں۔ لوگ بھی جانتے تھے کہ میں اس وقت مقروض تھا۔ اور مجھے روپیہ کی شدید ضرورت تھی۔ کمپنی کی انتظامیہ کو شک ہے کہ اس کام میں میں بھی تمہارے ساتھ تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے سروس ڈیپارٹمنٹ سے نکال کر آؤٹ ڈور ڈیوٹی پر لگا دیا۔ اب میں سیف مرمت کرنے کے بجائے گھوم پھر کر انہیں فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہوں کمپنی نے مجھے اپنے پرانے گاہکوں کی ایک فہرست دے دی ہے ان سب کے پاس پرانے ماڈل کے سیف ہیں مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں ان سے مل کر انہیں نئے ماڈل کے سیف خریدنے کے لئے آمادہ کروں۔"

اس نے اپنی جیب سے ایک نوٹ بک نکالی اور اس میں رکھا ہوا کاغذ مجھے دکھایا۔
یہ دیکھو۔ پوائنٹ آف نور یٹرن۔ مالک کارل جینسن۔ اس کے پاس بھی پرانے ماڈل کا سیف ہے۔ اب یہ میرا کام ہے کہ اسے ایک نیا ماڈل خریدنے کے لئے اکساؤں۔ تم اس کے پاس کام کر رہے ہو نا۔"
اسی وقت ایک کیڈیلاک کار پیٹرول لینے آگئی اور اس کے ڈرائیور نے ہارن بجانا شروع کر دیا۔
"میں ابھی آتا ہوں!" میں نے رائے سے کہا اور جلدی سے لنچ روم سے باہر نکل گیا۔ میں اس دخل اندازی پر خوش تھا۔ میں یہ فیصلہ کرنے کے لئے کچھ مہلت چاہتا تھا۔ کہ آیا میں رائے کو صحیح بات بتاؤں یا نہیں۔ اور بتاؤں تو کس حد تک۔ کیڈی میں پیٹرول ڈالتے ہوئے میرا ذہن تیزی سے اس بات کا کوئی جواب سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اسے پوری بات بتانا تو کسی طرح مناسب نہ ہوگا۔ میں اسے جینسن کی موت کے بارے میں کیسے بتا سکتا تھا۔ اس کا تعلق لولا کی ذات اور اس کے آئندہ تحفظ پر تھا۔ میں نے اسے وہ ہی کہانی سنانے کا فیصلہ کیا۔ جو میں سب کو سنا رہا تھا۔ کہ جینسن باہر گیا ہوا ہے۔ دوسرا پیٹرول پمپ کھولنے کے لئے۔ اور دو ماہ سے پہلے واپس نہیں آئے گا۔
کیڈی سے فارغ ہو کر میں دوبارہ لنچ روم میں آگیا۔ رائے ادھر ادھر گھوم کر لنچ روم کا جائزہ لے رہا تھا۔
"جگہ تو بہت اچھی اور آمدنی والی معلوم ہوتی ہے۔" اس نے کہا۔
"ہاں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ تم بہت غلط موقع پر آئے۔ مسٹر جینسن باہر گئے ہوئے ہیں اور جلد واپس لوٹنے کی امید نہیں۔" میں نے جواب دیا۔
رائے کا منہ بن گیا۔

" گویا میں نے اتنی دور کا سفر بیکار ہی کیا " وہ بولا۔ " اچھا اس کی بیوی۔ کیا تمہارے خیال میں وہ کوئی سیف خریدنے پر آمادہ ہو جائے گی "

" نہیں " میں نے نفی میں سر ہلایا۔ " یہاں ہر بات مسٹر جینسن کی مرضی سے ہوتی ہے میں نے کہا نا کہ تم بڑے غلط موقع پر آئے ہو۔"

" کیا بدقسمتی ہے " رائے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے ہوئے بولا: " تمہیں معلوم ہے۔ میں تقریباً سات ہفتوں سے ادھر ادھر بھٹک رہا ہوں۔ اور ابھی تک ایک سیف بھی فروخت نہیں کر سکا۔ اس ماہ کے آخر میں جب میں سیل رپورٹ کمپنی کے دفتر میں پیش کروں گا۔ تو یقیناً مجھے ملازمت سے جواب مل جائے گا۔"

" اس میں پریشانی کی کیا بات ہے " میں نے جواب دیا۔ " ملک میں صرف یہ ہی ایک کمپنی تو نہیں ہے۔ مجھے یہ ہی تعجب ہے کہ تم اب تک اس تھرڈ کلاس کمپنی سے کیوں چپٹے ہوئے ہو جبکہ کیرنگٹن اور ہیورڈ جیسی کمپنیاں تمہیں بڑی خوشی سے اپنے یہاں جگہ دے سکتی ہیں۔"

" تمہارا خیال غلط ہے " رائے نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ " میں جس کمپنی میں بھی جاؤں گا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ میں لارنس کمپنی سے علیحدہ کیوں ہو رہا ہوں۔ فرینکلن نہیں میرے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں دے سکتا۔"

" پھر اب کیا کرنے کا ارادہ ہے " میں نے پوچھا۔ رائے نے کندھے اچکائے۔

" ابھی تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے " اس نے جواب دیا۔ " میں صرف سیف اور تالوں کا کام ہی جانتا ہوں۔ کوئی دوسرا کام میرے بس کا نہیں۔ ویسے بھی پینتیس سال کی عمر ہو گئی ہے اور اس عمر میں آدمی اپنی لائن تبدیل کرے تو مشکل سے ہی کامیاب ہوتا ہے۔"

اس نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔

"لنچ کا وقت ہو رہا ہے۔ بھوک بھی لگی ہے۔ کوئی اچھی چیز موجود ہو تو لاؤ۔"
اس درمیان میں کچھ لوگ بھی آگئے۔ میں نے انہیں اور رائے کو کھانا دیا۔ کھانا شروع کرتے ہوئے میری نظریں بار بار کھڑکی کی طرف اٹھ رہی تھیں اور جیسی کہ توقع تھی۔ میں نے لولا کو ڈھونڈتے ہوئے واپس آتے دیکھا۔
"مسز جینین آگئی ہیں!" میں نے رائے کی میز پر جا کر آہستہ سے کہا۔ "ایک بات کا خیال رکھنا کہ یہاں میرا نام جیک ہیٹو ہے۔"
لولا نے کار شیڈ میں کھڑی کی اور کچن کے عقبی دروازے سے اندر آگئی میں کچن میں جا کر اس سے ملا۔
"مجھے کچھ دیر ہوگئی!" اس نے کہا۔ "تمہیں کوئی دشواری تو پیش نہیں آئی؟"
"یوں تو کوئی خاص پریشانی کی بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "البتہ ایک آدمی جسے میں پہلے سے جانتا تھا۔ اچانک ٹپک پڑا ہے مگر وہ میرا دوست ہے اور میں اس پر بھروسہ کر سکتا ہوں وہ تمہارے شوہر سے کاروباری سلسلہ میں ملنے آیا ہے میں نے اسے بتایا ہے کہ جینین باہر گیا ہے اور دو ہفتے سے پہلے واپس آنے کی امید نہیں ہے۔"
لولا نے گھبرا کر میری طرف دیکھا۔
"تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہارے اعتبار کو دھوکا نہیں دے گا؟" اس نے تیزی سے پوچھا۔
"ہاں وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے۔" میں نے جواب دیا۔
اسی وقت کسی نے لنچ روم میں کاؤنٹر بجانا شروع کر دیا۔ میں لولا سے رخصت ہو کر لنچ روم میں آگیا۔ ایک ناٹے قد کا آدمی کاؤنٹر کے قریب کھڑا ہوا تھا۔
"میرے ساتھ تین آدمی ہیں۔" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "ان کیلئے کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے"

"کیوں نہیں۔ تم انہیں اندر لے آؤ۔" میں نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے جواب دیا۔ باہر ایک بڑی بس کھڑی تھی۔ جس میں سیاح بھرے ہوئے تھے۔ میں نے کچن میں جا کر لولا کو خبردار کر دیا کہ رش آ رہا ہے پھرتی سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام لنچ روم کھچا کھچ بھر گیا۔ میں اور لولا اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔ مگر پھر بھی اتنے آدمیوں کو بہ ایک وقت ان کی مرضی کا کھانا دینا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ اس طرح یہ ہو رہا تھا دوسری طرف پٹرول پمپ پر دو تین ٹرک آ کر کھڑے ہو گئے اور لگے ہارن پر ہارن بجانے۔ رائے جواب کھانا کھا چکا تھا۔ یہ دیکھ کر اٹھا اور میرے پاس آ کر بولا۔

"کہو تو میں تمہارا کچھ ہاتھ بٹا دوں"

"ضرور انہیں جا کر پٹرول دے دو۔ کم سے کم یہ ہارنوں کا شور تو کم ہو۔" میں نے جواب دیا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک ہم سب بری طرح مصروف رہے آخر جب وہ سیاح چلے گئے تب کچھ سکون نصیب ہوا۔ میں اتنا مصروف تھا۔ کہ یہ بھی چیک نہیں کر سکا۔ کہ رائے کس طرح کام کر رہا ہے اب ذرا فرصت ملی تو میں نے لنچ روم کی کھڑکی سے جھانکا۔ لولا بھی کچن سے نکل آئی تھی۔ رائے اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔ تین کاریں آگے پیچھے قطار میں کھڑی ہوئی پٹرول ڈالے جانے کی منتظر تھیں۔

"یہ کون ہے۔" لولا نے رائے کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ رائے ٹرلیبی ہے۔ وہ ہی آدمی جس کے بارے میں تمہیں بتا رہا تھا۔ رش زیادہ دیکھ کر پٹرول پمپ پر چلا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ کام تو ٹھیک ہی کر رہا ہے۔"

مجھے تمہاری رائے سے اتفاق ہے۔" لولا نے جواب دیا۔

اس کے لہجہ میں کوئی ایسی بات تھی۔ کہ میں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ بڑے غور سے رائے کو دیکھ رہی تھی۔

"کہیں اس کا ارادہ یہاں کام کرنے کا تو نہیں۔" لورا نے بھیچ کہا! "ہمیں یہاں ایک آدمی کی ضرورت بھی ہے اگر تم اسے قابل اعتماد خیال کرتے ہو تو....."

"میں خود ابھی یہ ہی کہنے والا تھا" میں نے جلدی سے اس بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں اسے بالکل اپنے بھائی کی طرح سمجھتا ہوں۔ ہم اس پر پوری طرح بھروسہ کر سکتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ جینس کاروبار کے سلسلہ میں باہر گیا ہے لیکن اب ہم اسے بتا سکتے ہیں کہ وہ کسی دوسری عورت سے شادی کر چکا ہے اور میں اور تم ساتھ رہ رہے ہیں۔ وہ سمجھدار آدمی ہے مگر ایک بات ہے وہ ذرا سوسائٹی پسند کرتا ہے ممکن ہے یہ تنہا اور سنسان سی جگہ اسے زیادہ دیر تک نہ روک سکے"

"وہ آرہا ہے۔ تم اس سے بات کر کے دیکھو۔" لورا نے کہا۔

دروازہ کھلا اور رائے اندر داخل ہوا۔ مگر اس کے بڑھتے ہوئے قدم دروازے میں ہی رک گئے۔ وہ لورا کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھرتے دیکھے اس جیسے عورت بیزار آدمی کے لئے بھی لورا دیکھنے کی چیز تھی۔ مگر مجھے اس کی فکر نہیں تھی۔

"رائے یہ مسز جینس ہیں۔" میں نے تعارف کرایا۔ اور لورا کی طرف دیکھ کر بولا۔ "یہ میرا بہترین دوست رائے ٹریسی۔"

"میں تمہاری مدد کی ممنون ہوں مسٹر رائے۔" لورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں عموماً لوگوں کی مدد کر کے خوش ہوتا ہوں۔

"تمہیں یہ جگہ پسند آئی" میں نے پوچھا۔

"بہت زیادہ۔"

"پھر یہاں رکنے کے بارے میں کیا خیال ہے" میں نے سوال کیا۔ "سڑک کے اس پار ایک کیبن ہے تم اس میں رہ سکتے ہو اس کے علاوہ چالیس ڈالر فی ہفتہ تنخواہ۔ بولو کیا کہتے ہو۔"

راٹے نے باری باری میری اور لولا کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔

" اگر تمہیں میری ضرورت ہے تو میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔" وہ لولا سے بولا۔

" بس تو پھر بات پکی۔" لولا نے جواب دیا۔

ایک فورڈ اسٹیشن ویگن پیٹرول پمپ پر آکر رکی۔

" میں اسے دیکھتا ہوں باس۔" راٹے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" نہیں اسے میں دیکھ لوں گا۔ جب تک تم دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرو۔" میں نے لولا کی طرف دیکھا۔ " ہم دونوں اسکول کے زمانے سے ایک دوسرے کے دوست ہیں لولا۔ ذرا اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔ میں اسے بالکل اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔"

" سچ ہے۔" راٹے لولا کی طرف دیکھ رہا تھا۔ " بالکل بھائیوں کی طرح۔"

---

(۲)

رات کے دس بجے کے بعد جب ٹریفک کی آمد ختم ہو گئی تو ہم تینوں کھانا کھانے بیٹھے راٹے کو یہاں ملازمت کرنے کی بہت زیادہ خوشی تھی جس کا وہ بار بار اظہار کر رہا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ کہا کہ ایک تھرڈ کلاس سیف کمپنی کی ملازمت کرنے سے تو یہاں کام کرنا لاکھ درجہ بہتر ہے

" تو کیا تم کسی سیف کمپنی میں کام کرتے ہو۔" لولا نے پوچھا۔

" ہاں۔ لارنس سیف کارپوریشن میں۔" راٹے نے جواب دیا۔ " یہ مبالغہ نہیں مسز جینس میں اور چیٹ ملک میں سیف کا کام کرنے والوں میں بہترین آدمی سمجھے جاتے ہیں۔ کیوں چیٹ"

بہترین کیا۔ بس اپنا کام چلا لیتے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

" میں نے اور چیٹ نے ایک ہی دن کام شروع کیا تھا۔" راٹے نے لولا کو بتایا۔ " یہ

سیف کے معاملے میں مجھ سے بہتر کام جانتا ہے مگر میں تالوں کا ماہر ہوں۔ اس کے ساتھ مصیبت یہ ہے کہ بہت حساس اور باضمیر آدمی ہے۔ جب سے ہماری دوستی شروع ہوئی ہے یہ ہمیشہ میرے آڑے وقت کام آتا رہا ہے۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ میں اسے پریشانیوں میں مبتلا کرتا رہتا ہوں اور یہ مجھے ان سے باہر نکالتا رہتا ہے۔"

"بہت زیادہ خوش مت ہو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں کی تنہائی تمہیں بہت جلد بور کر دے گی،" میں نے کہا۔

"مجھے تنہائی کی فکر نہیں،" رائے سنجیدگی سے بولا۔ "میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ جب مسٹر جینسن واپس آئیں گے تو ایک نئے آدمی کو کام کرتے دیکھ کر کیا کہیں گے۔" اس نے لولا کی طرف دیکھا۔ "میں اسے مستقل ملازمت سمجھوں یا......"

"مجھے یقین نہیں کہ اب وہ کبھی واپس آ سکے۔" لولا نے اپنا پارٹ شروع کر دیا۔

"کیا مطلب،" رائے نے پلکیں جھپکائیں۔ "کیا واپس آنے میں کوئی خاص سبب مانع ہے۔"

"خاص نہیں عام۔ وہ ہی جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔" لولا نے جواب دیا۔ "میں نے ابھی کسی کو بتایا نہیں ہے۔ مگر میرا دل یہ ہی کہتا ہے کہ اب وہ نہیں آئے گا۔ اسے مجھ سے زیادہ خوبصورت عورت مل گئی ہے۔"

ایسا معلوم ہوا جیسے رائے کو اس خبر سے بہت دکھ پہنچا ہو۔

"مجھے یہ سن کر افسوس ہوا.."

"حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔" لولا نے میری طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے ہاتھ پہ رکھ دیا۔ "اس نے اگر کسی کو پا لیا ہے تو میں نے بھی..... بہرحال وہ کم

سے کم میرے لئے جگہ تو چھوڑ گیا۔ اور ساتھ میں چیک بھی۔"

رائے نے حیرت سے میری دیکھا۔

"واہ کیا قسمت ہے" وہ بولا۔" مجھے تم پر رشک آرہا ہے۔"

"ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے" میں کرسی سے کھڑا ہو گیا۔" آؤ میں تمہیں تمہارا کیبن دکھا دوں"

میں اور رائے پنچ روم سے باہر آئے تو چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔

"تمہیں بہت حسین ساتھی مل گیا ہے" مجھے بہت خوشی ہوئی تھی۔ مگر کہیں میری وجہ سے تمہارے معاملات میں خلل تو نہیں پڑے گا۔"

"نہیں بالکل نہیں: میں ایک مدت سے کسی دوست کی کمی محسوس کر رہا تھا" میں نے جواب دیا۔ اور کیبن کا دروازہ کھول دیا۔

رائے کو کیبن بہت پسند آیا۔ وہ اس کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جہاں سے لولا کا بیڈ روم نظر آتا تھا۔ اس نے ایک سگریٹ سلگایا اور غور سے باہر کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھے تعجب ہے کہ جنین لولا جیسی خوبصورت عورت کو چھوڑ کر چلا گیا۔" وہ ایک کش لیتے ہوئے بولا۔

"مگر اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ جنین لولا سے عمر میں بیس سال سے زیادہ بڑا تھا" میں نے جواب دیا۔" غالباً اس نے کوئی اپنی جیسی عورت تلاش کر لی ہو گی پھر لولا کے ساتھ رہنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ وہ مزاج کی بہت تیز ہے۔"

"یہ بات تھی تو اس نے اسے طلاق کیوں نہیں دے دی۔" رائے نے سوال کیا

میں دیکھ رہا تھا۔ کہ رائے اس معاملے میں الجھ رہا ہے۔ اسے ہماری کہانی نے متاثر

نہیں کیا تھا۔ میں نے سوچا۔ مجھے اسے مطمئن کرنا ہی ہوگا۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ اسے حقیقت کا شبہ ہونے لگے۔

"آجکل طلاق دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ ابھی تو وہ یہ جگہ چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن طلاق دینا تو ممکن تھا کہ عدالت لولا کو اس سے کہیں زیادہ دولت کا مستحق قرار دیتی۔" میں نے جواب دیا۔

"اسے گئے کتنے دن ہو گئے۔"

"چار پانچ ہفتے۔"

اور جب سے لولا کو اس نے کوئی خط بھی نہیں لکھا؟"

"نہیں۔"

"پھر اسے یقین سے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جینین نے واقعی کوئی دوسری عورت تلاش کر لی ہے۔" رائے نے سوچتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے اس کا اندازہ غلط ہو اور جینین کسی دن اچانک نمودار ہو کر تمہیں اس کے سامنے دیکھ لے۔"

"وہ اب واپس آنے والا نہیں۔" میں نے کہا۔

رائے نے چونک کر میری طرف دیکھا اور پھر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"کیا لولا کو معلوم ہے کہ تم فرن ورتھ سے فرار ہو کر یہاں آئے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں میں نے اسے بتا دیا ہے۔"

"آج کی بزنس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں بڑی اچھی آمدنی ہوتی ہوگی؟"

آمدنی کے بارے میں میرا اپنا اندازہ بھی غلط نکلا تھا۔ وجہ یہ تھی۔ کہ جینین زیادہ تر اسکریپ کے کام میں کماتا تھا۔ اور یہ ایسی بات تھی جس کے بارے میں نہ میرے اندر اتنی صلاحیت

تھی نہ لولا میں کہ وہ اس کی طرح فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی موت کے بعد اسکریپ کا کام تو ختم ہی ہو گیا تھا۔ پیٹرول پمپ اور لنچ روم کی آمدنی دو سو ڈالر فی ہفتہ سے زیادہ نہیں تھی یہ میں اور لولا آپس میں تقسیم کر لیا کرتے۔ چونکہ مجھے یہاں خرچ کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔ اس لئے میں اپنا حصہ سیف میں جمع کرتا جا رہا تھا۔ لولا اپنے حصے کا کیا کرتی ہے یہ مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی اس سے پوچھا تھا۔ یہ ہی بات میں نے رائے کو بتا دی۔

"اچھا" رائے نے حیرت سے کہا۔ "صرف دو سو ڈالر فی ہفتہ۔ میں تو سمجھ رہا تھا۔ کہ بہت زیادہ ہو گی۔"

"یہ بھی اس جگہ کے محل وقوع کے اعتبار سے زیادہ ہے۔" میں نے کہا "آخر ایسی ویران جگہ پر کوئی اس سے زیادہ آمدنی کی توقع بھی کیا کر سکتا ہے۔"

"اور اس جگہ کا محل وقوع ہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے۔" رائے نے معنی خیز لہجہ میں کہا۔

"کیا مطلب؟"

"میں اور تم دونوں ہمیشہ دولت حاصل کرنے کا خواب دیکھتے رہے ہیں!" رائے نے جواب دیا۔ "کیا تم کوئی۔۔ ایسی اسکیم نہیں سوچ سکتے جو اس جگہ کو سونے کی کان میں تبدیل کر دے۔"

"کیسی اسکیم۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ میکسیکو سے بہت سے لوگ کسی نہ کسی وجہ سے بھاگ کر اس طرف پناہ لینا چاہتے ہیں۔" رائے نے کہا۔ "ہم اس جگہ کو انہیں ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنے کا ایک اڈہ بنا سکتے ہیں۔ دو سو ڈالر فی کس بھی لگاؤ تو اتنی آمدنی ہو گی کہ شمار نہیں کیا جا سکتا!

"اگر تم فرن ورتھ میں دو ہفتے بھی گزار آتے تو ایسی بات نہیں کرتے۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔" بہرحال مجھے اپنی زندگی کا سبق مل چکا ہے۔ میں اب کسی قسم کی غیر قانونی سرگرمی میں حصہ نہیں لینا چاہتا۔"

" میں تمہارے احساسات کو سمجھ سکتا ہوں،" رائے بولا۔" لیکن اپنی طبیعت کو کیا کروں مجھے اب بھی دولت حاصل کرنے کی شدید خواہش ہے۔"

" مگر تمہاری یہ خواہش یہاں پوری نہیں ہو سکتی۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو۔

" تمہاری مرضی!" رائے نے کندھے اچکائے۔ لاپرواہی سے چلتا ہوا کپڑوں کی الماری کے قریب گیا۔ اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ "ارے یہ کیا،" اس کے منہ سے نکلا۔ اس کے لہجہ نے مجھے چونکا دیا۔

"کیا ہے؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

رائے نے اپنا ہاتھ الماری کے خانے میں ڈالا۔ اور اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور۔ وہ ہی جس سے لولا نے جینن کو شوٹ کیا تھا اور جسے میں نے اس دراز میں رکھ دیا تھا۔ نکالا میں اس دن کے بعد سے اس کے بارے میں بالکل ہی بھول گیا تھا۔ رائے کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر میرے دل میں خوف کی تھرتھری پیدا ہو گئی۔ میں نے چاہا۔ کہ جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے ریوالور چھین لوں۔ مگر پھر اس ارادہ سے باز رہا۔

" یہ جینن کا ہے۔" میں نے حتی المکان سرسری لہجہ میں کہا۔" اس کے جانے کے بعد یہ مجھے اس کے کمرے میں ملا تھا۔"

رائے ریوالور کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے اس کی نالی سونگھی اور پھر سلنڈر کھول کر دیکھا۔

"یہ تو حال ہی میں چلایا گیا معلوم ہوتا ہے۔" اس نے کہا اور سلنڈر سے خالی کارتوس نکال کر بستر پہ ڈال دیا۔ "کیا تمہیں یہ بات معلوم تھی؟"

اس نے ٹٹولنے والی نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"کون مارا گیا ہے۔ جیٹ؟" اس نے پوچھا۔

اس وقت رائے کی نظروں سے نظریں ملانے کے لئے مجھے بڑی کوشش کرنا پڑی مگر بہرحال میں کامیاب ہو گیا۔

"جینن نے گدھوں کو ڈرانے کے لئے ایک فائر کیا تھا۔ غالباً بعد میں وہ اسے صاف کرنا بھول گیا۔" میں نے جواب دیا۔

"گدھوں کو ڈرانے کے لئے اعشاریہ ۴۵ بور کے ریوالور سے فائر کیا جاتا ہے؟" رائے نے ریوالور رکھتے ہوئے کہا۔

میں نے آگے بڑھ کر ریوالور اٹھا لیا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"کوئی اور چیز نہ ہو تو اس سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔" میں نے سرسری لہجہ میں کہا۔ "اچھا رات زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ تم اب آرام کرو۔ میں چلتا ہوں۔"

"رات کی ڈیوٹی کے بارے میں کیا طریقہ رہے گا۔" رائے نے پوچھا۔

"ہم باری باری کر لیں گے۔ آج میں کئے لیتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"ریوالور صاف کر لینا اس طرح اسے چھوڑنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔" رائے نے مشورہ دیا

"ضرور۔" میں نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کیبن سے باہر آ گیا۔

لیبر ڈرم میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ اولا بنگلے میں جا چکی ہے نیز

بھی اندر چلا گیا۔

"مجھے تمہارا دوست پسند آیا۔" لولا نے ایک تھکی تھکی انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہتی ہو۔ وہ میرا بہترین دوست ہے۔" میں نے جواب دیا۔ اور جیب سے ریوالور نکال کر بیڈ روم کی الماری کی اوپری دراز میں رکھ دیا۔ اس وقت لولا کی پشت میری طرف تھی۔ اس لئے وہ مجھے ریوالور رکھتے ہوئے نہیں دیکھ سکی میرا ارادہ تھا۔ کہ کل سب سے پہلا کام یہ ہی کروں گا کہ ریوالور کو صاف کر دوں گا۔

"اس کے بارے میں خاص بات یہ ہے۔" میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جب سے اس کی بیوی اسے چھوڑ کر گئی ہے۔ اسے عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ حسین سے حسین عورتیں اس کے سامنے آئی مگر اس نے ایک کے بعد دوسری نظر نہیں ڈالی۔"

"یہ صرف تمہارا خیال ہے۔" لولا نے رات کا لباس تبدیل کرتے ہوئے جواب دیا۔ ہر مرد عورت سے دلچسپی رکھنے پر مجبور ہے۔ یہ عورت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ جس مرد کو چاہے اپنی طرف متوجہ کرے۔"

"میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر آسمان سے کوئی پری بھی اتر آئے تب بھی راے اس کی جانب ملتفت ہونے والا نہیں۔"

لولا بستر پہ لیٹ گئی۔

"تم تو شاید نائٹ ڈیوٹی دینے کے بعد ایک بجے آرام کرو گے۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں تم سے پوچھنا بھول گئی۔ میرے پیچھے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی تھی؟" لولا نے

سوال کیا۔

میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ میں جارج رک کو تو بھول ہی گیا تھا۔ لولا نے میرے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات کو دیکھا۔

"کیا بات ہے، جیٹ۔"

"جارج آیا تھا۔ اس نے ایسی باتیں کہیں کہ میں نے غصہ میں آکر اس کی مرمت کر دی۔"

"تم نے اسے مارا!" لولا اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "کیا ہوا تھا۔ مجھے پوری بات بتاؤ۔"

میں نے بتا دیا۔ لولا پلنگ پر ایک دم سیدھی بیٹھی ہوئی خوفزدہ چہرے سے سب کچھ سنتی رہی۔

"میں نے اسے دس ڈالر کا نوٹ دیا مگر اس نے میرے منہ پر مار دیا۔" میں نے آخر میں کہا۔ "مجھے خطرہ ہے۔ کہ وہ پولیس کے پاس نہ پہنچ گیا ہو۔"

"وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔" لولا دوبارہ تکیہ پر سر رکھتے ہوئے بولی۔ "اور کرے بھی تو پولیس اسے اچھی طرح جانتی ہے وہ کبھی اس کی باتوں پر کان نہیں دھرے گی۔"

"کاش تمہارا اندازہ درست ہو۔"

"مگر تمہیں اسے مارنا نہیں چاہیئے تھا۔"

"میں جانتا ہوں۔ مگر میں اس وقت خوف اور غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "اچھا تم آرام کرو۔ میں ایک بجے تک آجاؤں گا۔"

میں نے جھک کر اسے پیار کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

گیارھواں باب

(۱)

صبح ناشتہ کرتے ہوئے میں نے رائے کو جارج کے بارے میں بتایا۔

"وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ مانگنے آتا رہتا ہے۔" میں نے کہا۔ "تمہیں اس سے ہوشیار رہنا ہوگا ابھی کل ہی اس نے اپنی باتوں سے اتنا غصہ دلا دیا۔ کہ مجھے اس کے ایک گھونسا مار کر اس کا منہ بند کرنا پڑا۔ وہ پولیس کے پاس جانے کی دھمکی دے کر گیا تھا۔"

"پولیس کے پاس۔" رائے نے چونک کر پوچھا۔ "وہ کیوں۔"

"اس نے مجھے اور لولا کو ایک ساتھ دیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ جینس نے کسی دوسری عورت سے شادی کر لی ہے۔ وہ اس کا پتہ معلوم کرنا چاہ رہا تھا۔"

میں اور رائے تنہا ناشتہ کر رہے تھے۔ لولا ابھی سو کر نہیں اٹھی تھی۔

"مگر لولا نے اسے بتا کیوں نہیں دیا۔ کہ جینس اب نہیں آئے گا۔" اس نے پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ جارج کو اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہ یقین بھی نہیں کرتا۔"

"یہ بات تو ہے" رائے نے سر ہلایا۔ "خود میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ لولا جیسی بیوی کو کیسے چھوڑ کر چلا گیا۔"

"اگر وہ ہماری عدم موجودگی میں کبھی آئے تو اسے یہاں سے کچھ لیجانے مت دینا اور

اور نہ کوئی بات بتانا۔" میں نے تاکید کی۔

میں اور رائے لنچ روم صاف کر رہے تھے۔ تو میں نے لولا کو بنگلے سے باہر آتے دیکھا وہ آج پھر اپنے اسی مختصر لباس میں تھی۔ جس میں میں اسے ایک مرتبہ پہلے دیکھ چکا تھا۔ اسے اس لباس میں دیکھ کر اچانک میں نے اپنے دل میں بے چینی سی محسوس کی۔ یہ لباس اس نے ہفتوں سے استعمال نہیں کیا تھا۔ لیکن اب جبکہ ایک اور مرد اسٹیج پر نمودار ہوا۔ اس نے دفعتاً اپنے جسم کی نمائش کرنے کا ارادہ کر لیا۔ میں نے جلدی سے رائے کی طرف دیکھا جو کاؤنٹر پہ پالش کر رہا تھا۔

لولا مسکراتی ہوئی لنچ روم میں داخل ہوئی۔

"ہیلو" اس نے بڑی میٹھی آواز میں کہا۔ "بہت خوب میرے وفادار خادم اپنا فرض بڑی محنت سے انجام دے رہے ہیں۔"

میری نظریں رائے پر جمی ہوئی تھیں۔ آواز سن کر اس نے لولا کی طرف دیکھا۔ لولا بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر رائے کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دوسرے لمحہ وہ دوبارہ پالش کرنے لگا تھا۔

"ہیلو۔" اس نے بدستور پالش کرتے ہوئے کہا۔ "کیا یہاں صرف ہم دو ہی حلال کی کھاتے ہیں۔"

میں نے لولا کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھرتے دیکھے۔ اسے اس استقبال کی توقع نہیں تھی۔ میں نے اطمینان کی سانس لی۔ اور منہ دوسری طرف کر لیا تاکہ لولا میری مسکراہٹ نہ دیکھ سکے میں سوچ رہا تھا۔ رائے ابھی تک وہ ہی رائے ہے عورتوں سے اسے اب بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لولا کچن کی طرف بڑھ گئی۔ کچن کے دروازے پر رک کر اس نے ایک مرتبہ پھر پلٹ کر رائے کی طرف دیکھا۔ مگر وہ اسی طرح پالش کرنے میں لگا ہوا تھا۔ لولا کچن میں چلی گئی۔ اپنی ناگواری

کا اظہار کرنے کے لئے اس نے دروازہ بڑے زور سے بند کیا۔

"عورتیں کبھی کسی بات سے مطمئن نہیں ہوتیں" رائے نے کہا۔

"اس میں کچھ میری غلطی بھی ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "میں نے اس سے کہا تھا۔ کہ تم عورت بیزار آدمی ہو۔ شاید وہ اسی کی آزمائش کر رہی تھی۔"

ایک ٹرک ڈرائیور نے ہارن بجایا۔

"میں دیکھتا ہوں۔" رائے نے کہا۔ اور باہر چلا گیا۔ میں کچن میں پہنچا۔ لولا کچھ بجھی بجھی سی چکن کا شوربہ تیار کر رہی تھی۔

"ہم آج پکچر دیکھنے ونیتورہ جائیں گے" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "آج رات کا تمام کام رائے کو کرنے دو"

میں ہچکچایا۔ میرا اب بھی یہ ہی خیال تھا۔ کہ ہمارا ساتھ ساتھ باہر نکلنا مناسب نہیں ہے۔

"میرا خیال ہے کہ جب تک جینین کے دوسری عورت سے شادی کرنے کی کہانی عام نہ ہو جائے اور لوگ اس پر یقین نہ کرلیں ہمارا ونیتورہ جانا مناسب نہیں ہے"

"میں اکیلے جلتے جلتے اکتا چکی ہوں" لولا نے کہا۔ "آج تم ہر صورت میرے ساتھ چلو گے"

"اگر تمہاری یہ ہی ضد ہے تو یونہی سہی۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن ہم رات کے وقت جائیں گے۔ اس وقت نسبتاً کم اندیشہ ہو گا۔"

"کوئی دیکھ بھی لے تو کیا ہے۔ کسی کو ہمارے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا کیا حق ہے"

"مگر تم بھول رہی ہو کہ جینین یہاں دفن ہے۔ اگر پولیس یہاں تک آگئی اور اس نے زمین کھودنا شروع کر دی تو......"

"تو کچھ نہیں" لولا نے میری بات کاٹ دی۔ "میں اپنی تمام زندگی پولیس سے ڈرتے

ہوئے نہیں گذار سکتی۔"

"تمہارے لئے یہ کہنا آسان ہے کیونکہ تمہیں فرن درتھ جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

اس وقت رائے آ گیا۔

"میں اور جیٹ آج شام بچر جا رہے ہیں۔ تم اکیلے کام سنبھال لوگے نا؟" لولا نے اس سے پوچھا

"کیوں نہیں" رائے نے جواب دیا۔ اور میری طرف دیکھ کر بولا۔ "اگر فارغ ہو تو ذرا ایک منٹ میری کار کو دیکھ لو۔ اسٹارٹ ہی نہیں ہوتی۔"

"میں دیکھ لیتا ہوں" میں نے کہا۔ "مگر اب تمہیں کار کی مرمت کرنا بھی سیکھنا پڑے گی اگر میں اور لولا کہیں باہر گئے ہوں اور کوئی کار ٹھیک کرانے آ جائے تو تم کیا کرو گے؟"

"کہہ دوں گا کہ میرے ہاتھ میں درد ہے اور میں مرمت نہیں کر سکتا" رائے نے مسکرا کر جواب دیا۔

میں اور رائے لنچ روم سے باہر آئے۔ رائے مجھ سے آگے تھا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ اور ایک دم جیسے رک سا گیا۔ میں اس کے اس طرح اچانک رکنے پر اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچا

"دیکھو کون آیا ہے" اس نے دبے لہجہ میں کہا۔

میں نے دیکھا۔ ایک کار ابھی آ کر رکی تھی۔ اس کے اندر دو آدمی تھے۔ دونوں نے مقامی پولیس کی وردی پہن رکھی تھی۔ ایک نے ستارہ لگا رکھا تھا۔

مجھے اپنے جسم میں بے شمار چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہوئیں۔ شاید لولا نے بھی کار آتے دیکھ لی تھی۔ کہ وہ بھی نکل آئی تھی۔ عجیب بات ہے کہ میں نے اس نازک لمحہ میں پلٹ کر لولا کی طرف دیکھا جیسے مجھے امید ہو کہ وہ مجھے اس صورت حال سے بچا لے گی۔

"یہ شیرف ہے۔" میں نے اسے بتایا۔ لولا نے ایک کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کئے

"میں اس سے بات کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔ وہ اتنی ہی پرسکون دکھائی دے رہی تھی جیسے پولیس سے ملنے نہیں اپنے کسی دوست کی مزاج پرسی کرنے جا رہی ہو۔ میں اور رائے کچن میں چلے گئے اتنی دیر میں شیرف اپنے ساتھی کے ہمراہ لنچ روم میں داخل ہو چکا تھا۔

"ہیلو شیرف" لولا نے بڑے پرتپاک لہجہ میں کہا۔ "تم تو اس طرح کبھی کبھی نظر آتے ہو جیسے کوئی اجنبی جو اس علاقہ میں رہائش نہ رکھتا ہو۔"

میں اور رائے کچن کے دروازے سے لگے ہوئے ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

"ہیلو مسز جینسن" شیرف نے جواب دیا۔ اس کی آواز کافی بلند تھی۔ اور ہم دونوں بہ آسانی سن سکتے تھے "کیا مسٹر جینسن موجود ہیں۔ میں اس سے ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں؟"

"نہیں تو۔" لولا نے بڑے آرام سے کہا۔ "کارل تو باہر گیا ہوا ہے۔"

"باہر گیا ہوا ہے۔" شیرف کے لہجہ میں تعجب تھا۔ "یہ تو بڑی اہم خبر تم نے سنائی۔ میں نے تو برسوں سے اسے کبھی باہر جاتے نہیں دیکھا۔ پھر میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں۔"

"میں کیا بتا سکتی ہوں!" لولا نے جواب دیا۔ "مجھ سے تو یہ کہہ کر گیا تھا کہ میں بزنس کا جائزہ لینے جا رہا ہوں۔ میں نے پوچھا بھی کہ کہاں تو بولا کہ ابھی کچھ طے نہیں ایریزونا، کلوریڈو اور دو تین شہروں میں ہر جگہ جا کر دیکھوں گا۔ جب سے گیا ہے۔ ایک خط بھی نہیں لکھا۔"

"کب تک واپس آ جائے گا۔" شیرف نے پوچھا۔

لولا نے فوراً جواب نہیں دیا۔ کچھ توقف کے بعد میں نے پھر اس کی آواز سنی۔

"مجھے امید نہیں کہ اب وہ واپس آ سکے؟"

"کیا مطلب" جیسے شیرف کے تعجب کی انتہا نہ رہی ہو۔

"وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے" لولا نے جواب دیا۔

اس مرتبہ پہلے سے زیادہ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ میں اپنے تصور میں شیرف کو حیرت سے لولا کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ میں نے دزدیدہ نظروں سے رائے کی طرف دیکھا وہ بھی کچھ سراسیمہ سا نظر آ رہا تھا۔ ہم دونوں کی نگاہیں ملیں۔ رائے نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے سر کو جھٹکا۔

"بڑی عجیب بات ہے۔" آخر شیرف بولا۔ "مگر تمہیں یہ خیال کیوں ہوا۔"

"یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں کہ ایک شوہر نے اپنی بیوی سے بیوفائی کی ہو۔" لولا نے بڑے طنزیہ لہجہ میں جواب دیا۔ "مگر بہرحال تمہیں اس معاملے سے اتنی دلچسپی کیوں ہے۔"

اگر کارل اس بڑھاپے میں خوار ہونا چاہتا ہے تو یہ زیادہ سے زیادہ میرا درد سر ہے نہ کہ تمہارا۔"

اس تیز اور طنزیہ لہجہ نے شیرف کو یقیناً حملے کے بجائے دفاع پر مجبور کر دیا تھا۔

"کچھ نہیں۔" وہ جلدی سے بولا۔ "میں نے یونہی پوچھا تھا۔ مجھے یہ سن کر بڑا افسوس ہوا۔ تو وہ کسی دوسری عورت سے الجھ گیا ہے۔"

"ہاں۔ ممکن ہے۔ اس میں تھوڑی سی غلطی میری بھی ہو۔" لولا نے کہا۔ "مجھے اس سے شادی نہیں کرنا چاہیئے تھی۔ وہ میرے لئے بہت بوڑھا تھا۔ شروع سے ہی ہمارے درمیان کچھ زیادہ اتفاق نہیں رہا۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس نے کچھ نہ کچھ شرافت کا ثبوت دیا ہے یہ پیڑول پمپ وہ مجھے دے گیا ہے کم سے کم مجھے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑے گا۔ مگر ہاں۔ تم اس سے کس سلسلہ میں ملنا چاہتے تھے۔ کوئی ایسی بات ہے جس میں میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔"

شیرف نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

" مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہاں کوئی شخص جیک ہٹمور نامی کام کرتا ہے" اس نے کہا

میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ میں نے کچن میں ادھر ادھر کسی موزوں ہتھیار کی

تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ میز پر گوشت کاٹنے کی چھری رکھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے اٹھا لیا

میں فرن ودتھ جانے سے بچنے کے لئے سب کچھ کرنے پر تیار تھا۔

" ہٹمور۔ ہاں کارل نے جانے سے پہلے اسے ملازم رکھا تھا۔" لولا نے جواب دیا۔

میں نے بھی اسے علیحدہ نہیں کیا۔ آخر میں تنہا کیسے کام چلاتی۔"

" میں اس سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں" شیرف نے کہا۔

" ضرور۔" لولا نے جواب دیا۔" وہ یہیں کہیں ہوگا۔"

اسی وقت میں نے رالٹے کو خاموشی سے آگے بڑھتے دیکھا۔

" میں اس سے نپٹ سکتا ہوں" اس نے سرگوشی کی۔" سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔"

اور یہ کہہ کر وہ کچن کے عقبی دروازے سے باہر نکل گیا۔

" شاید وہ مرمت کرنے والے شیڈ میں ہو۔" لولا کہہ رہی تھی۔" جا کر جتنے چاہو

سوالات پوچھ لو۔"

" بہتر" شیرف نے جواب دیا اور میں نے اس کے بھاری بوٹوں کی آواز لیخ روم

کے دروازے کی طرف جاتے سنی۔

" شاید جارج رک نے تمہیں ہٹمور کے بارے میں بتایا ہوگا" لولا نے پوچھا۔

" یہی بات ہے۔"

" کیا اس نے شکایت کی تھی۔ کہ ہٹمور نے اس کے گھونسا مارا" لولا نے سوال کیا

ایک لمحہ کے لئے شیرف نے کوئی جواب نہیں دیا۔

" ہاں ہے تو کچھ ایسا ہی معاملہ " آخر وہ بولا۔

" پھر کیا اس نے یہ بھی بتایا کہ ہیٹھور نے اس کے گھونسا کیوں مارا تھا۔ لولا نے پوچھا

" اس نے شکایت کی ہے کہ ہیٹھور بڑا بدمعاش طبیعت آدمی ہے ہر ایک سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور آج ......

" کیا اس نے تمہیں بتایا تھا کہ ہیٹھور نے اسے اس لئے گھونسا مارا تھا کہ اس نے مجھے آوارہ اور بدچلن کہا تھا۔" لولا کی آواز میں بلا کی تمکنت اور نسوانی وقار محسوس ہو رہا تھا۔" میرا خیال ہے شیرف کہ اگر وہ تمہارے سامنے میرے متعلق یہ الفاظ کہتا تو تم بھی ایک گھونسے سے ہی اس کا جواب دیتے۔"

شیرف کو ایک مرتبہ پھر اپنا گلا صاف کرنے کی ضرورت پڑ گئی۔

" اوہ .... ہاں .... کیوں نہیں.... " وہ ہکلا رہا تھا۔

میں نے لنچ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ پھر رائے کی آواز آئی۔

" گڈ مارننگ شیرف " اس نے کہا۔

" کیا تمہارا نام جیک ہیٹھور ہے؟" شیرف نے ایک لمحہ توقف کے بعد پوچھا۔

" جی ہاں۔ میرا نام ہی ہے۔" رائے نے جواب دیا۔ میں اب بالکل دروازے سے کان لگائے کھڑا تھا۔

رائے بالکل میری قد و قامت اور میرے جسم کا مالک تھا ہم اتنے آپس میں ملتے تھے کہ لوگ ہمیں دوست کے بجائے بھائی تصور کرتے تھے اگر جارج ریک نے شیرف کو میرا حلیہ بتایا تھا تو وہ حلیہ بڑی آسانی سے رائے پر منطبق ہو سکتا تھا۔

"جارج رِک نے شکایت کی ہے کہ تم نے کل اسے مارا پیٹا تھا۔ کیا یہ سچ ہے؟" شیرف نے بھاری آواز میں پوچھا۔

"میں ابھی شیرف کو بتا رہی تھی۔ کہ اس نے مجھے آوارہ اور بدچلن کہا تھا۔ اور تم ایک شریف عورت کی توہین برداشت نہیں کر سکے؟" لولا رائے کے جواب دینے سے پہلے بول اٹھی۔

"یقیناً میں نے اسے مارا تھا۔" رائے نے بڑے چہکتے ہوئے لہجہ میں جواب دیا۔ "اور اتنا ہی نہیں اگر اس نے پھر کبھی یہاں آ کر ایسی بدزبانی کی تو میں پھر اس کی مرمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"تم کہاں کے رہنے والے ہو؟" شیرف نے سوال کیا۔

"اوکولی۔ کیلیفورنیا۔" رائے نے بلاتامل کہا۔ "اور میرے شہر میں جارج رک جیسے منہ پھٹ لوگوں کو شریف خواتین کی توہین کرنے کی اس سے زیادہ سزا دی جاتی ہے۔ اگر کسی قسم کی تصدیق کے لئے تمہیں میری انگلیوں کے نشانات کی ضرورت ہو تو میں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔"

"زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں ہے۔" شیرف نے ناگواری سے کہا۔ "یہ میرا فرض ہے کہ اس علاقہ میں آنے والوں کے بارے میں معلومات رکھوں۔"

کچھ دیر کے لئے خاموشی چھائی رہی۔

"بہرحال میں تمہیں یہ تنبیہ کرنا ضروری خیال کرتا ہوں؟" شیرف نے خود ہی اس خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔ "کہ آئندہ ذرا ہاتھ اٹھانے کے معاملے میں محتاط رہنا میں اس علاقے میں کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"جارج سے کہہ دینا کہ وہ آئندہ اپنی زبان کے استعمال میں محتاط رہے میں ہاتھ اٹھانے کے معاملے میں احتیاط رکھوں گا۔" رائے نے جواب دیا۔

"میں اسے سمجھا دوں گا۔" شیرف نے کہا۔

"اور اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ آئندہ اس جگہ سے دور رہے۔" لولا نے درمیان دخل دیتے ہوئے کہا۔ "میں اس اٹھائی گیرے سے تنگ آچکی ہوں۔"

"میں جانتا ہوں مسز جینین" شیرف نے جواب دیا۔ "تمہارے شوہر نے ایک مرتبہ مجھ سے اس کی شکایت کی تھی۔۔۔۔ اچھی بات ہے میں اب چلتا ہوں۔۔۔ جینین کے بارے میں مجھے سن کر افسوس ہوا۔۔۔ مجھے امید ہے کہ وہ سمجھداری سے کام لے گا۔ اور اس عورت کے لئے۔۔۔۔"

"بڑی مہربانی۔" لولا نے اس کی بات کاٹ دی۔ "مگر تمہیں میرے یا کارل کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چلا گیا اس نے اچھا کیا۔ مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں یہاں اس کے بغیر بھی بڑے آرام سے ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ اگر جینین کا واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں تو شاید تم بھی یہاں زیادہ دن ٹھہرنا پسند نہیں کروگی۔ عورتیں ایسی سنسان جگہ سے بہت جلد اکتا جاتی ہیں۔" شیرف نے کہا۔

"فی الحال تو جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے آئندہ کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتی؟" لولا نے جواب دیا۔ "بہرحال ایک مدت کے بعد تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ کبھی کبھی آتے رہا کرو۔ شیرف۔"

"میرا آنا تو ذرا مشکل ہی ہے۔ کافی دور جگہ ہے۔ اور مجھے اپنے کام سے ہی اتنی فرصت نہیں ملتی۔" شیرف نے جواب دیا۔ "لیکن اگر کبھی بھی تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو۔ تو صرف فون کرنا کافی ہوگا۔"

"شکریہ۔ میں یاد رکھوں گی۔" لولا نے کہا۔

میں نے شیرف کو لنچ روم سے باہر جاتے سنا پھر کار اسٹارٹ کرنے کی آواز آئی۔

میں نے گوشت کاٹنے کی چھری واپس میز پر رکھ دی۔ جیب سے رومال نکال کر ماتھے کا

پسینہ پونچھا۔ اسی وقت رائے اور لولا کچن میں آ گئے۔

"تم نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا رائے" میں نے کہا "ورنہ میں تو بری طرح گھبرا گیا تھا"

"میں نے تم سے کہہ دیا تھا کہ میں اسے سنبھال لوں گی۔ پھر تمہیں اتنا پریشان ہونے کی کیا

ضرورت تھی" لولا بولی "پتہ نہیں یہ مرد ذرا ذرا سی بات پر گھبرا کیوں جاتے ہیں۔"

"پھر بھی رائے نے اس وقت بڑی ذہانت کا ثبوت دیا۔" میں نے رائے کی تعریف

کی۔ "تم نہ ہوتے تو میں اس وقت پھنس ہی گیا تھا"

"کوئی بات نہیں ہو۔" رائے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "یاد نہیں تم اس سے زیادہ

سنگین موقع پر میرے کام آئے تھے۔"

وہ کچن سے باہر چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج ہم ونیٹورہ نہیں جا سکتے۔" میں نے لولا سے کہا۔ "اگر وہاں شیرف

مل گیا تو — وہ تو اب رائے کو ہمبور سمجھتا ہے نا۔"

"تو کیا اب تم اس خوف سے کبھی باہر نہیں نکلو گے۔ کہ کہیں شیرف مل گیا تو کیا ہوگا"

"ہاں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اسے شبہ بھی ہو گیا کہ یہاں کچھ گڑبڑ چل رہی ہے

تو وہ یہاں پھر آئے گا اور اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا" میں نے بگڑتے ہوئے جواب دیا۔ "اور

پھر پورا خطرہ ہے کہ وہ جینس کو بھی کھود نکالے۔ اگر اس نے یہ کیا تو تم اتنی مطمئن نہیں دکھائی

دو گی۔ بہرحال تم نے ہی اسے شوٹ کیا ہے۔"

"یکیا سچ" لولا نے گھور کر پوچھا۔ "بھلا وہ یہ بات کیسے ثابت کرے گا۔"

میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کی اس بات نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔

"اچھا ختم کرو۔" میں نے کہا "ہم دونوں ہی اس مصیبت میں گرفتار ہیں میں ابھی ونڈیو رتھ جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔"

"مت جاؤ۔ میری بلا سے" لولا چڑ کر بولی۔ "مگر میں ضرور جاؤنگی۔"

میں نے قریب جا کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

"ناراض مت ہو ڈارلنگ۔ تمہیں خود اس بات کا احساس.....

لولا نے ایک جھٹکے سے خود کو آزاد کرا لیا۔

"چھوڑو۔ میں کام کر رہی ہوں" وہ بولی۔

"اچھی بات ہے اگر تم کہتی ہو تو یہ ہی سہی

لولا نے گردن موڑ کر میری طرف دیکھا اس کی سبز آنکھوں میں اچانک سختی اور سرد مہری آ گئی تھی۔

"ہاں میں یہ ہی کہتی ہوں" وہ ترشی سے بولی "اور میں یہ بھی کہتی ہوں کہ تم آج سے اپنے دوست کے پاس کیبن میں چلے جاؤ۔ میں بنگلے میں تنہا رہنا چاہتی ہوں۔"

"دیکھو لولا...

"تم نے سن لیا میں نے کیا کہا؟" اس نے میری بات کاٹ دی۔ "تم یہ بھول رہے ہو کہ اب اس جگہ کی مالک میں ہوں۔ یہاں جو میں چاہونگی وہ ہی ہوگا۔"

اس کی آواز میں چھپی ہوئی نفرت نے مجھے خوفزدہ کر دیا تھا۔

"تم چاہتی ہو تو میں چلا جاؤں گا۔"

بگیٹ آؤٹ، لولا چیخی۔ مجھے ایک مرد کی ضرورت ہے کسی تھرڈ کلاس بزدل کی نہیں،
میں کیبن کا دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

---

(۲)

یہ گویا لولا سے میرے تعلقات کا خاتمہ تھا۔ تعجب کی بات یہ تھی۔ کہ اب جبکہ رائے
یہاں آگیا تھا مجھے اس کا کوئی افسوس بھی نہیں تھا رائے نے ایک پلنگ اور دوسرا سامان کیبن میں
لے جانے میں میری مدد کی۔

" یہ عورتیں،" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی ہیں۔ اس لئے میں ہمیشہ
ان سے دور بھاگتا ہوں۔ مجھے اب کچھ کچھ اندازہ ہونے لگا ہے۔ کہ جینسن اسے چھوڑ کر کیوں چلا گیا۔"

تمام دن لولا منہ پھلائے رہی اور اس نے ایک مرتبہ بھی مجھ سے کوئی بات نہیں کی دس بجے وہ
اپنی مرکری کار میں بیٹھی اور رونیٹو رتھ روانہ ہوگئی۔ میں اپنی خفت چھپانے کے لئے رائے پر یہ ہی ظاہر
کر رہا تھا کہ میں خود اس کے ساتھ رہتے رہتے اکتا گیا تھا۔ اعشاریہ ۴۵ کا ریوالور جو میں نے کیبن سے
لاکر لولا کی الماری میں رکھ دیا تھا۔ جب لولا کے جانے کے بعد میں اسے لینے گیا تو وہ الماری سے
غائب تھا یہ بات بڑی تشویشناک تھی صرف لولا ہی اسے وہاں سے نکال سکتی تھی میں نے تمام
کمرے کی تلاشی لی مگر ریوالور کا کہیں کوئی پتہ نہیں چلا۔ سوال پیدا ہوتا تھا کہ لولا نے ریوالور
لینا کیوں ضروری سمجھا۔

اس پریشانی نے میری باقی شام تباہ کردی میں برابر اسی بات پر غور کرتا رہا میں ایک مرتبہ
پھر یہ سوچنے لگا تھا کہ گذشتہ ہفتوں میں اس کی عنایات کہیں واقعی ایک ڈرامہ تو نہیں تھی۔
میں رات کے ایک بجے تک رائے کے ساتھ نائٹ ڈیوٹی کرتا رہا۔ پھر کیبن میں سونے آگیا۔ مگر نیند

کہاں تھی رات کے تین بجے میں نے نولا کو آتے سُنا۔ میرا بستر کھڑکی کے پاس تھا میں نے کھڑکی سے نولا کو گیرج میں کار کھڑی کرتے دیکھا۔ پھر وہ کار سے اتری اور بنگلہ میں داخل ہو گئی۔ میرا ارادہ ہوا کہ ابھی جا کر اس سے ریوالور کے بارے میں معلوم کروں مگر پھر یہ کام صبح پر ملتوی کر دیا۔ اس رات میں کچھ زیادہ نہیں سو سکا۔

دوسرے دن نولا گیارہ بجے سے پہلے لنچ روم میں داخل نہیں ہوئی اس وقت میں پلیٹیں دھو رہا تھا۔ اور رائے آلو کاٹ رہا تھا اس وقت بھی اس کے چہرے پر درشتگی کے تاثرات تھے لیکن اس کے باوجود اس نے رائے سے بڑی اچھی طرح بات کی۔ کچھ دیر کے بعد رائے کسی کام سے باہر چلا گیا۔

"ریوالور کہاں ہے۔" میں نے نولا سے پوچھا۔

"میں نے ونٹیورا جاتے ہوئے اسے سڑک کے کنارے زمین میں دبا دیا ہے" نولا نے تلخی سے جواب دیا۔

"مگر کیوں" میں نے پوچھا۔ مجھے شک تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"پولیس یہ ثابت کر سکتی تھی۔ کہ جینس اسی ریوالور سے مارا گیا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہی بہتر ہے۔"

بات سمجھ میں آتی تھی مگر پھر بھی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نے وہی کیا ہے جو کہہ رہی ہے۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ اب جبکہ تمہارا دوست آ گیا ہے تو تم اور وہ مل کر اس جگہ کو چلا سکتے ہیں۔ میں اب یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتی۔" نولا نے پھر کہا

"شیرف کو معلوم ہو گا۔ تو وہ کیا سوچے گا۔"

"تم کہہ سکتے ہو کہ میں کارل کے پاس چلی گئی ہوں اور اب تم دونوں یہاں کے انچارج ہو"

"تم بھول رہی ہو۔ کہ پولیس کے پاس میری گرفتاری کا وارنٹ ہے اور فوٹو بھی۔"

"کچھ ہو میں اب نہیں رک سکتی۔" لولا نے غصے سے کہا۔ "تم سیف کھول کر میرا حصّہ دے دو۔ میں اس ہفتہ کے آخر میں یہاں سے چلی جانا چاہتی ہوں؟"

"یہ نہیں ہو سکتا لولا۔" میں نے جواب دیا۔ "پولیس جب تمہیں یہاں تنہا کام کرتے دیکھے گی تو اسے ضرور شک ہو گا۔ پھر شیرف کسی وقت اچانک آ گیا اور اس نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو میں پکڑا جاؤں گا۔ دوسری بات یہ کہ جینس کی لاش اگر کھود کر نکال لی گئی تو تم بھی پکڑی جاؤ گی۔ ظاہر ہے کہ تم نے اسے قتل کیا ہے۔ اور تم اس کی پاداش سے نہیں بچ سکتیں۔ تیسری بات یہ کہ میں سیف نہیں کھول رہا ہوں۔ چنانچہ تمہیں ابھی دولت نہیں مل سکتی کیونکہ اگر تمہیں روپیہ مل گیا۔ تو پھر تمہیں کوئی چیز روکنے والی نہیں ہو گی کہ تم جینس کے قتل کا الزام مجھ پر رکھ دو اور میں تمہیں اس کا موقع ہرگز نہیں دوں گا۔"

میرا خیال تھا کہ لولا یہ سن کر چراغ پا ہوئے بغیر نہیں رہے گی مگر ایسا نہیں ہوا اس کے چہرے کا رنگ کچھ پھیکا ضرور پڑ گیا تھا ورنہ ویسے اس نے اپنا سکون برقرار رکھا۔

"یقین سے کہہ رہے ہو کہ ایسا ہی ہو گا۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"بہت خوب۔ میں چار سال تک اس قبرستان سے نکلنے کا انتظار کرتی رہی ہوں۔ مجھے صبر کرنا اچھی طرح آ گیا ہے۔ اگر رکنا ہی پڑا تو اب بھی رک جاؤں گی۔ لیکن جب بھی میں یہاں سے گئی تم پچھتا رہے ہو گے۔ کہ تم نے مجھے پہلے جانے کا موقع کیوں نہیں دے دیا۔"

"اگر ہم ایک دوسرے کو خبردار ہی کر رہے ہیں لولا تو مجھے بھی یہ کہنے دو کہ راڈ سیف کھول سکتا ہے لیکن اس کو اپنے ذہن میں جگہ نہ دینا کیونکہ اگر اس نے سیف کھولا اور یہ دیکھ لیا کہ

اس کے اندر کیا ہے تو پھر اس کی مالک تم نہیں وہ بنے گا۔ اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ وہ تم پر مر مٹے گا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ وہ تم سے کچھ بھی تاثر قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو میں اسے یہاں ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنے کا موقع نہیں دیتا۔ تم کم سے کم ایک مرتبہ تو آزما ہی چکی ہو۔ کیا ہوا۔ اسے زندگی میں صرف ایک چیز سے محبت ہے اور وہ ہے دولت۔ وہ دولت پر قبضہ کر لیگا۔ اور تمہیں دھکا دے کر چلا جائے گا۔ اگر تم جینس کی دولت سے ہاتھ دھونا چاہتی ہو۔ تو بیشک اسے سیف کھولنے کے لئے کہہ سکتی ہو"

میں اسے گہری سوچ میں کھویا ہوا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔ رائے پیٹرول پمپ میں جھاڑو دے رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔

"میں نے سوچا کہ تم دونوں کو تنہا چھوڑ دوں تو اچھا ہے" وہ بولا۔ "کہو راضی نامہ ہو گیا"

"ابھی نہیں" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ میں اس طرف دیکھ رہا تھا اور اپنے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا میں اس پر اعتماد کر سکتا ہوں کہ وہ لولا کے جال میں نہیں پھنسے گا۔

"ذرا سختی سے کام لو چیٹ" اس نے کہا "عورتیں صرف طاقت کی زبان سمجھتی ہیں۔ اور دنیا کی کوئی عورت اتنی اہم نہیں ہو گی کہ مرد اس کے لئے پریشان ہو۔ وہ ساتھ چلتی ہے تو چلے ورنہ اور بہت سی ہیں جو تمہارا دل بہلا سکتی ہیں"

"تم ٹھیک کہتے ہو" میں نے جواب دیا۔ "مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھے جلانے کے لئے تم سے پیار جتلانے کی کوشش کرے گی۔ کہیں تم اس کے فریب میں مت آ جانا"

رائے نے ایک قہقہہ لگایا۔

"کیا مذاق ہے" وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "کوئی بات نہیں دوست۔ اسے کوشش کرنے دو میرے سینے میں وہ دل نہیں جو اس کی عشوہ طرازیوں سے موم ہو جائے۔ مگر آخر اسے تمہیں جلانے کی کیا ضرورت ہے"

میں سوچنے لگا کہ کیا اسے سیف کے بارے میں بتا دوں۔ مگر پھر اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔ اگر رائے کو اس دولت کے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ مجھ پر اسے کھولنے کے لئے دباؤ ڈالے گا۔ اور یہ ایسی بات تھی جسے میں کسی صورت میں کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"بس اسے بھی تم عورتوں کی ذہنیت سمجھ سکتے ہو وہ اسی طرح مجھے تکلیف پہنچانا چاہتی ہے"

میں نے جواب دیا۔

اس کے بعد کے تین دن اور تین راتیں لولا کے لئے بڑی تنہا ثابت ہوئی ہوں گی۔ مجھ سے اس نے بولنا ختم کر دیا تھا اور رائے اس سے بات نہیں کرتا تھا۔ یہ تینوں دن میں نے اور رائے نے زیادہ تر ایک دوسرے کے ساتھ گزارے۔ وقت گزارنے کے لئے ہم نے تاش کی بازیاں لگانا شروع کر دیں۔ ہار جیت کا حساب صرف کاغذ پر رکھا جا رہا تھا۔ رائے بہت اچھا کھلاڑی تھا۔ چوتھی رات کو اس نے ہنستے ہوئے بتایا کہ میں اس کا پانچ سو ڈالر کا مقروض ہو چکا ہوں۔

"اب کھیلنے سے توبہ کر لو" وہ بولا۔ "ورنہ میں تمہیں دیوالیہ کر کے چھوڑوں گا۔"

"میرے دیوالیہ ہونے کی فکر مت کرو۔ یہ سوچو کہ تمہیں یہ پانچ سو ڈالر کب وصول ہوں گے"

"اگر تم سچ مچ مجھے پانچ سو ڈالر دے دو۔ تو میں اگلے ہفتے ہونے والی ریس میں اس کے پانچ ہزار بنا سکتا ہوں۔"

"اچھا فرض کر لو تمہارے پاس پانچ ہزار ڈالر آ گئے۔ تب تم ان کا کیا کرو گے؟"

"دولت سے دولت کماؤں گا۔ کسی کمپنی یا کارخانہ میں حصہ دار بن جاؤں گا۔" رائے نے جواب دیا۔ ایک شخص ہے جو صرف پندرہ ہزار میں اپنا بہترین کاروبار فروخت کر رہا ہے پانچ ہزار تو میں نے ایک بات کہہ دی تھی۔ البتہ پچاس ہزار ڈالر کہیں مل جائیں تب تو وارے نیارے ہو سکتے ہیں۔"

"ختم کرو۔ تمہیں پچاس ہزار ڈالر کہاں سے مل سکتے ہیں۔" میں نے اپنے دل میں بے چینی سی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"تم مذاق سمجھ رہے ہو۔ میں چھ ماہ کے اندر یہ رقم کما کر تمہیں دے سکتا ہوں!" رائے نے کچھ آگے جھکتے ہوئے جواب دیا۔ "میں نے ساری اسکیم سوچ لی ہے۔ پٹرول پمپ کے پیچھے جو میدان ہے وہاں ایک چھوٹا ہوائی جہاز بڑی آسانی سے اتر سکتا ہے میں میکسیکو میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو کم سے کم سو ڈالر فی کس دینے پر بڑی خوشی سے تیار ہو جائے گا۔ ہم انہیں یہاں تا کمرٹرو پیکا یا دنیٹور رستہ بھیج دیا کریں گے۔

"میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ اب میں کسی چکر میں پھنسنا نہیں چاہتا۔ میں بیشک تمہیں یہاں رکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن تم کوئی چکر شروع کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں کوئی اور جگہ تلاش کرنا پڑے گی!"

"تمہاری مرضی" اس نے دوبارہ تاش پھینٹتے ہوئے جواب دیا۔ مگر ایسی صورت میں میں یہاں زیادہ دن ٹھہرنے کا وعدہ نہیں کر سکتا۔"

ہم کچھ دیر تک اور کھیلتے رہے۔ مگر اب رائے کا دل کھیل میں نہیں لگ رہا تھا۔ آخر اس نے پتے پھینک دیئے۔

"بس کرو میں اب تھک گیا ہوں" اس نے اٹھتے ہوئے کہا "اور اب سوچنا چاہتا ہوں"

"ضرور۔ جاؤ آرام کرو" میں نے جواب دیا۔

رائے اٹھ کر کیبن میں چلا گیا آج رات میری ڈیوٹی تھی اور یہ گزشتہ پانچ دنوں میں پہلی مرتبہ تھی کہ رائے میرے ساتھ ٹھہرنے کے بجائے سونے چلا گیا تھا۔ میں نے اسے کیبن میں جاتے دیکھا پھر کمرے کی بتی روشن ہوئی ٹرک کے اس پار لولا کے بیڈروم کی بجلی بھی جل رہی تھی میں نے دونوں روشنیوں کی طرف دیکھا میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ دونوں میرے خلاف ہو گئے ہیں۔ گویا اب مجھے دونوں سے ہوشیار رہنا پڑے گا۔

بارھواں باب

(۱)

مگر مجھے زیادہ فکر مند نہیں ہونا پڑا۔ دوسری صبح کو رائے پھر وہی پہلا جیسا آدمی بن گیا تھا. میں جانتا تھا کہ چونکہ میں نے اس کی اسکیم سے اختلاف کیا ہے اس لئے اسے یقیناً مایوسی ہوئی تھی مگر اب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رات گئی بات گئی کے بمصداق وہ صبح ہوتے ہوتے اپنی اسکیم سے دست بردار ہو چکا تھا شام کو ہم بھر تاش کھیلتے رہے اور گپ شپ ہانکتے رہے اور ایک مرتبہ بھی ہمارے درمیان اس موضوع پر گفتگو نہیں ہوئی. آج دن میں لولا کا رویہ بھی کل سے بہتر رہا تھا. وہ بگڑی ہوئی اب بھی تھی لیکن اس نے دو تین مرتبہ از خود مجھ سے بات کی تھی. رات کو دس بجے وہ باہر آ کر ہمیں کھیلتے دیکھنے لگی۔ میں نے اسے کھیلنے کی دعوت دی

"تاش کھیلنا بیکاروں کا کام ہے." اس نے جواب دیا" مجھے کل ونٹیو رحمۃ سے بہت سا سامان لانا ہے. تم میں سے کون میرے ساتھ چل سکتا ہے؟"

اب تک جب بھی وہ سامان لینے گئی تھی تنہا ہی گئی تھی اس نئی بات نے مجھے چونکا دیا میں ابھی ہچکچا ہی رہا تھا کہ رائے بول اٹھا

"اگر تم جانا نہیں چاہتے تو میں چلا جاؤں گا، جب سے یہاں آیا ہوں ایک مرتبہ بھی باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا ہے. مجھے اپنے لئے بھی کچھ چیزیں خریدنا ہیں."

اچانک ایک شبہ نے میرے ذہن میں سر اٹھایا۔ میں نے رائے کی طرف دیکھا وہ اس وقت سگرٹ سلگا رہا تھا. مجھے اس کے طرز عمل میں کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی۔

"ضرور۔" میں نے جواب دیا۔ "تم لنچ تک واپس آ ہی جاؤ گے اس وقت تک میں اکیلا بھی کام چلا لوں گا۔"

"میں ٹھیک آٹھ بجے جاؤں گی تیار رہنا۔" لولا نے کہا اور بنگلے میں چلی گئی۔

"مجھے اپنے لئے کچھ قمیضیں اور ایک جوڑی جوتا لینا ہے۔" رائے نے گویا وضاحت کی۔ میرا شبہ دور ہو گیا۔ یہ بات بالکل صحیح تھی کہ رائے یہاں آنے کے بعد ایک مرتبہ بھی ونٹیورا نہیں گیا تھا۔ اور یہ بات سمجھ میں آتی تھی کہ اسے کام کرنے کے سلسلے میں کچھ مزید کپڑوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو گی۔ لیکن پھر بھی میری خواہش تھی کہ وہ لولا کے ساتھ نہ جا رہا ہوتا تو اچھا تھا۔ مجھے خطرہ تھا۔ کہ لولا اس پر اپنے حسن کا جادو چلانے کی پوری کوشش کرے گی۔ شاید رائے نے میرے خیالات کو جان لیا۔

"اطمینان رکھو بڈھو میاں۔" میرے ایک چپت مارتے ہوئے کہا: "مجھے معلوم ہے تم کیا سوچ رہے ہو۔ مگر اطمینان رکھو میں اسے گھاس بھی نہیں ڈالوں گا۔"

لیکن اس یقین دہانی کے باوجود جب میں نے دوسرے دن صبح کو لولا اور رائے کو ایک ساتھ جاتے دیکھا تو دل میں ایک بے چینی سی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اس طرف سے اپنا خیال ہٹانے کے لئے میں نے اسٹیشن ویگن کے انجن کی صفائی کرنا شروع کر دی۔ مگر تمام تر کوشش کے بعد بھی میں اپنے ذہن کو ان کے بارے میں سوچنے سے باز نہیں رکھ سکا۔

اس درمیان میں ایک ٹرک آ گیا جس میں بہت سے کریٹ لدے ہوئے تھے ڈرائیور ایک موٹا سا بوڑھا آدمی تھا۔ میں پٹرول بھر رہا تھا تو وہ ٹرک سے اتر کر میری طرف آیا۔

"تم یہاں نئے ہو۔" اس عجیب نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کارل جینین کہاں ہے۔"

میں نے دیکھا کہ وہ سویڈن کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اس بات سے مجھے شک ہوا کہ کہیں وہ جینین کا کوئی دوست نہ ہو۔ بہرحال میں نے اسے وہ ہی بات بتادی۔ جو سب کو کہتا رہا تھا کسی نامعلوم وجہ سے یہ سنتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات میں کچھ سختی آگئی۔

"میں بیس سال سے لگاتار یہاں آ رہا ہوں۔ مگر میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ وہ کبھی باہر گیا ہو۔" اس نے تیزی سے کہا۔ "تو وہ ایریزونا میں نیا پیٹرول پمپ خریدنے گیا ہے۔ خوب تو کیا اس کا مطلب ہے کہ وہ واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔"

"شاید اس جگہ کا کوئی بندوبست کرنے آئے۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے گیا ہے،" اس نے سوال کیا۔

"نہیں وہ اسے یہاں کا انتظام چلانے کے لئے چھوڑ گیا ہے۔"

"اور تم کون ہو۔ اس کے کوئی دوست۔"

"میں یہاں ملازم ہوں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"وہ کوئی اچھی عورت نہیں ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "جب مجھے معلوم ہوا کہ اس نے جینین سے شادی کر لی ہے تو مجھے بہت تعجب ہوا۔ میں اسے کارسن سٹی سے جانتا ہوں یہ کوئی پانچ سال پہلے کی بات ہے اس وقت وہ فرینک فینی کی بیوی تھی۔ فینی کاروں کی مرمت کے لئے ایک ورکشاپ میں کام کرتا تھا جس کے ساتھ ایک اسنیک بار بھی کھلی ہوئی تھی۔ پھر معلوم ہے کہ اس کا کیا انجام ہوا۔

میں بڑی توجہ سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"لوگوں نے ایک دن صبح فینی کو اسنیک بار میں مردہ پایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا اور بھیجا پاش پاش ہو کر فرش پر پھیلا ہوا تھا۔ اس عورت نے بیان دیا کہ وہ اوپر تھی

کہ اس نے فائر کی آواز سنی۔ نیچے آئی تو فینی کو مردہ پایا۔ کاؤنٹر پہ کیش رجسٹر مشین سے دو ہزار ڈالر غائب تھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ فینی کیش رجسٹر مشین سے کئی مہینوں سے رقم نکال رہا تھا پولیس کو شبہ تھا کہ فینی کو اسی نے قتل کیا ہے مگر کوئی ثبوت نہ ہونے سے وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ کچھ دن بعد اس نے وہ شہر چھوڑ دیا۔ اور یہاں آ گئی "

"آج میں پہلی مرتبہ یہ بات سن رہا ہوں۔" بظاہر میں نے کسی خاص دلچسپی کے بغیر پوچھا

"یہ تو ایسی بات تو نہیں تھی جس کی وہ پبلسٹی کرنا چاہتی" ٹرک ڈرائیور نے جواب دیا

"جینن تو خیریت سے ہے۔ کیا واقعی وہ ایریزونا گیا ہے۔"

میں دل ہی دل میں کانپ گیا۔ یہ بات خطرناک تھی۔ یہ شخص جارج سے زیادہ پریشان کن ثابت ہو سکتا تھا۔

"بالکل خیریت سے ہے۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "ابھی چند دن پہلے مجھے خط ملا تھا وہ اپنے نئے پیٹرول پمپ سے بہت ہی خوش ہے۔ ممکن ہے جب تم اگلی مرتبہ آؤ تو اس وقت تک وہ واپس آ چکا ہو۔"

ڈرائیور نے کچھ اطمینان ظاہر کیا۔

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی" وہ بولا "جب تم نے بتایا کہ وہ یہاں نہیں ہے تو ایک لمحہ کے لئے میرے دل میں شبہ پیدا ہوا تھا۔ کہ کہیں وہ بھی نہ مر چکا ہو۔"

اف وہ یہ آدمی تو واقعی مجھے سہمائے دے رہا تھا۔

"کیا اس بات کا کوئی ثبوت بھی تھا۔ کہ اس نے اپنے شوہر کو قتل کر دیا ہے۔" میں نے پوچھا

"ثبوت تو نہیں تھا مگر جہاں دھواں اٹھتا ہے تو کچھ نہ کچھ آگ تو موجود ہوتی ہی ہے۔"

"جہاں تک مجھے معلوم ہے مسٹر جینن اور مسز جینس بڑی خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں"

میں نے کچھ سنجیدگی سے جواب دیا۔ "انہیں اگر یہ معلوم ہوگا۔ کہ تم ان کی بیوی کے بارے میں ایسی خبریں پھیلائے ہو تو بہت ناراض ہونگے۔"

ڈرائیور کچھ گھبرایا۔

"اوہ شاید مجھے ایسی بات نہیں کہنا چاہیئے تھی۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "تم کہیں مسٹر جینسن سے مت کہہ دینا۔"

"بشرطیکہ تم بھی آئندہ سوچ سمجھ کر منہ سے بات نکالنے کا وعدہ کرو۔" میں نے قدرے سخت لہجہ میں کہا۔

"ضرور۔ ضرور۔ مجھے بھلا کیا ضرورت ہے۔" ڈرائیور نے جواب دیا۔ اور جلدی سے ٹرک میں بیٹھ کر چلا دیا۔

وہ تو چلا گیا مگر میں اس کی بتائی ہوئی باتوں پر مسلسل سوچ رہا تھا تو لولا ایک شادی پہلے بھی کر چکی ہے اور اس کا پہلا شوہر بھی طبعی موت نہیں مرا۔ تم بھی غائب پائی گئی کارسن سٹی کی پولیس بھی لولا کو قاتل خیال کرتی تھی۔ تو کیا یہاں بھی اس نے جینسن کو دانستہ تو قتل نہیں کیا ایسا تو نہیں کہ وہ ایک اتفاقی حادثے کی آڑ میں اپنا جرم چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں نے اپنے ذہن میں جینسن کی موت کے واقعات پر دوبارہ غور کیا۔ اور جیسے جیسے غور کرتا گیا میرا شبہ بڑھتا گیا کہ اس نے اپنے آپ کو مہربانی انداز میں پیش کیا تھا۔ حقیقت میں وہ اس وقت بھی ذہنی طور پر اتنی ہی پر سکون تھی۔ جتنی میں اسے جارج رک یا شیرف سے گفتگو کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا شاید وہ جینسن کے ساتھ مجھے بھی ختم کرنا چاہتی ہو تاکہ بعد میں یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے اور جینسن نے مجھے سیف میں چوری کرتے پکڑا۔ میں نے جینسن کو گولی مار دی۔ اور اس نے میرے ہاتھ سے ریوالور چھین کر مجھے ختم کر دیا۔ یہاں تک پہنچ کر مجھے اس بات میں بھی شبہ پیدا ہو گیا کہ اس نے

واقعی جینین کا ریوالور سڑک کے کنارے کہیں دبا دیا ہے یا نہیں۔ یقیناً اس نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ ریوالور اب بھی اس کے پاس موجود ہوگا۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اس سے مجھے ٹھکانے لگا سکے۔

اس کا مطلب تھا کہ اب میری اور رائے دونوں کی زندگی مسلسل خطرے میں تھی۔ وہ رائے کو سیف کھولنے پر اکسا کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اسے بھی قتل کر سکتی ہے اور پھر مجھے بھی مار سکتی ہے اور اس صورت میں بھی اس کی کہانی کم و بیش وہی رہے گی اب لولا سے بچنے بلکہ یوں کہا جائے کہ اس کے ہوش ٹھکانے لگانے کا ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ میں سیف سے رقم نکال کر کہیں چھپا دوں۔ مگر پہلے اس کے لئے کوئی محفوظ جگہ تلاش کرنا پڑے گی۔ میں نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ دس بجنے میں دس منٹ تھے۔ ان دونوں کی واپسی بارہ بجے سے پہلے نہیں ہو سکتی تھی۔ میں سیف سے رقم نکال کر جینین کی قبر میں دبا دوں گا۔ پھر اگر اسے دولت کی اتنی ہی ہوس ہے تو جینین کی لاش سے وصول کر لے۔

یہ اچھا خیال تھا مگر افسوس کہ اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ میں بنگلے کی طرف جا ہی رہا تھا۔ کہ ایک ٹرک آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک بیکار ڈ کار بندھی ہوئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجھے اس کی درستگی میں کافی وقت صرف کرنا پڑا۔ اور ابھی میں اسے ٹھیک کر ہی رہا تھا۔ کہ لولا اور رائے ونٹیورا سے واپس آ گئے۔

---

(۲)

آئندہ تین دن اور تین راتوں تک مجھے سیف تک جانے کا موقع نہیں ملا۔ لولا ہر وقت سر پر موجود رہتی تھی۔ ویسے اب وہ مجھ سے باتیں کرنے لگی تھی۔ اگرچہ موڈ وہی بگڑا ہوا تھا

میں نے بھی اس سے بے تکلف ہونے کی کوشش نہیں کی۔ میں اب اس سے مشکوک ہو چکا تھا اور اس کی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھتا کہ کوئی ایسی بات تو نہیں جس سے میرے اندازوں کی تصدیق ہوتی ہو۔ اس کے ساتھ میں رائے کے طرزِ عمل کو بھی نوٹ کر رہا تھا۔ کہ وہ لولا کی طرف ملتفت تو نہیں ہو رہا ہے مگر مجھے اس کے رویہ میں بھی کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی تھی۔ بارہا میں نے یہ بھی سوچا کہ اسے سب کچھ بتا دوں مگر پھر رک گیا۔ میرا دل کہہ رہا تھا۔ کہ سیف میں رقم کی تعداد معلوم ہوتے ہی رائے کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ کبھی ایسے موقع سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکے گا۔ چنانچہ ان حالات میں میں صرف یہ انتظار کر رہا تھا۔ کہ لولا اور رائے کب ونیٹورتھ جاتے ہیں اور کب میں سیف سے رقم نکالنے میں کامیاب ہوتا ہوں۔

یہ موقع مجھے ایک ہفتہ کے بعد ملا۔ لولا نے بتایا کہ ونیٹورتھ میں کوئی اچھی پکچر چل رہی ہے جسے وہ دیکھنے جانا چاہتی ہے اس نے رائے کی طرف دیکھا۔

"نہ بھئی میں پکچر وکچر نہیں جا رہا ہوں" رائے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے بولا۔

"میں تو یہاں پھنسا ہوا ہوں" میں نے جلدی سے کہا۔ "آج میری ڈیوٹی ہے ظاہر ہے نہیں جا سکتا۔ تم اگر تھوڑی تفریح کر آؤ۔ تو کیا حرج ہے۔"

رائے نے میری طرف کچھ حیرت سے دیکھا۔ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ یہ نہ جان لے کہ میں اسے دانستہ لولا کے ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔

"تم دونوں میں سے کوئی جانا نہیں چاہتا تو نہ جائے میں اکیلی چلی جاؤں گی۔"

"میرا خیال ہے کہ رات کے تین بجے لولا کا بیس میل دور سے تنہا واپس آنا کوئی مناسب بات نہیں ہوگی۔" میں نے رائے سے کہا۔ "تم چلے کیوں نہیں جاتے۔"

"اچھی بات ہے" رائے اچانک مسکرا کر بولا۔ "بات طے ہو گئی میں چلا جاؤں گا۔"

چنانچہ رائے اور لولا ساڑھے نو بجے رات وینٹیڈ ہتھ چلے گئے۔ میں کچھ دیر تک کار کی عقبی سرخ روشنی کو غائب ہوتے دیکھتا رہا۔ پھر جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو میں بنگلے کی طرف چلا۔ مگر مجھے معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ بات اتنی آسان ثابت نہیں ہو گی بنگلہ کا دروازہ مقفل تھا۔ مگر تالا معمولی تھا۔ اشارے میں کھل گیا۔ میں بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہوا سیف میرے سامنے تھا میں اسے ایک مرتبہ پہلے بھی کھول چکا تھا۔ عام حالات میں اس کا دوبارہ کھولنا پہلے سے زیادہ آسان ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ میں ضرورت سے زیادہ نروس تھا۔ اس لئے کہیں زیادہ وقت لگا۔ بہر حال میں نے سیف کھول لیا۔

مگر جیسے ہی میں سیف کا دروازہ کھولنے لگا۔ میں نے ایک کار کا ہارن سنا۔ اپنی قسمت کو کوستے ہوئے میں نے سیف دوبارہ بند کر دیا اور باہر نکل کر پیٹرول پمپ پر آیا۔ مزید بدقسمتی کہ کار والے صاحب مع اپنے اہل خاندان کے کھانا بھی کھانا چاہتے تھے۔ وہ آدھ گھنٹے تک موجود رہے وہ گئے تو ایک ٹرک آ گیا اور پھر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اس کی مجھے توقع بھی تھی۔ کیونکہ روزانہ کا یہ ہی معمول تھا۔ اس لئے مجھے کچھ زیادہ تشویش نہیں تھی۔ رات کے بارہ کے قریب آخر کار ٹریفک رک گیا۔ میں نے مزید دس منٹ انتظار کیا اور پھر ایک مرتبہ بنگلے کی طرف چلا۔ لیکن فوراً ہی میرے پیچھے ایک کار کی ہیڈ لائٹس چمکیں۔ اور اس بار میں نے اپنے دل میں مایوسی ابھرتے محسوس کی۔ بہر حال میں واپس پیٹرول پمپ کی طرف لوٹ آیا۔

یہ ایک بیوک کار تھی۔ جس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ ایک تقریباً میری عمر کا تھا۔ دوسرا ذرا موٹا تھا اور خد و خال سے میکسیکو کا رہنے والا معلوم ہوتا تھا ان دونوں کے انداز میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے پریشان کر رہی تھی مجھے احساس ہوتا تھا کہ یہ خطرناک آدمی ہیں جب سے میں یہاں آیا تھا یہ پہلا موقع تھا کہ مجھے اس مقام کی تنہائی اور اپنے اکیلے پن کا احساس ہوا وہ دونوں مجھے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"کیا پیٹرول ڈالنا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں" میکینک نے منہ ٹیڑھا کر کے جواب دیا۔

دوسرا آدمی جو سفید ٹائی پہنے ہوئے تھا۔ کار سے اترا اور چاروں طرف دیکھنے لگا پیٹرول ڈالتے ہوئے میں اسے دیکھ رہا تھا۔ مجھے ان کی مشتبہ حرکات سے شبہ ہو رہا تھا۔ کہ کہیں مجھے مار پیٹ کر پیٹرول پمپ کو لوٹنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اسی وقت یہ خیال بھی میرے ذہن میں آیا۔ کہ اگر انہیں سیف کے بارے میں پتہ چل گیا تو کیا ہوگا۔

"کیا یہ تمہارا پیٹرول پمپ ہے" سفید ٹائی والے نے دفعتاً پوچھا۔ "کیا تم اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتے ہو۔"

یہ اس قسم کے سوالات تھے جو عام طور پر پوچھے جا سکتے تھے لیکن اس آدمی کے منہ سے یہ سوال سن کر ان کا مقصد کچھ اور ہی معلوم ہوتا تھا۔

"میں یہاں صرف ملازم ہوں" میں نے جواب دیا۔ "میرا باس اور دوسرے ملازم ابھی آتے ہونگے۔"

میں نے سوچا کہ انہیں آگاہ کر دوں کہ میں یہاں زیادہ دیر تنہا نہیں رہوں گا۔ تاکہ وہ کوئی شرارت کرنے سے باز رہیں۔ میں اس وقت تک پیٹرول بھر چکا تھا۔ اور بالٹی سے اسفنج نکال کر کار کی ونڈ شیلڈ صاف کرنے لگا تھا۔

"تمہارے پاس کھانے کے لئے کیا ہے" سفید ٹائی والے نے پوچھا۔

"اس وقت تو صرف سینڈوچز ہی مل سکیں گے۔" میں نے جواب دیا۔

"چلو تو پھر سینڈوچز ہی دے دو" ٹائی والے نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آگے دھکا دیا۔ "کیا مرے مرے قدم اٹھا رہے ہو جلدی کرو۔ مجھے بھوک لگی ہے۔"

میں نے رِسٹ واچ دیکھی بارہ بجکر بیس منٹ ہو رہے تھے لولا اور رائے کے واپس آنے کی امید ابھی کم سے کم دو گھنٹے تک نہیں کی جا سکتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت تک تو ہر حال میں ان دونوں کے رحم و کرم پر ہوں۔ میں لنچ روم گیا وہ دونوں بھی اندر آ گئے اور چاروں طرف کا جائزہ لینے لگے۔

"یہاں کوئی اور بھی ہے۔" سفید ٹائی والے نے پوچھا۔

"نہیں،" میں نے جواب دیا۔

"لاؤ پھر کھانا ذرا جلدی،" میکسیکن بولا۔

سفید ٹائی والے نے کچن کا دروازہ کھول کر جھانکا۔ پھر واپس آ کر میکسیکن کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اس کی اس حرکت سے میں سمجھ گیا۔ کہ ان دونوں کا مقصد کیا ہے میں ایک بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔

"یہ صرف ایک ہی فون تمہارے پاس ہے،" میکسیکن نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں" میں نے جواب دیا۔

میکسیکن نے رسیور اٹھا کر زور سے جھٹکا دیا۔ رسیور کا تار ٹوٹ گیا اس کی سانپ جیسی آنکھیں مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم منہ کیا دیکھ رہے ہو؟" وہ بولا "جا کر کھانا کیوں نہیں لاتے؟"

میں کچن کی طرف چلا۔ سفید ٹائی والے نے میکسیکن کی طرف دیکھا۔

"سول تم بھی اس کے ساتھ کچن میں جاؤ!" اس نے کہا۔ گویا میکسیکن کا نام سول تھا۔ چنانچہ جب میں کچن میں گیا تو وہ بھی میرے ساتھ تھا۔

"آخر مطلب کیا ہے تم لوگوں کا۔" میں نے پوچھا۔

"خاموشی سے اپنا کام کئے جاؤ۔" سول نے میز پر بیٹھتے ہوئے کہا "سوالات کرنا اچھی عادت نہیں"

میں الماری سے کھانے کی چیزیں نکالنے لگا۔ اسی وقت سفید ٹائی والا بھی اندر آگیا ان دونوں نے میرے چیزیں نکالنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ خود ہی متفرق چیزیں الماری سے نکال نکال کر کھانے لگے تھوڑی دیر کے بعد سفید ٹائی والے نے اپنے ساتھی سے کہا

"ذرا اس کا خیال رکھنا میں ذرا اس جگہ کی سیر کر لوں۔" اور یہ کہہ کر وہ دوبارہ باہر نکل گیا

"میرا ساتھی ریڈی ذرا گھومنے پھرنے کا شوقین ہے۔" سول نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔ "مگر ساتھ ہی غصہ کا بہت تیز ہے۔ اس سے بات کرتے ہوئے ذرا احتیاط رکھنا وہ بات بات پر ریوالور نکال لیتا ہے۔"

میں خاموش رہا۔ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ البتہ میرا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ اس موٹے میکسیکن سے نبٹنا کچھ زیادہ مشکل نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اگر میں اس پر کسی طرح قابو پانے میں کامیاب ہو جاؤں تو مقابلے کے لئے صرف ریڈی رہ جاتا تھا۔ ایک ایک کر کے شاید میں ان دونوں پر قابو پا سکوں لیکن دونوں سے ایک ساتھ الجھنے کی کوشش کرنا میرے بس سے باہر تھا۔

"یہاں تمہارے پاس کتنی رقم رہتی ہے" سول نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "ہم ہر سہ پہر کو دن بھر کی آمدنی بینک بھیج دیا کرتے ہیں۔"

"مگر ہمیں تو رقم کی ضرورت ہے۔"

" پھر تو تمہیں مایوسی ہوگی۔ کیش رجسٹر مشین میں زیادہ سے زیادہ سو ڈالر ہونگے" میں نے جواب دیا

" بچ بچ " سول نے کہا۔ " ادھر ہم طے کر چکے ہیں کہ اگر رقم معقول نہیں ہوئی تو

ہم تمہاری گردن توڑ دیں گے۔"

میں انڈے فرائی کر رہا تھا۔ اگر اس موٹے سے نبٹنا ہے تو یہ بہترین موقع ہے میں

نے دل میں سوچا۔ میں نے چولہے سے فرائی پان اٹھایا۔ جس میں انڈوں کے ساتھ تیل بھی موجود تھا

" اگر پیٹرول پمپ کی رقم بھی ملائی جائے۔" میں فرائی پان اٹھا کر سول کی طرف چلا۔

" تو شاید پچاس ڈالر اور نکل آئیں۔"

سول مجھے بڑی توجہ سے قریب آتے دیکھ رہا تھا۔ میں نے فرائی پان اس کی پلیٹ

کی طرف بڑھایا۔ جیسے انڈے پلیٹ میں ڈالنا چاہتا ہوں۔

" یہ بھی کم ہے۔ کوئی اور جگہ سوچو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ہاتھ کے ایک زوردار جھٹکے سے میں نے کھولتا ہوا تیل اس کے منہ پر پھینک دیا سول

بری طرح چیخنے لگا میں نے فرائی پان کا ایک زبردست ہاتھ اس کے جبڑے پر رسید کیا۔

سول نیچے گر گیا۔ میں نے جلدی سے جھک کر اس کی پیٹی سے ریوالور نکال لیا۔

میں سیدھا ہو رہا تھا کہ میں نے لنچ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ میں نے ایک

جست ماری اور دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پر ہاتھ مارتے ہوئے بلب آف کر دیا۔ میں نے ریڈی

کے انداز سے سمجھ لیا تھا۔ کہ وہ پیشہ ور نشانہ باز معلوم ہو رہا تھا۔ اس کا میرا کوئی مقابلہ

نہیں تھا۔ لیکن کم سے کم میرے ہاتھ میں ریوالور تو آ گیا تھا۔

تیرھواں باب

(۱)

"سول۔" ریڈی نے پکارا۔

میں دبے پاؤں کچن کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا۔ میں کوئی نشانہ باز نہیں تھا اعشاریہ ۴۵ بور کا بھاری ریوالور میرے ہاتھ میں عجیب لگ رہا تھا۔ مگر بہرحال ریوالور تھا اور تقدیر ساتھ دے تو میری نجات کا ذریعہ بن سکتا تھا۔ میں عقبی دروازے سے باہر نکل آیا۔ میرے کانوں میں سول کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں وہ تو تقریباً بیکار ہو چکا تھا اب مجھے ریڈی کی فکر تھی۔

ابھی میں نے ایک ہی قدم بڑھایا تھا کہ ریڈی نے فائر کر دیا۔ میں دروازے کے آگے بنی ہوئی تینوں سیڑھیاں ایک ہی جست میں پھلانگ گیا۔ پھیلی ہوئی تاریکی میں ایک طرف چھپ کر انتظار کرنے لگا۔ میرے ایک جانب دور تک بل کھاتی ہوئی سڑک تھی جو اس وقت حد نظر تک سنسان نظر آ رہی تھی۔ پٹرول پمپ کا ایک بڑا حصہ چاند کی روشنی میں تھا بنگلہ کی طرف مکمل تاریکی تھی لیکن بنگلہ کے بیرونی دروازہ تک پہنچنے کے لئے مجھے پٹرول پمپ سے گذرنا پڑتا تا۔ ایک ایک قدم اٹھاتا ہوا دیوار کے سہارے سہارے آگے بڑھا۔ اچانک تاریکی سے ایک آواز ابھری۔

"ریوالور پھینک دو اور ہاتھ سر کے اوپر اٹھائے ہوئے سامنے آ جاؤ۔" اس میں تمہاری خیریت ہے۔"

میں نے چاہا کہ فائر کر دوں مگر رک گیا۔ وہ اس ترکیب سے میری موجودگی معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چاپر میں خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ مگر وہ مجھے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

"نکل آؤ مسٹر۔ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں صرف رقم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

آواز اس مرتبہ کچھ زیادہ قریب محسوس ہوئی۔ میں آہستہ آہستہ سینے کے بل زمین پر لیٹ گیا۔ اس کوشش میں میرا ہاتھ ایک چھوٹے سے پتھر کو پڑ گیا۔ میں نے اسے اٹھایا۔ اور اندھیرے میں اچھال دیا۔ پتھر لنچ روم کی دیوار سے ٹکرایا۔ ریڈی نے فوراً فائر کر دیا۔ اور آپ اس سے اس کی پیشہ وارانہ صلاحیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس نے فائر پتھر کی آواز پر نہیں اس کی مخالف سمت میں میری طرف کیا۔ گولی میرے سر کے اوپر سے سناتی ہوئی نکل گئی۔ اگر میں زمین پر لیٹا ہوا نہ ہوتا تو ضرور شکار ہو جاتا۔ گولی کے شعلہ نے مجھے بتایا۔ کہ وہ لنچ روم کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوا ہے مگر فوراً ہی ایک آواز نے مجھے بتایا کہ وہ فائر کرتے ہی سیڑھیوں سے کود پڑا ہے اور اب میری سمت میں آ رہا ہے میں پیچھے ہٹنے لگا۔ مجھے اس تاریکی میں اس کی سفید ٹائی نسبتاً واضح نظر آ رہی تھی فاصلہ بمشکل پندرہ گز ہوگا۔ ایک پیشہ ور نشانہ باز کی حیثیت سے یہ اس کی غلطی تھی۔ اسے سفید ٹائی نہیں باندھنا چاہئے تھی یہ ایسا نشانہ تھا۔ جسے مجھ جیسے اناڑی بھی بمشکل خطا کر سکتے تھے۔

میں نے ریوالور اٹھایا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اگر میں اسے مار دوں تو کیا ہوگا۔! تو پہلا مسئلہ اس کی لاش کا ہوگا۔ اور پھر اس میکسیکن کے ساتھ کیا کیا جائے اگر اسے بھی ختم کر دوں تو؟ ظاہر ہے میں پولیس کو نہیں بلا سکتا تھا۔ کیونکہ اس کا مطلب ہوگا کہ میں پھر فرن ورتھ پہنچ جاؤں۔ ہچکچاتے ہوئے میں نے ریوالور نیچے کر لیا۔ اور یہ میری غلطی

تھی. میری معمولی سی حرکت کو بھی ریڈی نے محسوس کر لیا تھا۔ فائر کی آواز ہوئی اور مجھے اپنے سینے میں دھکا سا لگا۔ میں کوئی درد محسوس نہیں کر رہا تھا۔ بس بالکل ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے میرے اندر کوئی سوئچ بند کر دیا۔ اور میری طاقت اسی طرح ختم ہوتی محسوس ہوئی جیسے کوئی بجلی کا سوئچ آف کر کے کرنٹ ختم کر دے۔ کوشش کے باوجود ریوالور میرے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر پڑا۔ اور اسی وقت ریڈی ایک جست مار کر بالکل میرے قریب آگیا اور اس نے ایک زوردار لات میرے سینے میں ماری اور پھر مجھے کوئی ہوش نہیں رہ گیا۔

بعد میں رائے نے مجھے بتایا کہ اس نے مجھے کچن کے دروازے کے قریب پڑا ہوا پایا تھا اس کا بیان تھا کہ جب وہ اور لولا واپس آئے تو ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ رائے کچھ دیر تک باہر مجھے آوازیں دیتا رہا یہاں تک کہ لنچ روم میں کچن کے دروازے کے باہر اس نے مجھے بیہوش دیکھ لیا۔ پھر وہ اور لولا اٹھا کر مجھے کیبن میں لائے میری حالت بہت نازک تھی سر اٹھانا بھی میرے لئے ایک مشکل کام تھا۔ رائے کا چہرہ بھی سفید پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"کیا ہوا تھا؟" لولا نے پوچھا "تمہاری یہ حالت کس نے کی ہے۔"

میں نے منہ کھولا۔ جواب دینا چاہا۔ مگر کوئی آواز نہیں نکل سکی۔

"ابھی اس سے کوئی سوال مت کرو۔ لولا" رائے بولا" وہ زخمی ہے پہلے مجھے اس کی مرہم پٹی کرنے دو۔"

میرا ذہن پھر اندھیروں میں ڈوبا جا رہا تھا۔ میں نے سوچا شاید میں مر رہا ہوں مگر مجھے اس خیال سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا۔ تکلیف اتنی زیادہ تھی۔ کہ میں اسے برداشت

نہیں کر سکا۔ اور پھر بیہوش ہو گیا۔

دوبارہ ہوش آیا تو صبح ہو چکی تھی۔ رائے میرے بستر کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ مگر لولا موجود نہیں تھی۔

"اب کیا حال ہے؟" رائے نے مجھے ہوش میں دیکھ کر پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔" میں نے کمزور آواز میں کہا۔

"تم بہت زخمی ہو جیٹ۔ میں ڈاکٹر کو بلانا چاہتا ہوں مگر لولا اس کی اجازت نہیں دیتی"

"میں ڈاکٹر کو بلانا مناسب نہیں سمجھتا۔"

"مگر تمہاری زندگی خطرے میں ہے۔ میں جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا۔ مگر وہ بالکل ناکافی ہے"

مگر میں ڈاکٹر کو بلانے پر کیسے آمادہ ہو سکتا تھا۔ اس کا آخری نتیجہ پولیس اور پھر قرن وقمہ کے سوا اور کیا تھا۔ باہر سے ایک ٹرک کے ہارن کی آواز آئی۔ رائے بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ پتہ نہیں کتنی دیر میں بیہوش رہا یا سوتا رہا بہر حال پھر جب آنکھ کھلی تو تقریباً دوپہر کا وقت تھا۔ لولا جھکی ہوئی مجھے دیکھ رہی تھی۔

"تم پر کس نے گولی چلائی ہے۔"

"دو ڈاکوؤں نے۔ میں نے انہیں یہاں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔"

"کیا انہوں نے سیف کھولا تھا۔" لولا نے پوچھا۔ میں نے لولا کی طرف دیکھا اور چونک سا گیا۔ اس کا چہرہ اتنا ستا ہوا زرد تھا کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھی نظر آرہی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم۔"

"کیا انہوں نے سیف کا ذکر کیا تھا۔"

"نہیں۔"

مگر مجھے کیسے یقین ہو کہ رقم سیف میں موجود ہے یا نہیں۔ مَیں کیسے یقین کروں کہ وہ ڈاکو اسے چرا کر نہیں لے گئے۔"

مَیں خاموش رہا۔ مگر میرے ذہن پر پھر غنودگی چھا رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ کہ سیف کیسے کھولا جا سکتا ہے۔" لولا نے جھک کر میرے ہونٹوں کے قریب اپنا کان لاتے ہوئے کہا۔ "اپنے آپ کو سنبھالو تمہیں میرے اس سوال کا جواب دینا ہی پڑے گا۔ بتاؤ سیف کیسے کھلے گا۔"

مگر میں ایک مرتبہ پھر بیہوش ہو چکا تھا۔

---

(۲)

اس کے بعد تین دن تک میں موت و زندگی کے درمیان لٹکتا رہا۔ اور اگر رائے نہ ہوتا۔ تو میں یقیناً مر گیا ہوتا۔ وہ بیشتر وقت میرے پاس بیٹھا رہتا۔ مجھے شدید بخار ہو گیا تھا۔ اور اس بخار بلکہ سرسامی کیفیت میں مَیں نے کارل جنیسن کو اپنے کمرے میں دیکھا۔ مَیں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر منہ سے الفاظ نہیں نکل سکے۔ پھر یہ منظر میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ بعد میں رائے نے بتایا۔ کہ اس دوران میں مرتے مرتے بچا ہوں۔ بہر حال اس کے بعد میرا بخار کم ہوتا گیا۔ اور میری حالت سنبھلتی گئی۔

ساتویں دن میں بات کرنے کے قابل ہو سکا۔ اور اس وقت میں اپنی پوری داستان رائے اور لولا کو سنا سکا۔ رائے نے بتایا۔ کہ ڈاکوؤں نے لنچ روم اور پٹرول پمپ کی تمام نقدی چرا لی تھی۔ اور کھانے کا بہت سا سامان بھی لے گئے تھے۔ مَیں سیف کے بارے میں

سوچنے لگا. کیا ریڈی نے اسے تلاش کر لیا تھا. ؟ اور کیا وہ اسے کھولنے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا؛

"میرا خیال ہے کہ اب تم بچ جاؤ گے." رائے نے مسکراتے ہوئے کہا.

"تم نے میری زندگی بچائی ہے رائے اور اس کا مطلب ہے کہ تم نے میرا قرض چکا دیا ہے." میں نے بڑے خلوص سے کہا.

"پھر تمہارے خیال میں مجھے اور کیا کرنا چاہئے تھا؟" رائے نے جواب دیا: "ویسے محنت میں نے بہت کی تھی. تمہیں بھی دیکھنا اور کام بھی کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی. میرا خیال ہے کہ اب میں کچھ آرام کرنے کا حقدار ہو چکا ہوں."

میں تقریباً آٹھ دن اور آٹھ راتیں حرکت کرنے کے قابل نہیں ہو سکا. اس مدت میں لولا مجھ سے دور رہی. پتہ نہیں اس دوران وہ کس حد تک رائے کو اپنے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہوئی تھی.

"تمہارے اور لولا کے تعلقات کیسے ہیں." میں نے رائے سے پوچھا.

"میں تمہاری دیکھ بھال اور کام میں اتنا مصروف رہا. کہ بمشکل اس سے بات کرنے کی نوبت آئی تھی," رائے نے جواب دیا. مگر اس کا لہجہ صاف چغلی کھا رہا تھا. کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے.

"وہ بہت خطرناک عورت ہے رائے اس سے بچتے ہی رہنا" میں نے اسے خبردار کرنا چاہا

"وہ مجھے بالکل متاثر نہیں کر سکتی چیف" رائے نے جواب دیا.

مگر میں دیکھ رہا تھا. کہ وہ صریحاً غلط بیانی سے کام لے رہا ہے. اگر مجھے اس کا یقین نہ ہو جاتا تو میں کبھی اسے حقیقت سے باخبر نہ کرتا.

"اس نے اسے قتل کر دیا تھا. اور میں اتنا احمق تھا. کہ اس کا جرم چھپانے کے لئے اسے دفن بھی کر دیا."

میں نے رائے کی آنکھوں میں سختی کے تاثرات ابھرتے دیکھے۔ اور ایسا اس وقت ہوتا تھا۔ جب وہ کوئی ایسی بات سنتا تھا۔ جو اسے انتہائی ناپسند ہوتی تھی۔

"وہ اپنے پہلے شوہر کی بھی قاتل ہے رائے۔" میں نے پھر کہا۔ "ابھی کہتا ہوں کہ اس سے دور رہنا۔ وہ قاتلہ ہے۔"

"تمہیں احساس ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" رائے کی آواز اور لہجہ دونوں سخت تھے۔ چہرے کے عضلات تنے ہوئے تھے۔

"مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ اس عورت سے ہوشیار رہو۔"

"مگر میں یہ سب کچھ سننا نہیں چاہتا۔" رائے کھڑا ہو گیا۔

"میں تمہیں ہوشیار کرنا چاہتا ہوں رائے۔ تم اس عورت کو اتنی اچھی طرح نہیں جانتے جتنی اچھی طرح میں جانتا ہوں۔"

رائے دروازہ کی طرف چل دیا۔

"میں کام کرنے جا رہا ہوں۔ پھر آؤں گا۔" اس نے کہا اور باہر نکل گیا۔

بہر حال میں نے اسے خبردار کر دیا تھا۔ اور وہ یقین کرے یا نہ کرے ہوشیار ضرور رہے گا۔ لولا اسے اتنی آسانی سے بیوقوف نہیں بنا سکے گی جتنی آسانی سے وہ مجھے اور جینس کو فریب دینے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ مگر اس وقت مجھے یہ بات نہیں معلوم تھی۔ کہ میں نے اپنی تنبیہ میں بہت دیر کر دی ہے اور یہ بات مجھے دوسرے دن رات کو معلوم ہو گئی۔

رائے اپنا بستر کیبن کے دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔ اس نے کہہ دیا تھا۔ کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں اسے آواز دے لوں، لیکن اگر کوئی خاص بات نہ ہو تو وہ تھوڑی نیند۔

لینا پسند کرے گا۔ چونکہ میں نے اسے لولا کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس لئے میں محسوس کر رہا تھا۔ کہ اب ہمارے درمیان وہ پہلے جیسے جذبات نہیں رہے ہیں۔ اور شاید کبھی نہ ہو سکیں اگرچہ اس کا اظہار چہرے کے تاثرات یا طرز عمل سے اتنا نہیں ہو رہا تھا۔

دوسرے دن رات کو بارہ بجے کے قریب لنچ روم بند کر دیا گیا گیارہ بجے کے کچھ بعد میں لولا کو بنگلے میں جاتے دیکھ چکا تھا۔ جس وقت تک رائے کیبن میں آیا۔ لولا کے بیڈ روم کی بجلی بجھ چکی تھی۔ رائے میرے کمرے میں داخل ہوا۔ میں نے بہت پہلے بجلی بجھا دی تھی۔ اور آنکھیں بند کئے لیٹا تھا۔ وہ اندر آیا اور کھڑے ہو کر سننے لگا۔

"چیٹ۔ کیا تم جاگ رہے ہو؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

میں کوئی جواب دیئے بغیر خاموشی سے لیٹا رہا۔ رائے۔ دبے پاؤں باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد میں نے اسے اپنی کھڑکی سے بنگلے کی طرف جاتے دیکھا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے اس نے ایک مرتبہ پھر کیبن کی طرف دیکھا۔ میں جانتا تھا۔ کہ وہ مسلسل آٹھ دن تک لولا کی ترغیب کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اور میں اس کے لئے اسے قصور وار بھی نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ لولا عورت ہی ایسی تھی۔ کہ بڑے بڑے پرہیزگاروں کو بہکا سکتی تھی۔ میری یا رائے کی اس کے سامنے کیا حقیقت تھی اور اب جبکہ اس نے رائے کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا تھا۔ اس کے لئے آسان تھا کہ وہ رائے کو مجبور کر کے سیف کھلوا لے اس کے بعد رائے کا حشر بھی لولا کے دونوں شوہروں کی طرح ہونے والا ہے اس کا مجھے پورا یقین تھا۔

تقریباً دو بجے رائے بنگلے سے باہر آیا۔ بیرونی دروازہ بند کیا اور کیبن کی طرف چلا وہ بہت محتاط قدموں سے چل رہا تھا۔ میں نے بجلی کے سوئچ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور جیسے وہ کمرے میں داخل ہوا میں نے روشنی کر دی۔

"میں تمہیں جگانا نہیں چاہتا تھا۔" وہ بولا۔ صرف یہ دیکھنے آیا تھا۔ کہ تم آرام سے سو رہے ہو۔ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔"

"یہاں آؤ۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"کیا بات ہے" وہ قریب آ گیا مگر مجھ سے نظر ملا کر بات نہیں کر رہا تھا۔

"اس نے تمہیں بھی پھانس لیا ہے نا۔" میں نے پوچھا۔

"تم ابھی بیمار ہو۔ اس وقت رات کے دو بج رہے ہیں ہم اس معاملے پر کل صبح بات کریں گے!" اس نے سگرٹ کا کش لیتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تو صرف بیمار ہوں لیکن تم نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ تو تم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔" میں نے کہا "تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔"

"کوئی عورت مجھے نہیں پھانس سکتی۔" رائے نے سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

"تم اپنے آپ کو فریب دے رہے ہو۔"

"او کے اگر تم جاننا چاہتے ہو تو سن لو میں صرف اس کے حسن و جوانی سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔"

"کیا اس نے تم سے سیف کھولنے کے لئے بھی کہا ہے۔"

"سیف۔ کیسا سیف" رائے نے آنکھیں چندھیا کر پوچھا۔

"جینسن کا سیف۔ کیا اس نے تم سے اسے کھولنے کے لئے کہا ہے۔"

"نہیں۔ اس نے ابھی تک کسی سیف کا ذکر نہیں کیا ہے۔ رائے کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

"تو پھر اب کہے گی۔"

"آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ وہ الجھ کر بولا۔

"اس سیف میں ایک ایسی چیز ہے جس کی اسے شدید خواہش ہے اس نے اسے حاصل کرنے کے لئے جینس کو قتل کیا۔ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی اور اب تم آئے ہو تو وہ اب تم سے یہ کام لینا چاہتی ہے اپنا مقصد حاصل ہونے کے بعد وہ تمہیں بھی قتل کر دے گی۔ شاید تم اس پر یقین نہ کرو۔ مگر وہ دو آدمیوں کو قتل کر چکی ہے تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ سیف کو کھولنے کی کوشش نہ کرو"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" رائے بولا۔ "آخر سیف میں ایسی کیا چیز ہے جسے حاصل کرنے کے لئے وہ اتنی بے چین ہے؟"

میں اب بھی رائے کو اس دولت کے بارے میں بتانا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔

"میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ پولیس کو شبہ ہے کہ اس نے اپنے پہلے شوہر کو قتل کیا ہے مگر یہ صرف شبہ نہیں حقیقت ہے جینس نے اس سے شادی کرنے سے پہلے اس سے تحریری اعتراف جرم حاصل کر کے سیف میں محفوظ کر دیا تھا۔ میں وہ اعتراف جرم دیکھ چکا ہوں اب جب تک لولا اس کاغذ کو حاصل کر کے ضائع نہ کر دے وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتی"

"یہ کیا شیخ چلی جیسی باتیں کر رہے ہو؟" رائے بولا۔

"اس نے جینس کو گولی ماردی اور مجھے بھی مار دیتی اگر میں نے فوراً سیف بند نہ کر دیا ہوتا۔ وہ جانتی تھی کہ صرف میں سیف کو کھول سکتا ہوں اسی ایک بات نے میری زندگی بچالی۔ لیکن اب اسے سیف کھولنے کے لئے تم مل گئے ہو۔ میں پھر کہوں گا سیف مت کھولنا"

"مگر یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر وہ تمہیں قتل کرنا چاہتی تھی تو تمہیں اپنے قریب آنے کا موقع کیوں دیا۔"

"وجہ میں بتا چکا ہوں۔ وہ مجھے بھی اسی طرح بہلا کر سیف کھلوانا چاہتی تھی جس طرح اب وہ تمہیں رام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

میں اتنی گفتگو سے جذباتی اور ذہنی دباؤ سے پسینے میں نہا رہا تھا۔ رائے میری

حالت دیکھ رہا تھا۔ وہ میرے قریب آیا۔

"تمہاری حالت بہتر نہیں ہے جیٹ۔ اب گفتگو ختم کرو۔"

"اگر تم نے سیف کھلوا دائے تو وہ ہم دونوں کو قتل کر دے گی" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"اطمینان رکھو۔ ابھی تو اس نے مجھ سے اس بارے میں ایک بات بھی نہیں کی"

میں تھک کر تکیہ پر گر گیا۔ جلد ہی میں گہری نیند میں ڈوب چکا تھا۔

دوسرے دن جب میری آنکھ کھلی تو صبح کے دس بجنے میں بیس منٹ تھے سونے سے میری حالت کچھ بہتر ہو گئی تھی۔ مگر پھر بھی اٹھنے کے قابل نہیں تھا۔ دن آہستہ آہستہ گذرتا گیا۔ اس دن خلاف معمول رش زیادہ رہا۔ اور رائے دن بھر میرے پاس نہیں آسکا رات کو دس بجے جب ٹریفک کچھ کم ہوا تو رائے میرے لئے شوربہ لے کر آیا اور جب میں شوربہ پی رہا تھا تو اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج لولا نے مجھ سے پوچھا تھا۔ کہ کیا میں سیف کھول سکتا ہوں" میں نے جواب دیا کہ جب تک سیف نہ دیکھ لوں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

"پھر اس نے کیا کہا۔" میں نے بیتابی سے سوال کیا۔

"اسی وقت ایک ٹرک آ گیا اور بات نامکمل رہ گئی" رائے بولا۔

"بہرحال یاد رکھنا جب تک سیف بند ہے میں اور تم محفوظ ہیں"

"فرض کرو جو کچھ تم نے کہا وہ سچ ہو تو ایسی صورت میں اگر تم مجھے جینس کا ریوالور دے دو تو بہتر ہوگا۔"

"ریوالور اسی کے پاس ہے؟" میں نے کہا۔

اس بات نے رائے کو واقعی پریشان کر دیا۔

"اس کا کہنا ہے" میں نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہا "کہ اس نے ریوالور

کسی جگہ سڑک کے کنارے زمین میں دبا دیا ہے؛ مگر مجھے یقین ہے وہ جھوٹ بول رہی ہے"

اس کے بعد مزید چار دن تک کوئی خاص بات پیش نہیں آئی۔ رائے کے کہنے کے مطابق اس وقت تک بھی لولا نے اس سے سیف کھولنے کے بارے میں نہیں کہا تھا۔ میں پہلے سے کچھ بہتر تھا۔ مگر اب بھی بستر سے اٹھنے کی طاقت نہیں آئی تھی۔ ذہنی طور پر میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ مطمئن تھا۔ کیونکہ رائے نے راتوں کو بنگلے میں جانا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن پانچویں رات کو میں نے بنگلے کے بیٹھنے کے کمرے میں روشنی ہوتے دیکھی اس وقت رات کے تین بجے تھے۔ میں نے رائے کو آواز دی مگر برابر کے کمرے سے جہاں رائے سوتا تھا کوئی آواز نہیں آئی۔ گویا لولا اسے بہلا کر سیف کھولنے کے لئے لے ہی گئی تھی میں نے چاہا کہ میں خود بھی وہاں جاؤں مگر جانتا تھا کہ میرے اندر اتنی طاقت نہیں آئی ہے کہ میں کیبن سے باہر بھی نکل سکوں چنانچہ میں مجبور تھا۔ کہ دیکھنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکوں۔ چار بجے کے قریب رائے کیبن میں واپس آیا۔ میں نے اسے آواز دی۔

"لائٹ مت جلانا" میں نے اس کے اندر آنے کے بعد کہا۔ "وہ دیکھ لے گی۔

"وہاں کیا ہوا۔"

"اس نے مجھے سیف دکھا کر کھولنے کے لئے کہا" رائے نے جواب دیا۔ "مگر میں نے اسے بتایا کہ یہ پرانے ماڈل کا سیف ہے۔ اور میں اسے نہیں کھول سکتا۔"

"پھر کیا ہوا" میں نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس پر وہ چاہتی تھی کہ میں سیف کو بارود سے اڑا دوں۔ مگر میں نے کہا یہ خطرناک ہوگا۔ اور یہ کہ میں بارود کے بارے میں کوئی علم نہیں رکھتا۔

"پھر کیا اس نے تمہاری بات پر یقین کر لیا۔"

"کیوں نہیں۔"

"کیا اس نے بتایا تھا کہ وہ سیف کیوں کھولنا چاہتی ہے۔"

"ہاں اس نے کہا تھا کہ سیف میں بہت بڑی رقم رکھی ہے اگر میں کھولدوں تو وہ اس رقم کا نصف مجھے دیدیگی" رائے نے جواب دیا۔ پھر پوچھا "کیا واقعی سیف میں کچھ نقدی ہے"

"ہاں صرف تین سو ڈالر۔ مگر لولا کو رقم کی نہیں اس کاغذ کی ضرورت ہے۔" میں نے جواب دیا۔ وہ زیادہ رقم کا لالچ اس لئے دے رہی ہے کہ تم کسی طرح سیف کھول دو۔"

رات کو بات یہاں ختم ہو گئی تھی۔ دوسرے دن صبح جبکہ میں کیبن میں اکیلا تھا لولا میرے پاس آئی۔ اس کی حالت اب پہلے سے بھی زیادہ خراب تھی۔ ستا ہوا چہرہ زرد رنگ، چہرے پر جھریاں بھی پڑنے لگی تھیں۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔

"سیف کیسے کھلتا ہے۔" اس نے پوچھا۔ "اگر نہیں بتاؤ گے تو میں ابھی پولیس کو اطلاع کر دوں گی!"

مگر اب وہ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتی تھی۔

"ضرور کر دو۔ تم قیامت تک وہ دولت حاصل نہیں کر سکو گی۔" میں نے جواب دیا "پولیس آئی تو میں اسے جینن کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اور تم اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ پولیس میری بات پر یقین نہیں کریگی۔ جب میں اسے فرینک فیبی کے بارے میں بتاؤں گا۔ تو سمجھ لو جیل تمہارا مقدر بن جائے گی۔"

اگر میں انتہائی طاقت سے اس کے منہ پر تھپڑ بھی مار دیتا تب بھی یہ اثر نہ ہوتا جو میرے ان الفاظ کا ہوا۔ وہ گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹی۔ چہرہ کسی لاش کی طرح سفید پڑ گیا۔

"تم فرینک کے بارے میں کیا جانتے ہو۔" اس نے پوچھا۔

"یہ کہ تم نے اسے قتل کیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "تم اور میں دونوں جس گڑھے میں گر چکے

ہیں اس سے نکلنے کی کوئی امید نہیں ہے اور ہم پسند کریں یا نہ کریں۔ اپنی سلامتی کے لئے یہاں رہنے پر مجبور ہیں۔ میں نے رائے کو تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے چنانچہ ہم دونوں سے سیف کھولنے کی امید مت رکھو۔"

لولا کچھ دیر تک مجھے گھورتی رہی اور پھر تیزی سے باہر نکل گئی۔

اگلے دو دن تک کچھ نہیں ہوا۔ تیسرے دن رائے نے مجھے بتایا کہ لولا پکچر دیکھنے وِنٹیورتھ جا رہی ہے۔ اس نے رائے سے بھی چلنے کے لئے کہا تھا۔ مگر اس نے یہ کہہ کر اسے میری دیکھ بھال کے لئے موجود رہنا چاہیئے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ میرے ذہن میں خطرے کی روشنی جل اٹھی

"تم اس کے کہنے پر بالکل یقین مت کرو۔ وہ ہرگز پکچر دیکھنے نہیں جا رہی ہے وہ اس چال سے تمہیں پھانسنا چاہتی ہے۔"

"وہ کیسے۔"

"اس نے تمہیں بتایا ہے کہ سیف میں نقد رقم موجود ہے۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ تمہیں دولت سے دلچسپی ہے وہ تمہاری اسی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اسے امید ہے کہ اس کے جاتے ہی تم سیف کھولنے کی کوشش ضرور کروگے اور وہ عین موقع پر نمودار ہو کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لے گی۔"

"مگر میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں سیف نہیں کھول رہا ہوں" رائے نے جواب دیا۔

"میں نے صرف اس کی چال سے تمہیں آگاہ کیا ہے۔"

میں نے رات کے دس بجے لولا کو باہر جاتے دیکھا۔ رائے بھی اسے دیکھ رہا تھا اس کے بعد وہ پنچ روم میں چلا گیا میں اپنے بستر پر بے چینی کے عالم میں کسی ہونے والے واقعہ کا انتظار کرتا رہا تھا۔ ایک گھنٹے تک کوئی بات نہیں ہوئی پھر میں نے رائے کو بنگلے کی طرف جاتے دیکھا فوراً ہی

بیٹھنے کے کمرے کی بجلی روشن ہو گئی میں جانتا تھا۔ کہ رائے سیف کھولنے گیا ہے مگر اب میں اسے کسی طرح نہیں روک سکتا تھا۔

اور پھر میں نے اسی لمحہ لولا کو پیدل چل کر آتے ہوئے دیکھا۔ شاید اس نے اپنی کار پیچھے چھوڑ دی تھی۔ اس نے اس قدر احتیاط سے کام لیا تھا۔ کہ میں بھی اگر کھڑکی کو نہ دیکھ رہا ہوتا۔ تو اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میرا کہنا درست ثابت ہوا تھا۔ رائے لولا کے جال میں آخر پھنس ہی گیا۔ اب صورت حال ایسی تھی کہ کمزوری کے باوجود میرے لئے پلنگ پر لیٹے رہنا ممکن نہیں رہا۔ میں نے کمبل ایک طرف کیا۔ اور چکراتے ہوئے سر اور لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑا ہو گیا کسی نہ کسی طرح ایک ایک قدم چلتے ہوئے میں کیبن سے باہر آ گیا۔ میرے سینے پر ایک گرم نمی کے احساس نے مجھے بتا دیا کہ زخم سے دوبارہ خون جاری ہو گیا ہے مگر اب مجھے اپنی موت یا زندگی کی کوئی پرواہ نہیں رہ گئی تھی۔ لنچ روم سے باہر آتے آتے خون سینے سے بہہ کر میرے پیروں کی طرف آنے لگا تھا۔

ابھی میں بنگلے کے دروازے سے کچھ دور ہی تھا۔ کہ میں نے ریوالور چلنے کی آواز سنی اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ یہ میری زندگی کی آخری جدوجہد ثابت ہو سکتی ہے میں تیزی سے آگے بڑھا۔ اور بنگلے کے اندر داخل ہو کر بیٹھنے کے کمرے میں پہنچ ہی گیا۔ رائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ۴۵ بور کا ریوالور دبا ہوا تھا۔ سیف کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور نوٹوں کی گڈیاں جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں رائے کے پیروں کے قریب لولا بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔ اس کی پیشانی میں ایک سرخ سوراخ یہ بتانے کے لئے کافی تھا۔ کہ وہ مر چکی ہے رائے نے میری طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ سفید تھا۔ آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا اور پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا۔" وہ بھرائی آواز میں بولا۔ "اگر تم نے مجھے ہوشیار کر دیا ہوتا تو

بولا مجھے قتل کر چکی ہوتی۔"

میں لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھا اور ایک کرسی میں ڈھیر ہو گیا۔ میرے تمام کپڑے خون میں ڈوبتے جا رہے تھے رائے پتھر کے مجسمہ کی طرح ساکت کھڑا ہوا تھا۔

"اب ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہیئے!" میں نے اپنے زخم پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "کار لے کر آؤ۔ باقی گفتگو ہم راستے میں کر سکتے ہیں۔"

رائے نے میری طرف دیکھا۔

"میں اسے قتل کرنا نہیں چاہتا تھا۔" اس نے کہا۔ میں نے صرف اپنی جان بچانے کی کوشش کی ہے"

"کار لاؤ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔" خود مجھے اپنی آواز بہت دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

رائے کوئی جواب دیئے بغیر سیف کی طرف بڑھا۔ میز پر بچھا ہوا غلاف ایک جھٹکے سے کھینچ کر زمین پر بچھایا اور نوٹوں کے بنڈل اٹھا اٹھا کر کپڑے پر رکھنے لگا۔

"میرے زخم سے بہت خون نکل رہا ہے رائے۔" میں نے کمزور آواز میں کہا۔ "ذرا اسے دیکھ لو دوسری پٹی باندھ دو اور مجھے ایک کوٹ دیدو پھر میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے بالکل تیار ہوں"

اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔

"اس حالت میں تم کتنی دور تک جا سکو گے"! وہ بڑی کھردری اور اجنبی آواز میں بولا" اب تم ختم ہو چکے ہو جیٹ۔ یہ اتنی دولت ہے کہ میں اس کی مدد سے ایک نئی زندگی شروع کر سکتا ہوں ایک ایسی زندگی جس کی ہمیشہ سے مجھے آرزو رہی ہے کار میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے میری طرف اس طرح مت دیکھو۔ کیا تمہارے خیال میں تمہاری قیمت تمہاری دوستی کی قیمت ایک لاکھ ڈالر سے زیادہ ہے نہیں جیٹ میرے نزدیک کوئی آدمی۔ کوئی رشتہ دار کوئی تعلق اتنا قیمتی نہیں۔ خود تم نے کہا تھا۔ کہ میں نے تمہارا قرض چکا دیا ہے۔ یہ تمہارے ہی الفاظ ہیں۔ اس لئے اب تم مجھے اپنے احسانات کا بھی کوئی واسطہ نہیں دے سکتے۔ میں جا رہا ہوں اور اکیلا جا رہا ہوں۔"

اور پھر اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے کسی بھی بات کی کوئی پرواہ نہیں رہ گئی ہے میں نے لولا کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ خون میں لتھڑا ہوا تھا آنکھیں خوف کے عالم میں پھیلی ہوئی تھیں۔ منہ شاید ایک بے آواز چیخ کے لئے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ وہ اتنی بدہیئت اور خوفناک نظر آرہی تھی کہ مجھے تعجب ہوا کہ میں کیسے اس کی محبت میں گرفتار ہو سکا۔

رلف نے میز کا کپڑا نوٹوں سے بھر کر مجھ پر دوسری نگاہ ڈالے بغیر باہر نکل گیا میں اتنا کمزور ہو گیا تھا۔ کہ خود کو گرنے سے بچانے کے لئے مجھے کرسی کے ہتھوں کو مضبوطی سے پکڑنا پڑ رہا تھا۔ اچانک میرے کانوں میں ایک تیز سیٹی کی آواز آئی۔ میں نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ یہ کیا تھا میں نے اپنے آپ سے سوال کیا۔ اور جیسے کسی نے اندر سے جواب دیا۔ پولیس کا سائرن۔ ابھی میں اتنا ہی سوچ سکا تھا۔ کہ میں نے لگاتار کئی فائروں کی آوازیں سنیں آوازیں کچھ فاصلے سے آرہی تھیں۔ کیا پولیس آگئی ہے؟ کیا رالف کو بھاگنے سے پہلے گھیر لیا گیا ہے؟ کیا شیرف اپنی بظاہر بے تعلقی کے باوجود یہاں کے حالات کی نگرانی کر رہا تھا؟

مگر اب میرے پاس ان سوالات کا جواب معلوم کرنے کے لئے وقت نہیں رہ گیا تھا۔ جب تک پولیس آئے گی شاید میں اس وقت تک مر چکا ہوں گا۔ لیکن میں زندہ بھی رہا اگر وہ میری زندگی بچانے میں کامیاب بھی ہو سکے تب بھی میرے لئے کوئی مستقبل نہیں تھا کوئی یقین نہیں کرے گا۔ کہ میں نے جینسن کو قتل نہیں کیا تھا۔ اور رالف اگر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو لولا کا قتل بھی میرے ہی حصہ میں آئے گا۔ ایسی صورت میں میرے لئے اگر کوئی پناہ تھی۔ تو صرف موت کے دامن میں تھی میں نے ایک گہری سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں اور موت کا انتظار کرنے لگا۔

ختم شد

اثر نعمانی

۔ نومبر ۱۹۶۰ء

شاموان سیریز کے ۵۴ ویں پیشکش

ہٹلر کے قیدی

- ہٹلر کا زوال شروع ہو چکا تھا۔ چنگیز و ہلاکو کے اس جانشین کی شکست کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے۔ لیکن وہ اپنی موت کے بعد بھی اتحادیوں سے اپنی شکست کا عرصہ دراز تک انتقام لینا چاہتا تھا
- اس مکروہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس نے ایک ایسی تجویز سوچی۔ جس پر عمل کر کے اس ناپاک ارادے کی تکمیل پر وہ قادر ہو سکتا تھا۔ اور اپنی موت کے بعد بھی جنگ کے لاکھوں متاثرین اور اتحادیوں کو خون کے آنسو رلا سکتا تھا۔
- اتحادی بھی اس کے انتقامی ارادوں سے بے خبر نہیں تھے مارکومٹس نے اپنے معتمد کارکن ڈاکٹر پالفرے اور اس کے ساتھیوں کو ہٹلر کی انسانیت سوز سازش ناکام بنانے پر مامور کیا۔ جرمن بھی پالفرے کی مہمات سے آگاہ تھے لیکن وہ پالفرے کو ڈھیل دیتے رہے۔ تاکہ عین موقع پر انکے ہاتھوں پکڑ سکیں۔
- پالفرے اور اس کے ساتھی قدم قدم پر خطروں کا سامنا کرنے کے بعد کس طرح ہٹلر کی انسانیت کش تجویز کا توڑ کرنے میں کامیاب ہوئے

۔ ہٹلر کے قیدی " میں اس کا حال تفصیل سے پڑھیئے۔ جسے سراج الدین شیدا نے بڑے سلیس اور رواں انداز میں انگریزی سے ترجمہ کیا ہے۔

چند اور معیاری تراجم جو ہم سے دستیاب ہیں

نام کتب	مصنف	مترجم	قیمت
لنگڑا جاسوس	ویلنٹائن ولیمز	تیرتھ رام فیروزپوری	ـ..
تلافی گناہ	"	"	ـ..
کلب فٹ کی واپسی	"	"	ـ..
چڑیا کی تکی	"	"	[illegible]
سراب زندگی	ولیم لیکو	"	ـ..
گمنام مسافر عرف للتا	"	"	ـ..
سنہری بچھو	سیکس روہمر	"	۵۰ـ
مقدس جوتا	"	"	[illegible]
زہری بان	جے ایس فلیچر	"	[illegible]
مونگے کا جزیرہ	آر ایم بیلن ٹائن	اعجاز الرحمٰن ایم اے	ـ..
ایس ۲۳	جیرر ڈلکل	نواب یزدانی	۱-۲۵
خونی کیمپ	"	"	۲-۲۵
تیسرا ایجنٹ	جان لیکر	طارق علی صابر	۲-۲۵
ایک دیوانہ ایک فرزانہ		نواب یزدانی	۲-۲۵
وہ جو واپس نہ آسکا		طالع یار	۲-۲۵
کتب خانے میں لاش	آگاتھا کرسٹی	علی ناصر زیدی	۲-۲۵
بے نام خطوط		"	۲-۲۵
ٹیڑھا مکان		"	۲-۵۰
عراق میں قتل		"	۴-۵۰
کالا کتا	سر آرتھر کانن ڈائل	تیرتھ رام فیروزپوری	۲-۰۰

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین